

19/5 604

CC 1-2

19/5

2/10

۱۲۱۸

فہرست رقعات شاو ۸۹۱۵۹۳۷

| | | | |
|------------------------------------|----------------------------------|--------------------|---------------------------------|
| صفہ ۱ | دیباچہ | ۵۱ | نواب نانظم الدولہ بہادر۔ |
| ۷ | عرائض۔ | ۵۳ | نواب افسر الدولہ بہادر۔ |
| امراء دولت | | ۶۱ | نواب لقمان الدولہ بہادر۔ |
| ۲۱ | نواب امیر کبیر بہادر۔ | عمدہ داران صرف خاص | |
| ۲۲ | نواب سروقا ابراہم بہادر۔ | ۵۱ | نواب آصف نواز الملک بہادر۔ |
| ۲۵ | نواب آصف یاور الملک بہادر۔ | ۸۱ | نواب فیاض الملک بہادر۔ |
| ۲۸ | نواب شمس الملک بہادر۔ | ۸۱ | راجہ گردھاری پرشاد بہادر۔ |
| ۲۹ | نواب سلطان الملک بہادر۔ | ۸۲ | نواب قادر الدولہ بہادر۔ |
| ۳۰ | نواب افتخار الملک بہادر۔ | ۸۳ | نواب معزز یار الدولہ بہادر۔ |
| ۳۶ | نواب خان خانان بہادر۔ | ۸۴ | نواب صولت جنگ بہادر۔ |
| ۳۷ | نواب فخر الملک بہادر۔ | ۸۶ | نواب انتخاب جنگ بہادر۔ |
| ۴۰ | نواب بہرام الدولہ بہادر۔ | ۹۰ | نواب عینی جنگ بہادر۔ |
| عمدہ داران اسٹاف حضرت خاندان سلطنت | | جلاگیر داران | |
| ۴۴ | نواب فصیح الملک بہادر داغ دہلوی۔ | ۹۱ | نواب رکن الملک خان دوران بہادر۔ |
| ۴۹ | مولوی احمد حسین صاحب (نیم اے) | ۹۲ | راجہ رائے رامان بہادر۔ |

کلیہ

| | | | |
|----------------------------|--------------------------------------|-----|-----------------------------------|
| ۹۳ | راجہ شیو راج بہادر - | ۱۲۹ | میر مصطفیٰ علیخان صاحب - |
| ۹۶ | نواب تہو رالملک بہادر - | ۱۲۹ | محمد واصل صاحب - |
| ۹۶ | راجہ اندر کرن بہادر - | ۱۳۰ | مبجر پسی گاف صاحب - |
| ۱۰۱ | محمد محبوب علیخان صاحب - | ۱۳۰ | نواب معتمد جنگ بہادر - |
| ۱۰۶ | میر ثنا حسین نصاب - | ۱۳۲ | محمد ہدایت علی صاحب - |
| عہدہ داران دیوانی - | | | |
| ۱۰۷ | مولوی عزیز مرزا صاحب - بی بی | ۱۳۳ | کپتان نور بخش گماس صاحب - |
| ۱۰۷ | شمس العلماء سید علیضاباگرامی - بی بی | ۱۳۴ | مرزا غلام مظفر بیگ صاحب - |
| ۱۰۹ | نواب مقتدر جنگ بہادر - | ۱۳۶ | نواب برق جنگ بہادر - |
| ۱۰۹ | زاسے مرلید ہر صاحب - | ۱۳۷ | محمد عبد الرزاق صاحب - |
| ۱۱۰ | ملا عبد القیوم صاحب - | ۱۳۸ | مرزا عبد اللہ بیگ صاحب - |
| ۱۱۲ | میر لیاقت علی صاحب - | ۱۳۸ | راجہ بنی لال بہادر - |
| مشائخ | | | |
| ۱۲۰ | راجہ فرمینو بہر بہادر - | ۱۴۱ | سید لطف علی صاحب مودودی چشتی - |
| ۱۲۶ | راجہ سرنیواس راو بہادر - | ۱۴۱ | سید بہادر علی شاہ صاحب چشتی - |
| ۱۲۷ | نواب اکبر الملک بہادر - | ۱۴۲ | سید محمد بے نظیر شاہ صاحب قادری - |
| ۱۲۸ | محمد صفدر علی صاحب - | ۱۴۳ | شاہ حسین صاحب - |
| ۱۲۸ | نواب عماد الملک بہادر - | ۱۴۴ | غریب شاہ صاحب - |

| | | | |
|-------|------------------------------------|-----|---------------------------------------|
| ۱۵۱ | شاه کریم اللہ صاحب چشتی - | ۲۰۰ | محمد ہدایت صاحب وجد - |
| ۱۵۱ | سید غیاث الدین صاحب چشتی - | ۲۰۲ | شریف الحسن صاحب نواب - |
| ۱۵۲ | سوامی سوم پرکاش انند جی - | ۲۰۲ | میر منور علی صاحب شیفتہ - |
| علماء | | ۲۰۳ | محمد قاسم علیخان صاحب ارشاد - |
| ۱۵۴ | مولوی سید یعقوب علی صاحب - | ۲۱۹ | محمد حیدر علیخان صاحب نوشاد - |
| ۱۵۶ | مولوی سید نذیر الضیاء الدین صاحب - | ۲۲۰ | محمد منور علی صاحب ساجد - |
| ۱۶۲ | مولوی محمد نذیر اسنین صاحب - | ۲۲۱ | خواجہ محمد فرید الدین خان صاحب فرید - |
| ۱۶۳ | مولوی رفیع الدین صاحب - | ۲۲۲ | سید محمد حسینی صاحب عقیل - |
| ۱۶۴ | مولوی سید عبدالرحیم صاحب - | ۲۲۴ | منشی امیر احمد صاحب مینائی - امیر - |
| ۱۶۵ | مولوی محمد حسین صاحب - | ۲۲۶ | منشی لطیف احمد صاحب مینائی - اختر - |
| اطباء | | ۲۲۷ | خواجہ شاہ احمد صاحب چندی - |
| ۱۶۸ | حکیم مولوی محمد مظفر الدین صاحب - | ۲۲۸ | شایق حسین صاحب سفیر - |
| ۱۶۹ | حکیم مرزا اسحق بیگ صاحب - | ۲۲۹ | نارائن داس صاحب مہر - |
| شعرا | | ۲۳۰ | راسے دیوی پرشاد صاحب سحر - |
| ۱۷۵ | خواجہ الطاف حسین صاحب جالی - | ۲۳۱ | لچمی ناراین صاحب عارف - |
| اقارب | | | |
| ۱۷۸ | پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار - | | |
| ۱۹۹ | پنڈت سورج بہان صاحب - | ۲۳۱ | راجہ مہری کشن بہادر - |

| | | | |
|--------------------|---|-----|--------------------------------|
| ۲۳۲ | راجہ چندا پرشا و بہادر - | ۲۷۱ | نارائن داس صاحب - |
| ۲۳۶ | تراب علی خان صاحب - | ۲۷۲ | سوامی ہری پرشاد جی - |
| ۲۳۸ | راجہ نانک پرشاد بہادر - | ۲۷۴ | منشی محمد حسن اعلیٰ صاحب ضوی - |
| ۲۳۹ | راے ہیرالال صاحب - | ۲۷۷ | اجو دہیا پرشاد صاحب - |
| ۲۴۶ | راے ٹھاکر پرشاد صاحب - | ۲۷۹ | میر فیاض علی صاحب - |
| ۲۴۹ | سید عبد العلی صاحب - | ۲۷۹ | سید حسن علی صاحب - |
| ۲۴۹ | راے شنکر پرشاد صاحب - | ۲۸۱ | بشن سروپ صاحب - |
| عمدہ داران خانگی - | | ۲۸۱ | راے کنور پرشاد صاحب - |
| ۲۵۰ | مولوی محمد عبد الباقی خان صاحب متہ پیشی - | ۲۸۴ | غلام دستگیر خان صاحب - |
| ۲۵۱ | منشی غلام محی الدین ضاء و گار متہ - | ۲۸۴ | میر عباس علی صاحب - |
| ۲۵۱ | گوپال راو صاحب - | ۲۸۵ | تارا پرشاد صاحب - |
| ۲۵۱ | راؤ موہن لال صاحب متہ پیشکاری - | ۲۸۵ | بالو موہن سنگھ صاحب - |
| متفرقات | | ۲۸۷ | گیان پرشاد صاحب - |
| ۲۵۲ | سید عبد العلی صاحب حقانی - | ۲۸۷ | میر شیر علی خان صاحب - |
| ۲۶۷ | دیوان دولت رام ضا - | ۲۸۸ | میر عثمان علی صاحب - |
| ۲۶۸ | محمد امام الدین صاحب - | ۲۹۰ | علی شاہ صاحب - |
| ۲۶۹ | غلام محبوب خان صاحب - | ۲۹۰ | محمد اکرام اللہ خان صاحب - |

| | | |
|-----|----------------------------|-------------|
| ۲۹۰ | میر صدیق علیخان صاحب - ۲۲۶ | قاضی صاحب - |
| ۲۹۱ | مولوی محمد علی صاحب - | |
| ۲۹۲ | بہوالی داس صاحب - | |
| ۲۹۳ | دیویداس صاحب - | |
| ۲۹۶ | میر اکبر علی خان صاحب - | |
| ۲۹۷ | میر صفدر حسین صاحب - | |
| ۲۹۸ | میر عباس عمر صاحب - | |

تقاریر و خطبات

| | |
|-----|------------------------------------|
| ۳۰۰ | ہمارا جگشن پرشا و بہادر - |
| ۳۰۵ | مولوی سید نور الضیاء الدین صاحب - |
| ۳۱۰ | حاجی سید محمد صاحب - |
| ۳۱۴ | عبد العزیز صاحب - |
| ۳۲۵ | منشی لطیف احمد صاحب - |
| ۳۲۳ | مولوی ظہور الدین احمد صاحب - |
| ۳۲۴ | سید اعظم المذہب صاحب - |
| ۳۲۵ | حکیم مولوی محمد حبیب الرحمن صاحب - |
| ۳۳۵ | رائے شاکر رشاد صاحب شوق - |

رَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ

محمد خدا کے بعد یہ ہے نفست مصطفیٰ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

دنیا میں سب سے بڑی دولت علم ہے ع کہ بے علم نتوان خدا را شناخت۔
بَعُوْثُ اللّٰهِ تَعَالٰی شَاْئِدُ اَسُوْقَتِ مَجْهُ اَضْعَفُ اَلْبَا وِجْدِ اِرْشَادِ وِنِ
چودہ برس کے سن میں قدم رکھا ہے۔ پانچویں سال میری تسمیہ خوانی ہوئی اور
میں مکتب میں بٹایا گیا۔ میرے والد بزرگوار ہمارا راجہ کشن پرشا و بہادر
پیشکار و وزیر افواج آصفی مدظلہ نے میری تعلیم اور تربیت کے لئے
نمائت پسندیدہ اور بغایت معقول انتظام فرمایا اور مجھے مہتممون کے حوالے
کر کے کلاس

جوہر استاد بہ زہر پد ر

میں بفضل الہی اپنے والد بزرگوار کی خاص نگرانی میں کہ دستِ رتاً قبلہ
 موصوف کو علم و ہنر کے ساتھ ایک دلچسپی ہے تعلیم پائی۔ جناب کی
 توجہ میرے ساتھ بغایت درجہ مبذول ہے اور میں اُسی توجہ اور
 شفقت پدری کی بدولت اس وقت تک جو کچھ پڑھا لکھا اُسکا
 بدیہی نتیجہ یہ ہے کہ میں اب بے تحلفانہ اپنے فراخِ روضہ
 اور لیاقت اور دولت علمی کے محقرہ تحائف جو ہر شناسونکے
 روبرو پیش کر رہا ہوں۔ اس تھوڑے زمانہ میں یعنی پانچ برس کی
 عمر سے چودہ برس کی عمر تک جسکو نو سال کا عرصہ ہوتا ہے میں نے
 اُردو اور فارسی کی یہاں تک استعداد حاصل کی کہ بلا اعانت لکھ
 پڑھ لیتا ہوں۔ اس عرصہ میں مجھے انگریزی کی تعلیم بھی ہوئی اور میں
 باقاعدہ تعلیم پانچ لکھ مدرسہ عالیہ بھیجا گیا۔ بعد چندے جب میرے
 والد بزرگوار کو دفتری کام و بار کی تعلیم دلوانے کی نسبت خیال پیدا ہوا
 مجھے مدرسہ سے علیحدہ کر کے گھر میں انگریزی تعلیم دلوانی شروع فرمائی
 اور میں بنگرانی ڈاکٹر الہور نامہ صاحب مختلف استادوں کے زیر تعلیم
 رہا۔ اور ابھی اس وقت تک برابر میری فارسی اور انگریزی جاری ہے
 الحمد للہ واللہ کہ نوشت و خواندین خاطر خواہ شد و بیدار ہو گئی۔ دفتری کاموں
 کی تعلیم کے لئے میں اپنے جد امجد راجہ ہری کشن بہادر کی تفویض

کیا گیا۔

ان سب کے علاوہ ایک خاص وقت معین کیا گیا تاکہ مین پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار سے نثر لکھا کر دن اور مکتوبات وغیرہ پڑھا کر دن۔ چونکہ فطرتاً مجھے بھی اسکا شوق دل سے تھا اور اس طرف میرا رجحان نیچرل طور پر ہونے کے علاوہ میری موروثی دولت بھی ہے یعنی میرے والد بزرگوار آت کے روز حیدر آباد کی زندہ یادگار مین علوم و فنون مین مشہور ہونے کے علاوہ خاص نشاری مین جس قدر معروف اور مشہور مین اور زمانہ کے محکم امتحان مین جس قدر کمرے آتے ہیں وہ ظاہر ہے۔ میری مدح اس موقع پر شاید شاعرانہ ہوگی لہذا مین ناظر مین کی معلومات پر اسکا فیصلہ حصر کر دیتا ہوں۔ الغرض میرا خیال اور دلی رجحان اس طرف ہوا کہ ع

میراث پدر خواہی تو علم پدر آموز

مین نے اس مین سعی بلیغ کی اور بارے بفضل ایزد متعال جل جلالہ اس مین بھی کچھ شد بد اس قدر ہوئی کہ یہ دیباچہ میرے ہی دست و قلم اور میرے ہی خیالات اور زبان کا فوٹو ہے۔ مگر ہاں سرشار صاحب کا دیکھا ہوا ہے۔

چونکہ سرشار صاحب مجھے مختلف چھوٹے چھوٹے رسالے نثر کے

حضرت پیر و مرشد حضور پر نور بہنہ گانہ عالی مدظلہ العالی

پڑھایا کرتے تھے اور مکتوبات لکھوانے کی مہارت کی تھی۔ مجھے دفعۃً یہ خیال ہوا کہ میں دوسرے مکاتیب کے ساتھ اُن مکاتیب کو بھی اپنا ذریعہ تعلیم گردانوں جو میرے والد بزرگوار کی معمولی انشا کا انمول خزانہ ہے اور انکو فراہم کر کے بشکل کتاب مرتب کروں۔ چنانچہ میں نے اپنے والد امجد سے یہ ان مکتوبات کے جمع کرنے کی اجازت لی اور اس کام کو شروع کیا۔ محمد حسین صاحب اور عبد الشکور صاحب خوشنویس میرے والد کی پیشی میں بیٹھیں اور جتنے پاس مسودات جمع رہا کرتے ہیں انسے کل مسودات جسقدر ملے وہ سب جمع کئے۔

ادراق خاطر اطفال کی طرح جیسا کہ پریشان تھے انکو بخاطر جمعی فراہم کر کے انتخاب کیا۔ اکثر رقعات میں مکتوب الیہ کا نام نہیں تھا۔ اور اکثر میں تاریخ و سن کا برابر التزام نہ تھا اسلئے میں نے بمشورہ پیٹڈ رتن ناتھ صاحب سرشار یہ التزام کیا کہ جسقدر مکتوب انتخاب شدہ ہیں انمیں تاریخ کی پابندی نہ کی جائے اور جن مکتوبات میں مکتوب الیہ کا نام نہیں وہ بلا نام درج کئے جائیں۔ الغرض اس انتظام کے بعد میں نے اپنے والد امجد سے اس امر کی درخواست کی کہ چند مسودات عرائض کے بھی مجھے لمجائیں جو

کے حندام بارگاہ

شاہی کی خدمت میں گزارنے گئے ہیں۔ یہ کل مسودات عرائض زمانہ مکان میں ایک الماری میں التزاماً شل بند ہیں اور اُسکی کتاوئی اور

رجسٹری وغیرہ میرے والد بزرگوار اپنی ذات سے کیا کرتے ہیں اور اُس الماری کی کنجی اپنے پاس رکھا کرتے ہیں اور یہ صیغہ راز کا دفتر کھلاتا ہے۔

اس دفتر راز کی رازداری کا بیان باعث طوالت ہے۔ اسکی یہ حالت ہے کہ کبھی مین نے اپنی آنکھوں سے ایک مثل بھی نہیں دیکھی۔ ہاں بعض اُن عریض کا حال معلوم ہے جو کسی ضرورت کے وقت میرے ہاتھ سے لکھوایا کرتے ہیں۔ چونکہ قبلہ ممدوح بہت محتاط ہیں اسلئے پہلے تو میری اس درخواست پر مسکرا کر خموش ہو رہے جس سے کسی قدر نا منظور کی ظاہر ہوتی تھی۔ مگر تھوڑے عرصہ کے بعد جب مین نے بادب اصرار کیا اور عرض کیا کہ جو رقعات شائع ہونگے انکی ابتدا میں جہتکچہ عریض نہوں رقعات کو زینت نہوگی اسپر تھوڑے تامل کے بعد فوراً میرا راز امثلہ میں سے معدودے چند عریض کی نقل بدست خاص فرما کر مجھے عنایت فرمائی جنکا طبع اور شیوع خلاف مصلحت نہونے کے علاوہ باعث اظہار حقیقت مراحم خسروانہ و نوازشات شاہی سمجھا گیا۔ مین نے اس کام کو بسم اللہ لکھ کر ۱۳۷۷ھ میں آغاز کیا۔ انجام خدا کے ہاتھ قریب ربع کتاب شائع ہوئی تھی کہ ایک روز مطبع مین والد تشریف لے آئے اور چند اوراق ملاحظہ فرما کر پھر صاحب یہ ارشاد ہوا

کہ رفات کا التزام ٹیک نہیں ہوا لہذا مکر اپنی ہدایات کے موافق کاپی
کر کے طبع کرائے جائیں۔ اور یہ بھی ارشاد ہوا کہ بوقت فرصت اُن ہدایات
کو قلم بند کروں گا۔ اس عرصہ میں
کی سواری بادشاہی
شیر کے شکار کے لئے برنباسے معروضہ والد بزرگوار ماحرطہ ملی جو سرکار کی
عطا کی ہوئی جاگیر ہے رونق افروز ہوئی اسمین کام ملتوی رہا۔ اور ادھر
۱۶ سالہ ختم ہو کر اسلام کا عمل شروع ہو گیا۔ اور اسکے علاوہ کچھ ایسے
ابواب پیش آئے کہ یہ کام رکا رہا۔

ماہ شعبان ۱۲۸۶ھ میں حضرت پیر و مرشد کی سواری کلکتہ کو رونق افروز
ہوئی میرے والد کو حضور اقدس و اعلیٰ نے منصرم مدار المہامی کی عزت سے
سرفراز فرمایا۔ تا واپسی ریاست کے نظم و نسق سے فرصت نہ ہوئی۔ خدا کرے
کہ ہمیشہ ایسے اعلیٰ خدمات کے ادا کرنے میں عظیم الفرصت رہیں۔ بعد واپسی
اعلیٰ حضرت خلد اللہ ملکہ۔ جبکہ مستقل مدار المہام صانع جائزہ لیا۔ اور کسی قدر فرصت
حاصل ہوئی۔ میں نے یاد دہی کی اور حسب ہدایات جناب ممدوح پیا بندی مکرر
کاپی لکھی گئی اور رفات قالب کتاب سے مرین اور مشین ہوئے انشاء اللہ
عقرب یہ تحفہ ہدیہ ناظرین کیا جائیگا۔

ہم لکھتے ہیں

تنت بن از طیبان نیاز مند رسباد
وجودنازکت آزر وہ گزند رسباد

پیر و مرشد اعظم حضرت حضور پر نور بندگان عالی خلد اللہ علیہ السلام

میرساند

بعض اقدس حضرت

دسویں کی شب کو خانہ زاد کشن پر شاد و نے ایک خواب دیکھا کہ خلاف معمول انہیں ہیری راجین
جبکہ ہاتھ کو ہاتھ نہیں سو جتا تھا۔ اور گٹھا ٹوپ اندر ہیرا چو طرف چھایا ہوا تھا۔ بجلی کی چمک۔ اور
دھن کی دھمک سے وہ تاریکی فرایون ہی سی زائل ہو کر پیرے

قرص نور شید در سیاہی شد

یونس اندر دمانِ ماہی شد

تاریکی کی فوج نے ایسا غم کیا تھا کہ ہر در و دیوار پر ظلمت کا عمل تھا کالی کالی جھنڈیوں کے
کالے کالے پیرے اڑ رہے تھے کہ دفعۃً

| | | |
|---|---|------------------------------------|
| | شب طلعت شہ بخواب دیدم پیش از محراب آفتاب دیدم | شاد |
| آنکھ کھلی تو یہ معلوم ہوا کہ عین شب دیوچور میں - ع | | |
| | پیدا ہوا سپیدہ طلعت نشان صبح | |
| معتبر و نکو جو خواب کی تعبیر کرتے ہیں بلا کر دریافت کرنے ہی کو تاکہ فوراً بگل یا اب اپنے مکان کو دیکھتا ہوں تو ۵ | | |
| | بیاشما کی صدا ہر طرف سے جاری ہے خدیو مصر دکن کی یہ ہان سواری ہے | شاد |
| ہرمت سے یہی آواز آتی ہے - آنکھیں ملتا ہوا اٹھا تو دیکھا کہ عالم نور ہے او غلغلہ آمد آمد سواری حضور ہے ۵ | | |
| | برین مزوہ گرجان فشانم رواست کہ این مزوہ آسایش جان باست | |
| نوراً اس شعر کو ترجمان دل کیا ۵ | | |
| | نظام آئین مرے گہ خدا کی قدرت ہے کبھی میں آنکھ کھچی اپنے گہ کو دیکھتا ہوں | شاد |
| سواری مثل باد پہاڑی کلبہ خاکسار پر رونق افروز ہوئی ۵ | | |
| | حیرت تھی کہ دسویں کو میری نظر آیا | شاد نورخ سلطان کا جو پر تو نظر آیا |

وہ جو میرا بادشاہ مجاہد ہے جو میرا مولا میرا آئینے خاقان کلاہ ہے وہ جسکی طرف
مخاطب ہو کر یہ شعر پڑھ کر مین دل و جان سے شاد ہوتا ہوں ۵

حافظ

آنانکہ خاک را بنظر کیمپ کنند
آیا بود کہ گوشہ چشمے بسا کنند

وہ جو تمام دکن کا سرمایہ ناز اور ذریعہ اعزاز ہے۔ وہ جو سلطنت آصفی کے لئے
یادگار اور فخر و افتخار ہے۔ اس سلطان بنجر فرہوشنگ فرنگ کی قباد اور رنگ نے
اس ذرہ بے مقدار کو رشک و رشید بنایا اور عورت بخشی۔ ربتہ بڑھایا ۵

شاد

کاشانہ شاد اور یہ اعزاز ہے قدر
شاہان چہ عجب گر بنواوند گدرا

یا خدا جب تک دنیا میں مجھ کو دیکھوں و دجلہ و فرات کو روانی ہی جب تک شہ خورشید غوری
نورانی ہی جب تک مرغان خوش الحان دم صبح چمکتے اور گلہائے عنبر بار نکلتے ہیں میرے
بادشاہ گیتی پناہ حضور میر محبوب علیخان عمراۃ ملکہ کو فائز مبرام اور ہر امر میں
شاد و با کام رکھ ۵

شاد

اکئی تاقیم مہر و ماہی
چلے یسکہ محبوب شاہی

زیادہ حد ادب۔ الہی آفتاب عمرو دولت و اقبال تابان و نشان بار۔
عوض
جان نثارانہ و مودتی

| | | |
|--|--|--|
| <p>فردوس بنا کلبہ احزان میرا سایہ رہے بچپن کا تجھ پر شاہ</p> | <p>شاہ</p> | <p>آیا جو غیب خانہ میں نفلِ خدا دینا ہے دعا شاہ یہ سچے دل سے</p> |
| <p>(۲) - پیر و مرشد اعلیٰ حضرت حضور پیر بند گانہ خلیفہ اللہ علیہ السلام مدظلہ العالی بعض عرصہ میں اقدس حضرت</p> | | |
| <p>اے میرے خداوند جان پناہ ظل اللہ میں اور سرکار کی مدحت۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک یہ ادنیٰ غلام اور پیر و مرشد کی سپاس گزاری تو بہ تو بہ چھوٹا منہ بڑی بات ہے</p> | | |
| | <p>میں کاہ ہون اور تو گلستان میں موزیع تو سلیمان</p> | <p>شاہ</p> |
| <p>یہ جان نثار ادنیٰ ذرہ۔ حضور ذرہ پرور مہر خیز و ز۔ جو تمام جہان پر سایہ افکن ہے سرکار کی عزت افزائی نے غلام خانہ زاد کو درم تا خریدہ غلام کر دیا۔ اے میرے خداوند مجازی سچ تو یہ ہے کہ انسان جہان میں سب کے حق سے ادا ہوتا ہے مگر جہان پناہ کے الطاف خسروانہ کے حق سے ادا ہونا محال از بس محال ہے غلام کی ایک زبان اور سرکار کے لاکھوں مراحم۔ غلام کو فخر ہے اپنی قسمت پر۔ اور یہ غلام خداوند عالم کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہے جس نے ایسے مبارک زمانے اور ایسے آقائے نامدار کے عہدِ معدلت مہداور غلام پر دے عصر میں مجب کو پیدا کیا اور فخر غلامی سر بلند فرما کر ہجرتوں میں سرخرو کیا۔ یہ غلام نوازی جو سرکار نے فرمائی کہ شبکو براحم خسروانہ رونق افروز ہو کر عزت افزائی کی۔ سلف سے خلف تک یہ فخر و مباہات اس غلام کے خاندان کو حاصل نہیں ہوا ہے</p> | | |

| | | |
|--|------------|--|
| <p>زالقات بہمان سراے دہستانی اک سایہ بر سرش انداخت چون تو سلطانی</p> | <p>سی</p> | <p>ز قدر و شوکت سلطان نگشت چیزے کم کلاہ گوشہ و بہقان بافتاب رسید</p> |
| <p>بس جی یہ چاہتا ہو کہ پیرو مرشد کے قدموں پر سے اپنی جان و مال کو بچھا کر کروں کہ یہی میرے لئے باعث ہزار افتخار ہے۔ بجز اسکے کہ صدق دل سے یہ دعا کروں اور کیا ہو سکتا ہے۔</p> | | |
| <p>سایہ گستر سارے عالم پر یہ نالائک ہو حکمران ساری زمانے پر یہ آنکجاہ ہو</p> | <p>شاو</p> | <p>ہمسف ملک دکن یارب جہان کا شاہ ہو شاو خانہ زاد کی دل سے دعا ہو صبح و شام</p> |
| <p>اے میرے جہان پناہ سلیمان شوکت مجھ موثر ضعیف کی زندگی اور عزت اور حشمت اور دنیا کی ساری بہبودی جہان پناہ کے قدموں کے ساتھ ہر اور حضور کی رضامندی مائیہ صدا افتخار ہے۔</p> | | |
| <p>خداوند عالم سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے آقا کی نمک حلائی اور فرمان برداری میں ہمیشہ ثابت قدم رکھے۔ آخر میں اس دعا پر اس معروضہ کو ختم کرتا ہوں۔</p> | | |
| <p>اقبال ہو فزون تر اور عمر جاودانی دائم ہو شاو و تجبیر آصف کی مہربانی</p> | <p>شاو</p> | <p>سارے جہان پر یارب ہوشہ کی حکمرانی خلاق دو جہان سے ہی یہ دلی تمنا</p> |
| <p>زیادہ حد ادب الکی آفتاب عمر و دولت و اقبال تابان و درخشاں باد جان شاو خانہ زاد و مین و شبنم و شبنم</p> | | |

| | | |
|------------------------------------|-----|--------------------------------------|
| دکن میں آئی ہے پہرہ دم بہار بسنت | شاد | مبارک آجکو جم جم ہوش بہار بسنت |
| یہ آرزو ہر ملے شاد کو بھی حکم حضور | | کہ تو بھی دہوم سے لامیری پیشکار بسنت |

۳ پیر در شاہ علم حضرت حضور پر نور زندگانِ عالی خلد اللہ ملکہ ندظلہ العالی

بجز عرضِ اقدس حضرت
 اے میرے پیر و مرشد۔ دس برس سے غلامِ امیدوار رہے کہ یہ عزتِ قدیمی خانہ زاد کو
 پہرہ حاصل ہو خداوندِ عالم بھی پیچتنِ ابکی سال اس امید کو پورا کرے اور سرکار سے
 حکم صادر ہو۔ ع۔

کہ تو بھی دہوم سے لامیری پیشکار بسنت

امیدوارِ فضل و کرم۔ زیادہ حداثہ

آگہی آفتابِ عمر و دولت و اقبالِ تابان و درخشان باد

جانِ ثناء خانہ زاد و موروثی شکرشن پشاد عفی عنہ

۴ پیر در شاہ علم حضرت حضور پر نور زندگانِ عالی ندظلہ العالی خلد اللہ ملکہ

بجز عرضِ اقدس حضرت
 میرے آقا میرے خداوندِ نعمت آپ کی نعمتوں کی مجھ ناچیز سے کیا سپاس گزار می ہوگی سرکار
 جس طرح اپنے خانہ زاد کی امیدیں پوری فرماتے ہیں۔ خداوندِ تعالیٰ حضرت کے
 جملہ مقاصد دلی بر لائے۔

اس غلام کو اپنی خوش قسمتی پر کیون نہ ناز ہو کہ ایسے غلام نواز اور ہندہ پرہیز خانہ زادی کا شرف عطا فرمایا۔

پس یہ غلام دست بستہ بکمال ادب اس مراکلیتی ہے کہ میں عزت سے اپنے غلام کو سر فراز فرماتے ہیں ویسی ہی عزت سے خانہ زاد اور غلام زاد کو پرورش اور سر فراز فرماتے سرکار کی خوشنودی اور رضامندی اس غلام کے لئے دونوں جہان کی سعادت اللہ تعالیٰ سرکار کو اس غلام سے خوش اور راضی رکھے۔ بحق محمد و آل محمد۔
زیادہ حد ادب۔

رباعی

ہے دل سے شب و روز آگئی یہ دعا
کھلاے یہ ہند اور دکن کا خاقان
آصف کا بڑے روز خدا یا یا یا
ہو بختن پاک کا سر پر سایا

آگئی آفتاب عمرو دولت و اقبال بمان بزمستان

جان نثار خانہ زاد و مرثیہ شریف
میرزا غلام احمد

اعلم حضرت حضور پر نور بندگان تعالیٰ خلد اللہ ملکہ نطلہ العالی

(۵)

بجز عرض قدس حضرت پیرو مرشد
فرمان واجبہ الاذعان مشکوٰۃ نافذ ہوا۔ اس خانہ زاد و جان نثار مرثیہ کی عزت افزائی ہوئی

بڑا افتخار حاصل ہوا۔

جب حکم قضا شیم کے پڑھنے کی عزت حاصل کی معلوم ہوا کہ خداوند نعمت قدر قدرت
 ظل سبحانی نے اپنی رحمہ لی اور شاہانہ عواطف کو اس غلام کے حال پر مبذول فرما کر
 اس نیکو کار کو فوج باقاعدہ کی سرفرازی سے پہرہ لبند فرمایا۔

خاندانِ خداوند نعمت قدر قدرت ظل سبحانی کے ان بے بہا انمول مراحم کا جو
 غلام کے حال پر مبذول ہیں۔ اسکے اداسے سپاس سے عاجز و قاصر ہے یہ قلم کو
 یار ہے کہ شہناکھے۔ زبان میں قوت ہے کہ مدح سرائی کرے۔ شکر کرنا حق تو یہ ہو
 کہ چوٹا منہ بڑی بات ہے۔ لکھ کر بجا لانے کے لئے زبان اور قوت بیان چاہئے مین
 قلیل البصاعت بے مایہ ہوں۔ ہاں کچھ ہو سکتا ہے تو صرف اس قدر کہ اپنی جان کو بچھا
 کروں۔ مگر تب بھی حق تک خداوندی سے ادا ہونا محال ہو۔ فدوی کی جان نثار
 ہونے ہی کے لئے پیدا ہوئی ہے۔

چپ رہوں تو کفرانِ نعمت ہے۔ حیران ہوں کہ کیا کروں بحیر اسکے کہ سوئے آسمان
 نظر کر کے اور خدائے عزوجل کی حمد اور اسکے برحق نبی کی نعمت کے بعد دونوں ہاتھ
 اٹھا کر بصدق دل اور سچے عقیدت سے ان چند اشعار کو ترجمانِ دل کروں ۵

| | | |
|-----------------------------------|-----|---------------------------------|
| ہے شاہ کی یہ جناب باری سے دعا | شاد | حضرت کافزون ہو جاہ و عمر و دولت |
| جب تک ہے جہان میں فوج و لشکر قائم | | ہمراہ رکاب شاہ و درے نصرت |

زیادہ حد ادب۔ آگے آفتابِ عمر و دولت و اقبالِ تابانِ درخشان بنا
 جانِ نیا چاندِ مونس و شمعِ شہرِ شمس

| | | |
|------------------------------------|-----|--|
| پہی جو دہوم سواری شاہ آتی ہے | شاد | کبھی ادھر تو کبھی ہم ادھر کو دیکھتے ہیں |
| جو گھر میں آگئے اوشا و بندگان حضور | | کبھی ہم انکو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں |

(۶) اعلیٰ حضرت حضور پور بند گانہ خانی خلد اللہ ملکہ تعالیٰ

بجز عرض اقدس حضرت پیر و مرشد
حضور بند گانہ خانی کا غلام بلکہ غلامان غلام خانہ زاد کشن پریشاد کا دماغ عرش برین پر ہے
اور کیون نہ وحید را باد کے خاقان کلاہ گردون پناہ رشک قزل رسلان غیرت سنجر
وسکندر خلیفۃ الرحمانی نے قدم مہمنت لزوم سے کلبہ خانہ زاد کو رشک گلزار ابرم بنایا
ظلمات میں جا کر سکندر نے جو بہنہ مونی خضر نہیں پایا وہ اس نمکخوار کو گھر بیٹھے ہاتھ آیا۔
الحمد للہ کہ دولت جاوید پائی۔ منہ مانگی مراد خانہ زاد کے ہاتھ آئی۔ جانین
نذر حضور شاہ متین۔ آنکھیں فرش راہ متین۔ باو غالیہ بار کی مروجہ جفائی۔ گردون کی
کواکب سے دُرافشانی۔ نصرت ادرج جسلومین سواری روین تھی سواری تھی
کہ باد بہاری تھی یقیبون کی زبان پر دور باش و ادب کی صدا جاری تھی۔ بانگ خلیل اللہی
کی گرم بازاری تھی۔

| | | |
|-------------------------------|-----|-------------------------------------|
| نقد و رشوت سلطان نگشت چیزے کم | ی | زالتفات بہمان سراے دہقانے |
| کلاہ گوشہ دہقان بافتاب رسید | سعد | کہ سایہ بر سرش انداخت چون تو سلطانے |

قطعہ مذکور کے مفہوم کا غلام مصداق تھا۔ ساری خدائی کو اس پر اتفاق تھا جو مخلق خدا
جوق جوق تھا۔ شاد کا ستارہ رشک اوج عتیق تھا۔ اور ہر ایک کے زبان زد شاعر تھا۔

شاو

ستارہ چمکا بخت جاگے ہن شاد تیرے کہ آجکی شب
مکان کو تیرے حضور عالی نظام آئے نظام آئے

اکمالِ ادب غلامِ عرض پر داز ہے کہ بروقت حضوری اگر غلام سے کوئی سہویا خطا ہوئی ہو تو
بمصدق سے

برین منگر بر کرم خویش نگر ✽

امیدوار معافی کا ہوں۔ مالک کی حضوری میں موسیٰ علیہ السلام کا جو حال ہوا وہ روشن ہے
اگر غلام سے بیاعت فرطِ مسرت و رعب شاہی کوئی سہویا گستاخی ہوئی ہو تو کیا عجب ہے مگر
اللہ کی رحمتِ قہر سے بڑھی ہوئی ہے حضرت ظلِ سبحانی ہیں۔ زیادہ کیا عرض کروں۔
صدق دل سے ہاتھ اٹھا کر دعا کرتا ہوں۔

قطعہ

آصف کو خدا رکھے ہمیشہ آباد
دولت کے بھی خواہ سرفراز رہیں
اور موردِ الطاف رہے دایم شاو
شاو بدخواہوں کی مٹجائے الہی بنیاد

خداوندِ عالم جلّ شانہ سرکار کے ظلِ عاطفت کو تا ابد الٰہ آباد قلم و دکن پر قائم رکھے
اور اس غلام کو سرکار اپنے مراحمِ خسروانہ سے عزت افزائی فرماتے رہیں۔
زیادہ حد ادب۔ الہی آفتابِ عمر و دولت و اقبال تابان درخشان

عصا
جانِ شاد از زاد و رفتن چنانا و غنی عنہ

(۷) اعلم حضرت حضور پر نور بندگانِ عالی خلد اللہ ملکہ مدظلہ العالی

بعض عرض اقدس حضرت پیروم شد
بمجرد صدور فرمان خداوندی خانہ زاد کل پانچ بجے عصر کے کوہ شریف پر حاضر ہوا اطلاقاً
عرض کیا۔

پیروم شد کی بشمار نعمتوں کی سپاس گزاری میں خانہ زاد کی زبان قاصر ہے بجز اسکے کہ
دل سے یہ دعا کروں۔

مر باری

| | |
|----------------------------|--------------------------------|
| دل و کشورت جمع و مہمور باد | ز ملکست پراگندگی دور باد |
| قنت باد پیوستہ چون دین است | سعدی بلندیش را دل چو تدبیر است |

زیادہ حد ادب۔ الٰہی آفتاب عمرو دولت و اقبال تابان و خشان جا

عضو
خانہ زاد کوئی نشان چاہی

| | |
|------------------------------|---------------------------------|
| اللہ کے فضل سے شرف یہ پایا | فرمان حضور لامع النور آیا |
| ہر دل سے دعا شاو کی میرے آقا | شاو کرسی پہ ہو تخت آصفی کا پایا |

(۸) اعلم حضرت حضور پر نور بندگانِ عالی خلد اللہ ملکہ مدظلہ العالی

بعض عرض اقدس حضرت پیروم شد
فرمان واجب الاذعان نے مع شبیہ مبارک عود و دلا کر غلام کو سر فرازاد سر بلند کیا

| | |
|--------------------------------|-------------------------------|
| محبوب علی شاہ دکن نے فرمایا کہ | تصویر مبارک جو عطا کی اسے شاد |
| کیا شکر ادا ہو اس عطیے کا شاد | ہر دل سے دعا خانہ آصف آباد |

اسے میرے جان پناہ مرجع عالم حضرت کی صحت و سلامتی کی نوید نے اس غلام دور افتادہ کو زندگی تازہ بخشی۔ حافظ حقیقی حضرت کو ہر طرح ہر وقت مظفر و منصور اپنی حفاظت میں رکھے۔

سرکار کا یہ جان نثار اس نے غلام پیر و مرشد کے زیر سایہ تعلیم بنارک بعافیت حضرت کے خیر مقدم کے انتظار میں چشم براہ ہی۔ اللہ تعالیٰ ظل سبحانی کو مع شاہزادہ بلند اقبال و جمیع اولاد و احفاد باین مراحم خسروانہ برقرار رکھے ۵

| | |
|-----|------------------------------|
| شاد | خدا سے دعا ہے کہ میرے حضور |
| | سلامت رہیں پاس ہوں یا کہ دور |

زیادہ حد ادب۔ اگلی آفتاب دولت و عمر و دولت و اقبال تابان و درخشان باد۔

جان شاہزادہ و مولیٰ شاد و خوش

(۹) پیر و مرشد اعظم حضرت حضور پر نور بندگالغالی خلد اللہ علیہ السلام

بعض عزرائل قدس حضرت
فرمان واجب الاذعان مورخہ ۲۵ رمضان المبارک اس طرح شرف و دروہمیت آمو دلایا

جیسے ہمارے چین میں۔ روح تن میں۔ فردہ خیر مقدم کی بدولت کچھ دن پہلے ہی فدوی کے ہاں عید ہو گئی۔ ایک ماوہ تاریخ سن بنوی فرمان ہایون کے پڑھتے ہی ہاتھوں ہاتھ آ یا جو بطریق نذر پیش ہے۔ گر قبول افتد زہے عرو و شرف ۵

| | | |
|----------------------|-----|------------------------|
| حضور بدہ کو آتے ہیں | شاد | یہ پہونچی جان فستہ خبر |
| تو شاد نے لکھا یہ سن | | نیم و لکشا خبر |

اللہ تعالیٰ سرکار کو تب تک سلامت اور بافتح و نصرت رکھے جب تک عید رمضان و لیلة القدر روے زمین پر برقرار ہیں۔ اَللّٰهُمَّ زِدْ فِرْدُ زیادہ حد ادب۔ الہی آفتاب عمرو دولت و اقبال تابان و درخشان ہاد

جان شاد خان زادہ مولیٰ بخش شاہی عینی

| | |
|-----|---|
| شاد | ہولون کیونکر شاد دے شاہ کے افضال کو پانچ تلوارین ملی ہیں پانچوین سوال کو |
|-----|---|

(۱۰) پیر و مرشد اعلیٰ حضرت حضور پُر نور بندگالغالی خلد اللہ ملکہ منظر اللہ

بعض عرضا قدس حضرت میرساند
فرمان خداوندی جہاں ہی مع تین کشتیوں کے خمیں نو قبضہ شمشیر عطیہ شاہی پانچ اس
خانہ زاد کے لئے اور چار د و نوں غلام زادوں کے واسطے عطا ہوئے تھے

شرف و رود لا کر باعث صدر ہزاران افتخار ہوا ۵

| | | |
|---------------------------------------|-----|----------------------------------|
| تلوارین نوجوشا کو شہ نے عطا کین آج | شاو | عزت بڑہائی شاہ نے اس جان نثار کی |
| بندہ بھی بندہ زادے بھی دیتے ہیں یہ عا | | شہ کو مدد ہو بخت چسپا ریا رکی |

خداوند عالم حق دنا فتحناک و فتحناک مبینا مصما فتح و ظفر کو بمصداق و الشش
والقمر و النجوم مستحکات باصرہ۔ تمام عالم پر فتح رکھے۔ اور نعرہ کو صاحبقرانی
تمام جہان میں بلند فرمائے۔ جب تک خدا سے عز و جل کی صفت ناصری باقی ہے
تب تک حضرت کی شمشیر فتح و نصرت مع تخت و بخت و دولت و عظمت و جرات و جلالت
و بسالت و جاہ و شہم فتح البواب فتوح رہے۔ آمین۔

بدخواہان و دولت کی ہستی موہوم برق مصما سے بمصداق لہم عذابا محروقا
فی النار والسقر ہوا آمین ۵

| | | |
|-----------------------------|-----|-------------------------------|
| جہل تجھ دنیا کی ہوشا ہی آصف | شاو | بافضل خدا ہے جن والنس و بیچون |
| تلوار تری ہو سرخرو عالم میں | | قبضہ میں شہا ترے ہو رنج مسکون |

زیادہ حدادب۔

اکلی قتاب عمر و دولت و اقبال تابان و درخشان با

جان نثار خاندان موروثی شہنشاہی عہد

(۱۱) بلاحظہ حضرت پیر و مدد اعظم حضرت حضور پرنور بندگانِ عالی خداوند ملک مدظلہ العالی

| | |
|--|---|
| <p>منظوم</p> <p>سرکار آج جاتے ہیں سیر و شکار کو خصت طے جو شہ سے اطاعت گزار کو قدموں کے ساتھ اپنے رکبیں پیکار کو اور دون گامدق دل سے دعا شہر پار کو</p> | <p>عوضی</p> <p>تتایمان پہ چوڑے کے اس جان نثار کو وہار ورجا کے شاو بھی صید افگنی کرے منظور وہ نہیں ہے تو یہ عرض ہو قبول جو حکم ہو گا شہ کا بج لاؤن گا ضرور</p> |
|--|---|

بسانِ مہر و مدد تابندہ باشی
الہی تاقیاست زندہ باشی

جان نثار خانہ زاد مولیٰ علی بن ابی طالب

(۱۲)

نواب صاحبِ لاساقبِ عالی مراتبِ عنایت فرمایا دوستان
کرم فرمایا مخلصانِ نواب امیر کبیر بہادر زادہ اشفاقہ و دامنِ عنایت
چٹھی مصور جو معیت نامہ اتحاد مورخہ دیروزہ وصول بہت شمول ہوئی واپس
مرسل ہے۔ اگر تباری نقل میں ایک ہ کی تدت کی ضرورت ہو تو مخلص کو آپ کی
خواہش کے موافق ایک ماہ تو کیا اگر اس سے اور کچھ زائد عرصہ بھی ہر کار ہو تو بخوشی
منظور ساسِ لدنی اسی بات کے لئے آپ نے جو تحریر کی زحمت فرمائی یہ آپ کی

عنایت کا باعث ہے جس کا بدل شکور ہوں۔ زیادہ ایام شادمانی مدام بحکم باد فقط

شاو عفی عنہ

(۱۳)

نواب صاحب الامناقب کرم فرمایا مخلصان فوج اب سرو قارا الامراہبا و ام کرم

سکہ زدا از فضل یزدان زمین

میر محبوب علی شاو و کن

اس شعر میں (یزدان زمین) پر جو اعتراض سید علی صاحب بلگرامی نے جمایا تھا وہ اس طرح اٹھ گیا جس طرح اردو ہے بہشت کے آتے ہی بہمن و دے کا عمل اُٹھ جاتا ہے میں اس اعتراض کو بالراس والعین تسلیم کر لیتا کیونکہ ہمارے بادشاہ جم اقتدار کے سکے میں اگر خدا نخواستہ غلطی ہو تو معاذ اللہ کا مقام ہے۔ لیکن مجدد اللہ کہ آغا شوستری سلمہ نے (یزدان زمین) کو جائز رکھا۔ اور بدلائل قاطع فیصل رب عرشی بھی اسکو صحیح کہتے ہیں۔ اور برابر اہین ساطع شوستری۔ مردم ایران زمین۔ عرشی محقق فارسی۔ اعتراض غلط (یزدان زمین) صحیح۔ وہو المطلوب فقط شاو عفی عنہ

(۱۴)

نواب صاحب الامناقب عنایت فرمائے دوستان کرم فرمایا مخلصان

نواب سرو قارا الامراہبا و ام عنایتہ۔ مبارک خطاب سرو قارا الامراہبا کے سی۔ آئی۔ ای۔ نے جس طرح زمانہ میں سرو برآوردہ کیا ہے اس عورت کی وہی نسبت ذاتی ہے جو کہ سر کو جملہ بواج انسانی سے ہے۔ خداوند عالم آپکو سرکارین کی قددا

و قدر افزائی سے سر بلند رکھے۔ فقط شاد و عفی عنہ

(۱۵)

نواب صاحب الامتاق غنائی فرمائے دوستان کرم فرمایا مخلصان
نواب سرو قار الامرا بہادر و دام غنائی تھے۔ بعد تسلیم و تمنا سے حصول مواصلت
نوکہ پر قلم ہوتا ہی۔ کہ آپ کا غنائیت نامہ پہنچا تشریف آوری کی خبر سے سرو کیا میری ہمت
متقاضی نہیں ہوتی کہ آپ کو تکلیف دوں۔ مگر حب آپ اس ولی اتحاد سے تشریف فرما ہونا
چاہتے ہیں تو مجھے صرف اس قدر کہنا کافی ہے۔

کے

خوشاد و فنی دستہ رم روزگار سے
کیا رہے بر خور داز و صل یا رہے

زحمت نہ تو مجھ کے روز دس بجے صبح کے یا چار بجے شام کے تشریف لائے
جو منظور ہو فقط شاد و عفی عنہ

(۱۶)

نواب صاحب الامتاق غنائی فرمائے دوستان کرم فرمایا مخلصان
نواب سرو قار الامرا بہادر و دام غنائی تھے۔ مولوی خیر البین صاحب کی
عرضی مع عریضہ فرامرز جنگ بہا جو مولوی صاحب کی حسن لیاقت اور دیانت
وغیرہ کی نسبت وثیقہ ہے جناب کی خدمت میں روانہ کر کے مقصد عہد ہون کہ
مولوی صاحب مذکور واقعی ایک لائق اور ہوشیار و یار انداز عالم شخص ہیں۔ اور

جناب نے وعدہ بھی کیا ہے کہ در صورت خلوع عمدہ تقرر ہو جائیگا۔ ہر چند یہ حکم آپ کا کافی ہے مگر اسکی تعمیل سر دست ہونی غیر ممکن ہے۔ لہذا آپ اس عریضہ پر قطعی حکم فرما کر مخلص کو شکور سر مائیں۔ درینو لاسیر زامحمد علی صاحب دوم تعلقہ اردو گاری مالگزار می پر مقرر ہوئے ہیں انکی جگہ خالی ہے۔ اگر یہ اُس جگہ ترقی پا جائیں تو مخلصیت مشکور ہوگا۔ اَلْکُوْنِمْ اِذَا وُفِّیَ۔ زیادہ عنایت دلی روز افزون باد فقط
 شاد و عینی عنہ (۱۶)

نواب صاحب الامنا قب غنایت فرمائے دوستان کرم فرمائے مخلصان نواب
 سر وقار الامرا بہادر و ام غنایت تہ۔ سید محمد بھی حال وارد بلدہ حیدر آباد و کن
 جو ایک شریف خاندان کے معزز صاحب ہیں اُنکے پیش کردہ مکاتبات سے معلوم
 ہوتا ہے کہ وہ خدیو معظم کے نظر کردہ اور اُس دربار کے اراکین میں سے ہیں۔ انکی غنایت
 دلی ہے جناب کے محامد اوصاف اور ہمدردی انماے جنس کا مادہ جو قدرتی طور پر
 آپ کو عطا ہوا ہے اسکے ذریعہ سے بارگاہ شاہی تک باریابی کی عزت حاصل کر کے
 فائز بمرامین اسلئے مخلص جناب کی خدمت میں اس نیاز نامہ کے ساتھ سید صاحب کو
 پیش کر کے اپنی تحریر کو اس مصرع پر ختم کرتا ہے ۵

برکریمان کار ہادشوار نیست

شاد و عینی عنہ

(۱۷)

نوابصا والامنا قب غنایت فرمائے دوستان کرم فرمائے مخلصان نواب سر وقار الامرا بہادر و ام غنایت

میرے علاقہ کے راج بلخ واقع بیرون دروازہ دودہ باؤلی سے پانی کا نل حبس
 لایا جاتا تھا اس وقت علاقہ داران تعمیرات سے یہ وعدہ ہوا تھا کہ بلخ کو پانی دیا جائیگا۔ کچھ
 یاد ہو گا کہ خود اپنے بالمشافہ وعدہ فرمایا تھا اس وجہ سے میں نے اپنے بلخ کی زمین میں
 بدین خیال کہ کارسہ کاری و فیض جاری ہے بلا کسی مطالبہ نقصان میں اشجار نل لجا کر
 اجازت دی۔ اس کا بدلہ یہ ہوا کہ پانی بالکل بند کر دیا گیا۔ کبھی کبھی گاہے گاہے کچھ حوض میں
 پانی بڑی منت اور عاجزی کے بعد دیا جاتا ہے۔

و فرستے تحریرات اس قدر ہوئیں کہ وہاں مدا و خشک ہو گیا اور لوگ زبان قلم گھس گئی۔ سدا ہر
 درختوں کے حق میں بلخ کی زمین۔ زمین کو بلا ہو گئی۔ درخت زبان حال سے العطش العطش
 گویا ہن جنگی بریادی کی وجہ سے میری ایک بیش بہا محل کی جائداد تلف ہو رہی ہے
 یا تو براہ کرم ایسا وعدہ فرمائے۔ یا یہ بتلا دیجئے کہ نقصان مال کا دعویٰ تعمیرات کے کس
 وعدہ دار پر کیا جائے

برکرمان کارہا و شوار نیست

باران کرم کا طالب شا و عفی عنہ

(۱۹)

نواب صاحب الامناقب عنایت فرمائی مخلصان نواب آصف یا و الملک بادشاہ غنا
 آپ کا اتنا نام پہنچا کہ کیفیت سے مطلع ہوا مجھے نواب مقصد جنگ بہا کے ساتھ نہ کسی قسم کا
 ملال ہو اور نہ وہ مقرب ہیں۔ مجھے خود ان کے بیوقت و طیفہ خوار ہونے کا تاسف ہے
 مگر میں مجبور ہوں کہ حکم نواب مدار المہام بہادر کا ہو۔ اگر قبل از اجراء حکم و بعض امور

مجھ سے مشورہ کرتے تو میں ضرور نواب مقصد جنگ ہمارے لئے واجبی تائید کرتا۔ اور اب بھی حتی المقدور انکی واجبی تائید بلحاظ انکی قدامت اور ملکی ہونے کے کرنے کے لئے مستعد ہوں۔ زیادہ ایام شادمانی مدام بکام باد۔ شاہ و عفی عنہ (۲۰)

نواب آصف یا اور الملک بادر

| | |
|--|---|
| حضرت من شاہ مردان کے وزیر پوچتا ہے شادیوں بعد از سلام خان دوران نے بلایا ہے مجھے حضرت جاوید آئے ہیں وہاں مرثیہ پڑھنے میں یہ بھی طاق ہیں میں تو جاؤں گا ضرور امیمر بان بیجئے آپ اس مرے خط کا جواب | شاعری میں بے عدیل و بے نظیر شاعری سے یان نہیں ہر اسکو کام مرثیہ خوانی ہر دان تینیس ^{۲۳} سے حضرت قاسم کامل ہو گا۔ بیان لکھنؤ کیا۔ شہرہ آفاق ہیں لطف ہو گا آپ بھی آئیں وہاں حضرت من شفقت مالی جناب |
|--|---|

(۲۱) ایضاً شاہ و عفی عنہ

| | |
|--|---|
| نامہ اعلیٰ پہونچا اسے جناب اس عنایت کا بدلہ متکوریوں میری خاطر سے وہاں آپ آئینگے گاہ میں ہوں اور تم ہو کہسربا | شکر یہ میں لکھ رہا ہوں یہ جواب شاد ہوں مخطوط ہوں سرور ہوں لطف تازہ مجھ پہ یہ فرما سینگے تب کشش نے یوں عمل اپنا کیا |
|--|---|

ہوں مدد پر آپ کی بھط رسول

شاد کی ہو یہ دعا یا رب تعالیٰ

شاد و عفی عنہ

(۲۲)

نواب صاحب الامناقب عبا یتفرا ہو دوستان کرم فرمائے مخلصان
نواب آصف یا اور الملک بہادر زرا دلطفہ۔

آپ کے عنایت نامہ کے دیکھتے ہی دل شاد شاد ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ میں
بخوشی تمام آپ کے حسب استفسار تفصیل سے اطلاع دینے پر آمادہ ہوں۔ چنانچہ فہرست
منسلک ہذا ہے اسکے علاوہ اس مبارک جشن کے متعلق مجھے ارشاد ہو گا تو میں اسکی
انجام دہی میں ہمہ تن حاضر ہوں اور باعث سعادت خیال کروں گا۔ نذر تو ایک معمولی بات
جس سے آپ بھی واقف ہیں۔ انعام وغیرہ کی حالت کا اندازہ دشوار ہے۔ بروقت
جو مانگے مناسب طور پر دینا چاہئے۔ اسلئے کہ سب جگہ ایک قاعدہ مرعی نہیں ہے
اسکے علاوہ وقتاً فوقتاً جو آپ دریافت فرمائینگے اپنے علم اور واقفیت کے موافق
میں جناب کو اطلاع دیا کروں گا۔

وٹ۔ یہ مبارک جشن کس روز اور کس مقام پر ہو گا۔ اس سے ضرور ایما فرمائے۔

کیا اس روز اسپورٹس بھی ہونگے۔ فقط شاد و عفی عنہ

(۲۳)

نواب صاحب الامناقب عبا یتفرا ہو دوستان کرم فرمائے مخلصان
نواب آصف یا اور الملک بہادر زرا دلطفہ۔

چار خاصو کی رقم من حیث المجموع ساڑھے تین سو سے کچھ زائد ہوتی ہے اور چار
باندانوں کا خرچ و طرہ سو سے کچھ زائد ہے۔ خد سے یزید عجماس علی خانسا مان
تیار کر اے گئے۔ باندان اپنے انتظام سے کشیتان باندانوں کی اور انکا تعلقہ سامان
علی العموم واپس ہو جاتا ہے اور اگر یہ ارادہ ہو کہ کشیتان اور انکا سامان سب پیش کش
کر دیا جائے تو بھی ممکن ہے۔ لیکن جو باتیں ہونی چاہئیں انکی منظور علی ولاحضرت
سے ضرور ہے۔ اسکے بعد جو امر منظور ہو جائے اُسکا انتظام مناسب ہو۔ پروگرام جلسہ
اسکے ساتھ منسلک ہے فقط شاد و عفی عنہ

(۲۴)

یو ابصاحب الامتاقب کرم فرمائے دوستان نواب
شمس الملک بہادر زاد الطافہ و عنایتہ۔

جناب کا نامہ الطاف پہونچا۔ اس مکتوب کی عبارت کی نیزنگی نے عجب لطف دکھایا
خصوصاً آپ کے اس فقرے نے (میں آپکا احساند ہوں کہ کئی دفعہ میرے مطالب
آپ سے حل ہوئے لیکن مجھکو اب تک اسکے معاوضہ تک کا موقع دستیاب نہوا۔)
میں حیران ہوں کہ اس مطلب کو کیا سمجھوں۔ اگر سچ کہوں تو سچ یہ ہے کہ مجھ سے کوئی
خدمت آپکی نہو سکی اور نہ ایسے موقع درپیش آئے جیسا آپ لکھتے ہیں۔ اور آپ کے
قول کو جو ش بھی نہیں کہہ سکتا۔ مگر ہاں یہ بھی ایک شاعرانہ بلند پروازی ہے۔
نہ مجھ سے آپکی کوئی خدمت ہو سکتی ہے اور نہ مجھے آپ سے کسی معاوضہ کی آرزو ہو۔

مگر ہاں ہمیشہ سے ہی خیال ہو اور اب بھی اسی امر کا متمنی ہوں کہ اگر ہو سکے تو سچی اور
دلی محبت کو نباہ دیجئے فقط شاو عفی عنہ

(۲۵)

شیرستان امارت نواب صاحب نواب سلطان الملک بہار
آپ نے فرمایا تھا کہ عزم صبر انگنی بالجزم ہے۔ بشرط ممکن ایک ہفتہ کی اجازت
حضور بندگانہ فی مدظلہ العالی سے لیکر آپ کے ہمراہ لطف شکار اٹھاؤں۔

خوش آن روزگارے کہ بے رنج و غم
نشیند آسودہ یاران بھسم

شکار کی خوشی نے میری عقل پر ایسا دبا دیا کہ میں نے بھی چٹ سے اقرار ہی کر لیا کہ گھر سے
اجازت لیکر آپ کو اطلاع دوں گا۔ اسکی پوری مثال وہی ہوئی کہ (خوشی میں بندگی
بہول گئے) بسنت کی خبر ہی نہ رہی۔ یعنی سالگرہ مبارک کی تقریب میں فوج کی طرح
جو مشن ہونے والا ہے اس میں مخلص کی شرکت ضرور ہو۔ میں آپ کے ساتھ ہر جاؤں
تو ادھر غیر حاضری کے رجسٹر میں ہر جاؤں سب جو کرطیان بہول جاؤں۔ جل جلالہ شیر کا
شکار کیا ہو گا میرا تماشا ہو جائیگا۔ غالباً میرے اس عذر کو آپ عذر لنگ نہ سمجھیں گے۔
انشاء اللہ تعالیٰ یا ربانی محبت باقی۔ بہر کسی موقع پر کیا مزا ہو گا کہ ادھر گرما کا موسم۔
ہے۔ اور چون کا مینا۔ اور وہ گہسان صحرا جس میں اُنچے اُنچے سوکھے درخت آپ
اور میں دونوں ۵۰ یورٹے ہوئے شیر کے ملک الموت بنے بیٹھے ہوں۔ ادھر ہانکا ہوا

اور شیر بھی تاڑ کا رتا ہوا یہ نکلا اور وہ گولی چلی۔ وائین۔ اور وہ ہون اس پار شیر چارون شانے
چت۔ اوہر آپ اوہرین دونوں اپنے اپنے نشانے کی تعریف کے پل باندھ رہے ہوں
یہاں تک چوڑ دیتا ہوں۔ ایسا کیا تصفیہ کہ صید کسی بدوق سے نشانہ اجل ہوا وہ نہ مریض
دیکھا جائیگا۔

اگرچہ ایک چھوٹی بات کے لئے پانچ منٹ آپ کے وقت کے ضائع ہوئے۔ مگر شکار کا
سین اس صفحہ کا عند کیپٹل میدان میں ایسا کینچ کے دکھایا کہ یاد و شاید۔ اپنے آپ
اسکو پڑ کر خوش منو سے ہوں اور لب پر نہی نہ آسے تو میرا ذمہ۔ تصدیق معاف خدا حفظ۔

زیادہ ایام شادمانی و انتحار قلبی مدام باد فقط شاد و عفی عنہ

احسان دوست در حق من بے نہایت است
من بے زبان کدام کیے را بیان کنم

(۲۶)

مجمع شیرین زبانی منبع جاو و بیانی کر مفر مائے بندہ
نواب افتخار الملک بہادر دام لطفہ

ایک شیشہ غسل کا پہنچا۔ بندہ شیرین کام ہوا۔ بخدا چاشنی محبت تازہ اور قوام خلوص کی
لذت بے اندازہ پائی۔ جناب کی ان نوازشوں کو کوڑہ ہائے نبات کہوں۔ یا آب حیات
حیران ہوں کہ کیا کہوں۔

میں نے شکرستان قند و نبات کہوں تو می زبید۔ آپ کی شیرین زبانی کیا کم تھی۔ مگر

اس عنایت سے اور قند مکر کا مزہ پایا۔ اسکی تعریف کرنے سے میرے لب بند ہو چکا ہوں
 مرے بین خود شیرین ہے۔ مگر مصری کو بھی مات کیا۔ قند سے تشبیہ دنیا پر رب بانی
 کو زہ نبات کی مثال شیرین گفتاری ہے۔ معجون کمون تو تلخ نہیں۔ حلوا سے بے دود
 لکھون تو وہ ذوق نہیں بیچ تو یہ ہے کہ کچھ بھی نہیں۔ مگر کسی شکر لب کے لعل لب کی
 شیرینی اسکی چاشنی سے ذائقہ شکر لبان کا شیر کی شہادت خاص و عام ہے۔ اس فی الواقعہ
 محبت کے لئے گو کہ بنے شیرین پر اپنی جان شیرین گنوائی مگر شاد کو شیرین لبان شکر
 بوسہ کا مزہ آیا۔ اور زلیخا سے مصر کے ذوق محبت کا مذاق حاصل ہوا۔ بہر حال آپ نے
 میرا منہ میٹھا کیا خداوند تعالیٰ آپ کو بھی باین چاشنی قند اتحاد شیرین کام رکھے۔

عسل کے جتنے عدد ہوتے ہیں اُنہی سال
 شاد و خرم رہو تم اور رہو شیرین کام

شا و

راح الاعتقاد شا و عفی عنہ

(۲۷)

نواب صاحب مشفق و مہربان کر مفر ماس و سنان
 نواب فتح را الملک بہادر زاد عنایت

بعد تسلیم و تنائے حصول مواصلت سراپا مسرت نو کریز قلم اخلاص رقم سے بھر کر
 دویشیان عطر کی۔ ایک روح افزا۔ دوسرا چنبیلی۔ جناب کی خدمت میں روانہ کرتا ہوں
 یہ عطر اپنے ملکی ہیں۔ مگر انکو لاؤنڈری کی وضع پر ترکیب دی گئی ہے۔ بروز کو نسل جناب نے
 رومال کو سو گھاتا اور خوشبو پسند آئی تھی۔

واضح ہو کہ یہ خطر بعد استعمال دو منٹ کے توقف سے بڑھتا ہے اگرچہ دہنیت باقی نہیں ہے
 مگر چونکہ عطر رنگین ہے اسلئے سفید پارچہ پر خفیف سا رنگ آجاتا ہے۔ بالکل میرا تجربہ جدید
 یقین ہے کہ آپ کی پسند خاطر ہوگا۔ ایام شادمانی مدام بکام باد فقط
 شاد و عفی عنہ

(۲۸)

نوالصاحب مشفق و مہربان کرم فرمایا مخلصان نوالفتح المملکت و ام کرم
 میر عبد العلی نواب فتح باب جنگ مرحوم کے نواسے جو میرے خلع بے سائی۔ ہونہار نوجوان
 ہیں۔ انکی خواہش ہے کہ میں آپکی خدمت میں انکی ناخن بندی کے لئے سفارش کروں۔
 سب کو یہ معلوم ہے کہ آپکی مہربانی میرے حال پر از بس ہے۔ علاوہ اسکے میرے عزیز و متین
 ہوتے ہیں۔ اور آپکے خاندان سے بھی متوسل ہیں انکی درخواست منسلک ہذا ہے۔
 اگر براہ مہربانی انکا تقرر فرمایا جائے تو مخلص آپکا نہایت ممنون ہوگا۔ اگرچہ میرا ارادہ تھا
 کہ سفارش نواب مدار المہام بہادر فوج میں کسی جگہ مقرر کروں مگر وہ
 راضی نہیں ہیں۔ اسلئے جناب کے اتحاد اور یگانگت نے مجھے مجبور کیا کہ میں آپ ہی سے
 اپنے ایک عزیز کی سفارش کروں۔ مجھے آپکی عنایتوں سے امید قوی ہے کہ میری یہ
 سفارش بیکار نہ جائیگی۔ زیادہ عنایت دلی روز افزون باد فقط
 شاد و عفی عنہ

(۲۹)

نوالصاحب مشفق و مہربان کرم فرمایا مخلصان نوالفتح المملکت و ام کرم
 میر سکندر علی صاحب مدرس مدرسہ جالندہ کی خواہش ہے کہ کوٹوالی۔ یا صفائی میں جہانگیر

زیر حکومت اطاعت کر کے اپنا حق کارگزاری و کمائیں اسوقت دو جاہل دین امینی کی غالی
کیا عجب ہے کہ صاحب مذکور اپنے ارادہ میں کامیاب ہو جائیں۔ لطف یہ ہے کہ تعلیمات
بھی انھیں جناب ہی کی سفارش سے ہوا تھا۔ شاید اس عمدہ پر خلص کی سفارش کام آجائے
زیادہ عنایت باد فقط شاد و عفی عنہ

(۳۰)

نواب صاحب مشفق و مہربان الطاف فرمائے دوستان
نواب افتخار الملک بہادر دام الطافہ
یقین ہے کہ جناب کا مزاج بہت خیرت سے ہو گا۔ مجلس امر کی برخاست کے بعد سی ملاقات کا
کوئی موقع ہی نہیں ملا۔

فرض کر دم کہ بیا تو تو دم خور سندا است
لیکن ابن بدیدہ ویدار طلب راجہ علاج

چند many note paper جو اس شخص کے تیار کئے ہوئے ہیں
ارمغان بھیجتا ہوں فقط شاد و عفی عنہ

(۳۱)

نواب صاحب مشفق و مہربان کر فرمائے دوستان نواب افتخار الملک بہادر و نواب لطفہ
مولوی محمد عبد الجبار خان صاحب آصفی نے جنگو گلستہ علوم و فنون کہنا بآلفہ نوگا
بجواب سے نہ ضروری ایک کتاب جسکا نام محبوب الکلام ہے تصنیف کی ہے

نواب صاحب

اس سے انکی دستگاہ سخن کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ اور وہ کتاب خاص کی
 بیج مبارک۔ اور امراء دولت اصفیہ کے اوصاف حمیدہ میں ہے۔ مصنف مع کتاب خدمت شریف
 حاضر ہوئے ہیں۔ وہ صرف اس امر کے امیدوار ہیں کہ بالمشافہ وہ اس کتاب کو پیش کریں۔
 اور آپکی قدردانی کا تحریری صلہ پائیں۔ چونکہ یہ خواہش بھی انکی ذاتی تصنیف سے
 کم نہیں۔ لہذا یہاں یہ کہنا بیوقوف نہوگا کہ۔

تصنیف راصف نیکو گن بیان

آپ قدردان سخن ہیں۔ اسلئے میں نے انکی درخواست آپ تک پہنچانا علم و سخن کے ساتھ
 احسان کرنا خیال کیا۔ زیادہ ایام شادمانی بکام باد فقط شاد و عفی عنہ

(۳۲) نواب صاحب مشفق و مہربان کرم فرمائے دوستان نواب فتح الملک شاہ زراطفہ
 نامہ اتحاد مورخہ ۲۵ ذیقعدہ ۱۳۵۷ ہر پہنچا۔ بنایت مشکور ہوا۔ جواب میں جو تاخیر ہوئی
 اس سے ناامید ہوں۔ چونکہ میں اُس زمانہ میں شکار کے لئے گیا تھا۔ اور وہاں کی واپسی کے بعد
 ہمراہ رکاب حضرت پیر و مرشد خلد احمد ملکہ مامڑیلی کے کیمپ شاہی میں حاضر رہا۔ اسلئے میں نے
 مولوی عبد الجبار خان صاحب کو آپکی خدمت میں حاضر ہونے کی اطلاع دی
 اور نہ جواب لکھ سکا جب مامڑیلی سے واپس ہوا محرم کا چاند نظر آیا۔ اور اُدھر بیچارے
 شاء صاحب بھی میل رہے۔ اب کوئی وجہ مانع باقی نہیں رہی۔ اسلئے مکلف خدمت ہوں
 کہ جس روز آپکو فرصت ہو اگر زحمت منوروز معینہ سے ایسا فرمائے تو انہیں روانہ کروں۔

انکا و مزید باد ^ع راسخ الاسی و شاد و عفی عنہ

(۳۳) نوالصاحب مشفق و مہربان کر مفرمای دوستان نوالفتح الملک بسا درزا و لطف
ایک صاحب منشی محمد علی نامی کل مانوگرام جمع کر رہے ہیں۔ انکی خواہش ہے کہ جناب کے ایک
مانوگرام جو نہایت خوش قطع اور مختلف وضع کے ہیں انکو لمبا میں۔ چنانچہ انکی درخواست
منسلک ہذا ہے۔ اگر قبول ہو کر مانوگرام بطف ہوں تو عرضی گزار کے حوالہ کر دی جائیگی
شا و عفی عنہ

(۳۴) نوالصاحب مشفق و مہربان اشفاق فرمای دوستان نوالفتح الملک بسا و لطف
کینٹ کونسل کے اجلاس میں آپ نے مرزا رسوا کے دو شعر مہربانی سے لکھوا دئے تھے
مخلص نے ایک مین میں چند اشعار کہے ہیں جو آپ کے معاینہ کے لئے تحفہ بھیجتا ہوں۔ اس قدر
ضرور کہوں گا کہ بندہ شاعر نہیں ہے۔ اور نہ اس فن میں کابل۔ کسی قدر موزونی طبع
کی بدولت اپنے مطالب کو نظم کر لیتا ہوں۔ اگر کوئی غلطی ہو مہربانی سے بنظر اصلاح درست
فرمادیجئے۔

مرزا رسوا کا اردو دیوان تمام حیدرآباد میں تلاش کیا مگر کہیں پتا نہیں لگتا۔ انکا نام اور
مطبع کا پتا جان انکا دیوان طبع ہوا ہو لکھ کر لطف فرمائی تو مہربانی ہوگی زیادہ اشتیاق ملاحظہ
وہو ہڈی

ہم ڈیوڈ لیکو کوئی حسین اور بھی تو ہیں

تم ہی نہیں ہوا وہ ہیں اور بھی تو ہیں

| | |
|---|--|
| کعبہ میں اک فقط نہیں مومن سجود میں اک بکسی ہی صرف نہ میت کے ساتھ ہے پیر فلک ہی بر سر پر خاشاک نہیں امرآنہ اپنے حسن پر اسے ناز نہیں بہت اک زلف ہی بلائے دل نالو ان نہیں اسے درد عشق تو ہی نہیں دلمین میمان قبضہ میں ترے صرف دکن ہی نہیں ہر شاہ اقبال ہی نہیں ہے ہر اول جلو میں شاہ اک بن ہی عشق کا نہیں کشتہ ہون ناصحو | سجدہ میں تیرے سر بر زمین اور بھی تو ہیں سو حسرتیں یسار و میں اور بھی تو ہیں اسکے علاوہ بر سر کین اور بھی تو ہیں بندے خدا کے تہہ سے حسین اور بھی تو ہیں چشم اور خال غارت دین اور بھی تو ہیں جگہٹ ہو حسرتوں کا مکین اور بھی تو ہیں ایسے ہزار زیر نگین اور بھی تو ہیں فتح و ظفر یسار و میں اور بھی تو ہیں فرہاد و قیس زیر زمین اور بھی تو ہیں |
|---|--|

| | |
|---|-------------|
| اُس گل کا تہ کے شاویہ کنا بصداد ادا بلبل ہمارے تم ہی نہیں اور بھی تو ہیں | شاو عفی عنہ |
|---|-------------|

| | |
|--|--|
| (۳۵) نواب صاحب شفق و مہربان نواب خان خانان بہت دایم لطفہ با صفا و مژدہ صحت و اصلاح اختلاف عناصر و اعتدال مزاج و ہاج روح کو بالیدگی ہوئی باور کچھ (اور نہ بادور کرنے کی کوئی وجہ نہیں) کہ یہ مژدہ آسائش جان ہے۔ اور باعث تازگی روح و جان | |
|--|--|

| | |
|------|--|
| سودی | برین مژدہ گر جان فشانم رواست کہ این مژدہ آسائش جان ماست |
|------|--|

جناب من۔ آپ خوب جانتے ہیں کہ دوست کی مثال ایسی ہی جیسے ایک جسم اور اُس کے مختلف اعضا ایک عضو میں جہاں کچھ تکلیف پہنچی تو پھر بھی کنا پڑتا ہو کہ ع۔

سعدی اگر عضو ہا ر ا ن س ا ن د ق ر ا ر

دلی دوست کی بھی یہی حالت ہے۔ بارے شکر خدا۔ کہ آب۔ آتش۔ خاک۔ باد۔ کی بے اعتدالیوں اور اُن کے باہم مختلف مزاجوں کی مخالفت کے دور ہونے سے سب کلفتیں دور ہو گئیں اور دفع قضیہ کے لئے جو جو حکمتیں سو جہیں اور کی گئیں وہ سب موثر ہوئیں حکیم مطلق اور شافی برحق ہمیشہ باعبدال عناصر آکھو تو انا اور تندرست رکھے

ہے دعا شاد کی ی ص ب و م س ا کہ رہوتا بہ حشر خرم و شاد

ہین عدد بختن لفظ صحت کے

تم جو اُستے سال بادل شاد

راغ الاعتقاد۔ شاد و عفی عنہ

(۳۶)

نواب صاحب مشفق و مہربان کرم فرمائو دوستان نواب فخر الملک بہادر منجانب سٹی سوسائٹی جو اڈریس آپ نے دیا تھا۔ اگر اسکی نقل ہو تو ایک کاپی مع اپنے ایک نوٹ کے جس لباس میں آپ اُس روز دربار گہر بار مین حاضر ہوئے تھے

لطف فرما کر مشکور فرمائے فقط شاد و عفی عنہ

(۳۷)

نواب صاحب مشفق و مہربان کرم فرمائو دوستان نواب فخر الملک بہادر زاد لطف

بذریعہ اتحاد نامہ مورخہ ۳۴ شعبان سنہ ۱۲۷۰ء جو تصویر آپ نے روانہ فرمائی تھی۔ پہنچی۔
 ممنون ہوا۔ اس میں آپ کو جو رحمت دی گئی اسکی معافی چاہتا ہوں فقط **شا و عفی عنہ**

(۳۷)
نوابنا مشفق مہربان کریم فرماؤ دوستان نواب فخر الملک بہا درزا و لطفہ
 اولاد کو نور نظر کتے ہیں۔ ایسی نعمت خدا داد کا آنکھوں سے ہمیشہ کے لئے اوجھل ہونا نہ فقط
 غم و الم ہے۔ بلکہ بہت بڑی مصیبت کا سامنا ہی مگر حیات و موات اُس خدا کے پاک کے
 دست قدرت میں ہے مافسوس ہے کہ ہا و موم کے ناموافق جو نیکوں نے ہونہار و نہال کو
 پامال جا کر دیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ میں آپ کے اس بیوقت غم میں خلوص کے ساتھ
 ہمدردی کرتا ہوں۔ خداوند عالم جل شانہ صبر و تحمل عطا فرمائے **اِنَّ لِلّٰہِ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ**
شا و عفی عنہ

(۳۸)
نوابنا مشفق مہربان کریم فرماؤ مخلصان نواب فخر الملک بہا در دام لطفہ
 میں آپ کو ایک کار خیر کی طرف متوجہ کرتا ہوں۔ اور غالباً جو سفارش میری جانب سے ہو رہی ہے
 وہ آپ کے نزدیک بالکل واجب ہوگی میرے یوسف الدین کی شادی قائم جنگیہ در کی
 دختر کے ساتھ مکی جائداد کو رٹ آف وارڈس کی نگرانی میں ہے قرار پائی ہے جو کچھ قسم
 انکی شادی کے لئے منظور ہوئی ہے سنا جاتا ہے کہ وہ براتیوں کی شکر خوری کے لئے بھی
 کافی نہوگی چنانچہ عروس کی والدہ کی جانب سے جو درخواست آپ کے روبرو پیش ہے۔
 اسکی منظوری پر شادی کا انصرام منحصر ہے۔ اگرچہ ہر ایک کے مقدور موافق اخراجات کی ضرورت

ہوتی ہے۔ مگر آپ خوب واقف ہیں کہ شادی کا انصرام اپنے اپنے خیالی موازنہ سے
 المضاحف پر ہوتا ہے۔ چونکہ نوشتہ کے بہائی نواب تفضل یاب جنگ بھاؤرنے
 اس سفارش نامہ کی درخواست کی لہذا یہ سفارش اس غرض سے کی جاتی ہے کہ ورنہ اسے
 عروس کی جانب سے جو درخواست پیش ہوئی ہو اسکی منظوری ہو جائے تاکہ شادی کا کام
 انصرام کو پہنچے۔ اور وہاں وطن کا قرآن السعدین ہو۔ آپ لوہم خدا شہد ماجور ہوں
 والسلام۔

برکریمان کار ہادشوارنسیت
 شاد و عفی عنہ

(۳۹)

نواب جنتا مشفق و مہربان جنتان کرم گستر نواب فخر الملک بہادرام الطافہ
 ڈاکٹر تفضل یاب جنگ بھاؤرنے اس خط کے آپکی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے درجہ اور
 تنخواہ اور استحقاق قدامت کا حال عرض کرنا چاہتے ہیں چونکہ آپکی ذات باخیر اور ملکی
 لوگوں کی ہمدرد اور بامفیض مانی جاتی ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ انکے معروضہ کو سماعت
 فرما کر جس طرح مقدمہ کا آغاز آپکے ہاتھ سے باخیر ہوا ہے ویسے ہی تمت بالخیر بھی ہوگی۔
 جناب مدار المہام بہادر نے غالباً پورے وجوہات پر کافی غور نہیں فرمایا ہوگا جسکے
 باعث ایک ملکی قدیم اور لائق شخص کے حقوق بے رحمی کے ساتھ تلف ہو چکے ہیں۔
 برکریمان کار ہادشوارنسیت

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَضِيْعُ اَجْرَ الْحَسَنِيْنَ - شاد و عفی عنہ

مشفق و مہربان نواب بہرام الدولہ بھبا در
 کل کی مجلس میں جو مرثیہ پڑھا گیا۔ واقعی اکثر بندے مثل در بے عدیل تھو خورشید صفا
 پنجمہ مغزی اور بلند پروازی اور سخن سنجی کی تعریف اس موقع پر شاعری نین۔ اسلئے جو
 سچی سچی بات تھی اسکو رباعی میں موزون کیا تھا۔ آپ کے پاس بھیجتا ہوں۔ نہ میں
 شاعر ہوں۔ نہ نثار۔ مگر ہاں اپنے مطلب کو ٹوٹی پھوٹی اردو میں کچھ شدید کہہ لیتا ہوں
 کبھی کبھی تغزل کا بھی خیال آجاتا ہے۔ مگر اہل زبان اور کاملین کے روبرو قلم اٹھانا
 دل لگی نین ہی۔ شب سے درو سر ہو۔ کچھ فاقہ ہو جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ آج کی
 مجلس میں ضرور شریک ہوں گا۔

محرم کے چاند کے روز ایک رباعی کہی تھی۔ وہ بھی ارمان بھیجتا ہوں۔

رباعی

| | |
|----------------------------------|--|
| ہر بند میں ہی جلوہ فگن شانِ امین | ہر شعر ہے درخیز و گہر ریز و سلیس |
| خورشید کا یہ کلام بہت فرح بام | شاد و خورشید علی کا سا ہے نغز اور نفیس |

رباعی

| | |
|--------------------------------|-----------------------------|
| ہمیشہ ہو غافل و محرم آیا | ہنگام بجا و شور و طہم آیا |
| ناماد فلک پر بھی ملک ہیں و شاد | روتے ہیں یہ لکڑی کہہ غم آیا |

شاد و عظمیٰ عنہ

سیرے کرم فرما نواب بہرام الدولہ بھبا

آپ کا نامہ اتنا دھونچا بھی تو ایسے وقت پہنچا کہ جب میں ناشتہ کر رہا تھا۔ واللہ طبیعت پٹرک گئی۔ رقعہ میں بھی کھانے کی دعوت کا ذکر تھا۔ یہاں تو بندہ اول ہی کئی ڈش چکے کہ ہٹا تھا باقی ساتی آپکی دعوتی جیٹی نے طبیعت سیر کر دی۔ اب بتلائے کہ اس قدر کھا کر بھی پھر کمانا مانگوں۔ کیا یہ بھی (بڑن پیٹہ) ہی یا (دوہول پیٹہ) علاوہ اسکے دوستی میں تکلف یعنی چہ۔ ہاں صاحب یہ جو آپ نے لکھا تھا کہ آپ کو میری دعوت میں کمانا ہوگا۔ الا پر اپوٹ ہو یا پبلک واللہ ع۔

جوابات کی خدا کی قسم لا جواب کی +

بخدا یہ پرپوٹ اور پبلک کی ایک ہی کمی۔ بالکل انوکھی بات ہے۔ کیا کوئی جیتان ہے یا کوئی سبیل بھواتے ہو۔ کمانے کے کئی اقسام ہوتے ہیں۔ مگر پرپوٹ اور پبلک یہ دو اقسام بالکل ایجاد بندہ ہیں۔

الغرض لکھتے لکھتے اس قدر تحریر کو طوالت دی کہ جواب کیا شیطان کی آنت ہے۔ آپ بھی پڑھتے پڑھتے ضرور اگتا گئے ہوں گے۔ لیجئے جواب صاف یہ ہے کہ اگر آپ کو دوستی دینی تو تکلف دور۔ کمانا وانا برطرف ہے

خوشادقتے و خرم روزگار سے
کہ یاری بر خور و از وصل یار سے

جامی

اس سے زیادہ اور کیا لطف ہوگا۔ مزید برآں اگر آپ کو منظور ہے کہ تکلف فرمائیں۔ تو میں ایک دو پاکیزہ صورتیں۔ اور سترہٹی عنادل نعمہ سرا کو بلواسے تاکہ میں ٹنڈی ہوگی

دل بہلے گا۔ حضرت شاد و لشاد ہونگے والسلام فقط شاد و عفی عنہ

۴۲

مشفق و مہربان نواب بہرام الدولہ بہادر

نیقہ رشیقہ و صحیفہ انیقہ میں نے پایا۔ آپ دعوت دیتے ہیں منظور منظور لیکن دوازدہم
برسج الاول کو دو متقین میرے آنے کی مانع ہیں۔ ایک نیاز دوازدہم شریف جو قدیم
سیرے خاندان میں جاری ہے۔ دوسرے ہم ہندون کا تہوار جسکو راکھی پونم کہتے ہیں
بارہوین تاریخ کے بعد جو دن مقرر کیجئے غالباً موزون ہوگا۔ دیکھو ہ کون مہوشان جاد و جمال
پری دیش۔ زہرہ مثال مشتری خصال ہیں۔ جنگو آپ ناہید نعمہ و بار بد نژاد کہتے ہیں۔

انشاء اللہ تعالیٰ۔ یار زندہ و صحبت باقی۔ باقی عند الملاقا فقط

شاد و عفی عنہ

۴۳

دیباچہ دفتر اتحاد نواب بہرام الدولہ بہادر

آپ کی دعوت صرف دعوت جلسہ رقص و سرود ہی نہ تھی۔ بلکہ ضیافت مذاق۔ اہل مذاق بھی
تھی۔ یوں تو لولیان شوخ و شنگ شک پری رخاں فرنگ تہین ہی۔ کوئی سہ پارہ۔
زاہد فریب۔ کوئی طاوس زریب ناہید نعمہ بار بد نژاد و غیرت گلبدنان نوشاد سچی سُر ملی تین
علم موسیقی کی جانیں۔ مگر ان سب باتوں پر طرہ یہ کہ آپ کی غزل سنی ۵

جاننا حیات یافت ز حسن کلام تو
در زریب چہ شیوہ شیرین نہاد ۵

مین نے بھی کچھ فکر کی ہے۔ معاینہ فرمائے۔

لکھنؤ کا تبا کوئے خوردنی خوشبو دار پہونچا۔ جہان توڑا سا گلوری کے ساتھ کہا یا شام جا
مطر ہو گیا۔ گویا بطلہ عطار کھل گیا۔ واہ کیا بات ہے۔ رشک زعفران اسکے روبرو مات ہو
نافہ تانا اس کے مقابل مین خجل۔ گلاب بصرہ اسکی خوشبو سے منفعل۔ کدیور جہان آفرین ایکو
سُرخرو۔ اور آپ کے گلدستہ محبت کو تروتازہ رکھے فقط شاد و عفی عنہ

۴۴

پر تو خورشید امارت نواب بہرام الدولہ بہادر

مین نے اسوقت اپنے ایک قدیم دوست روحانی سید عبد العلی حقانی کی آپ
سفارش کرنے کے لئے قلم اٹھایا ہے۔

اگر میرا قیاس غلط نہ تو یقین ہے کہ آپ کو مجھ سے جو محبت ہو وہ میری اس سفارش کے تائید کی
منا فی نہو گی۔ بلکہ امیدوار کے موید اور حصول مدعا کے لئے باعث ہو گا۔ اس موقع پر
سید عبد العلی صاحب کے خاندانی حالات اور ان کے اعزاز اور وہ تعلقات جو اس
خاندان سے چلے آتے ہیں ان کا بیان ایک تحلف ہو۔

وہ اسوقت سیفٹ ہین۔ اور آپ کو سبب لاسباب نے بخمد اور اسباب بنوی کے انکے لئے
ایک فی رییہ سبب گردانا ہے علاوہ اسکے آپ میرے محب ہیں۔ اور مین آپ کا دوست صدقاً
ہوں جسکی سفارش کی جاتی ہے بطریق اولی ہم دونوں کا خیر خواہ ولی ہے۔ جو ہر طرح
لائق قدر اور رعایت ہو۔

قصہ مختصر۔ اُنکے مقدمہ انعام کے متعلق جو فیصلہ ہوا ہے اسکی تعریف اس سے زیادہ کیا ہو سکتی ہے کہ حق بھدار رسید۔ آپ نے انصاف کیا۔ سیٹھ اپنی داد کو پونچا۔ مگر پنج سالہ نذرانہ کی بجائیسی ٹیڑھی کہیر ہے کہ جسکی تعمیل میں نہ صرف وہ عاجز ہیں۔ بلکہ آپکی شیرینی اور انصاف کے مقابل یک ادنیٰ معاوضہ ہے۔

میں یہ نہیں کہتا اور نہ آپ مایوس گئے کہ ایک قلم آپ اپنے علاقہ کے قانون کو بدل دیجئے۔ مگر رعایت اور مروت بھی ایک شان ہے۔

اگر یہ اس حکم سے مستثنیٰ کئے جائیں اور انکا یومیہ جوا پکی خیرات کا سوان حصہ ہو جاری ہو جائے تو میری سعی مشکور ہو سیٹھ ممنون ہو آپ عند اللہ ماجور ہوں۔ اگر نظر امان دیکھا جائے تو ہم اور آپ بھی اکثر ابواب میں بقدر مراتب مختلف مراعات اور مراہم خسروانہ سے مستثنیٰ کئے گئے ہیں۔ اور یہ استثنائی محل انتظام نہیں سمجھی گئی۔ قس علیٰ ہذا۔ آپکے قیمتی وقت کا تھوڑی دیر کے لئے جو غل ہوا وہ صرف اقتضائے محبت کا باعث۔ ورنہ میری عادت نہیں اب میں اپنی تحریر کو اس شعر پر ختم کرتا ہوں۔

اے یار با وفا سخنے بہت گوش کن
تا ساغت پرست بنو شان و نوش کن۔

شاد و عفی عنہ

جناب من نواب فصیح الملک بہار حضرت دل غ دہلوی سلمہ اللہ تعالیٰ
تسلیم کل کے خط نے مجھے بھی متحیر کر دیا کہ بیٹھے بٹھائے ہیمنت کیسی۔ لاجول ولاقوۃ

کیسے لوگ ہیں کہ زبردستی بھی پہنستے ہیں۔ لئے مرتے ہیں۔ کمان آپ اور کمان کنیا لال
آپ سواے حضور کی ڈیوڑھی کے اور کہیں جاتے ہی نہیں۔ کنیا لال کے گھر کیون
جانے لگے تھے۔

رباعی

| | |
|------------------------------|-----------------------------|
| یہ نرالی ہے نکالی دل لگی ❖ ❖ | آپ پر بچوں نے نالیش واغدی |
| بال بیکا اک نہوگا آپ کا | ایسی بیٹی ایسے ایسے قیون کی |

پہلے ہی سے اگر آپ نے مجھے کہا ہوتا تو میں کنیا لال کا اس وقت تک پتا لگاتا۔ اگر وہ
جہنم میں بھی ہوتا تو مالک جہنم سے مانگ لیتا۔ خیر کل سے انکی ٹوہ میں ہوں۔ ملتے ہی آپکو
اطلاع دوں گا فقط شاد و عفی عنہ

جناب من نواب فصیح الملک بہا حضرت داغ دہلوی سلمہ اللہ تعالیٰ
تسلیم نامہ شفقت اسطرح آیا جیسے باد نور وری ہمن من۔ لفظ (آئے) کی نسبت آپ نے
جو بحث کی وہ بالکل ٹیک ہے۔ اسکا کیا جواب دوں۔ سوال لا جواب ہی چونکہ اب تو ما قسے
تیار ہو چکے۔ اور بعض اساتذہ کی مثالیں موجود بھی ہیں۔ لہذا فی الحال رعایت فرمائے۔
آئندہ سے آپکی تقلید کی جائیگی۔ اور (آئے) کے ۲۱ عدد دلون گا۔ اور یہی صحیح ہے۔
کال سکہ دودی سفر کے لئے توازیں موزون۔ مگر حضر کے لئے حضور پر نور حضرت بندگان عالی مدظلہ العالی
کے ہمراہ رکاب ظفر انساب اس سے بڑھ کر وفدہ رضوان اور باغ ارم میں بھی لطف نہیں۔

حق تعالیٰ بید و مرشد کو مع شاہزادہ جم ششم ہمیشہ مظفر و منصور رکھے ۛ

خدا سے دعا ہے ہمارے حضور

سلامت رہیں پاس ہوں یا کہ دور

اگر موقع ملے تو شاہزادہ والا دور و مان کی خدمت اقدس میں عرض کر دیجئے کہ آپ کا
جان نثار خانہ زاد شاہ آداب و قد مبوی عرض کرتا ہے اور یہ دعا دیتا ہے کہ آپ
زیر ظل عافیت حضرت نطیسحانی مدظلہ العالی سلامت اور شاہان رہیں۔ ظلم ممد و
بحق ملک الودود فقط شاد عفی عنہ

جناب من نواب فصیح الملک بہادر حضرت داغ دہلوی سلمہ اللہ تعالیٰ
آپ نے۔ جملانا۔ بتلانا۔ دکھلانا۔ ان قافیوں پر جو کلام داغ میں متروک ہیں اعتراض
فرمایا تھا۔ میں تسلیم کرتا ہوں۔ چونکہ ذوق اور غالب کے کلام میں یہ جائز ہے۔
اور آپ حضرت ذوق خاقانی ہند کے شاگرد ہیں اس خیال سے میں نے یہ قافیہ باندھا
آئندہ سے ضرور خیال رکھوں گا۔

کثرت مشاغل اور ہجوم افکار کی بدولت نماز تک تو بعض اوقات قضا ہو ہی جاتی ہے
(جو انسان پر فرض ہے) اصلاح شاعری تو سنت موکہ بھی نہیں اسکا یاد نہ رہتا
مقتضای بشریت ہے فقط شاد عفی عنہ

جناب من نواب فصیح الملک بہادر حضرت داغ دہلوی سلمۃ اللہ تعالیٰ
 تسلیم۔ الحمد للہ مجھے بہت خوشی ہوئی کہ حضرت خداوند نعمت مدظلہم العالی مع اسٹاف وغیرہم
 بہ شادمانی رونق بخش ہوئے۔ میں نے اُس روز یہ ٹھان لی تھی کہ ربا عیات وغیرہ روانہ کر دوں
 مگر یہاں افواہ تھی کہ حضور عالی العظمت مدظلہ العالی ایک دو روز میں تشریف لے آتے ہیں
 اسلئے میں نے یہ خیال کیا کہ اگر میرا فافہ چلا جائے ضرور اُسکو حجت قہقری ہوگی۔ اسلئے
 تامل کیا۔ اب معلوم ہوا کہ حضرت ابھی دو چار روز وہاں رونق بخش رہیں گے۔ اسلئے
 خدا کے سپرد کر کے لفافہ جیڑ ڈھیجا ہوں ایک نظر اگر آپ دیکھ لیں تو بہتر ہوگا۔ براہ کرم
 اس قدر ضرور خیال رکھئے کہ ہر کاغذ کی روادِ پشت دیکھ لیجئے تاکہ کوئی قطعہ اور رباعی
 فرو گذاشت نہو جائے۔

بعض بعض تاریخوں کا داد طلب ہوں۔ آپ کی دعا کی برکت سے میں شاد ہوں۔ میری
 دعا دلی سے آپ کو اللہ تعالیٰ شاد رکھے فقط
 شاد و عفی عنہ

۴۹ جناب من نواب فصیح الملک بہادر حضرت داغ دہلوی سلمۃ اللہ تعالیٰ
 تسلیم۔ دو اخذ میں مشک خرچ ہو گیا۔ اسلئے تاخیر ہوئی۔ میرے ایک دوست کے ہاں
 مشک خالص ہوا اُن سے منگوایا ہے۔ آتے ہی سہ پہر یا کل تک انشاء اللہ نقالی
 روانہ خدمت کروں گا۔

ابھی مجھ سے پندت جی ملے اور آپ کا وہ فقرہ مشکیرہ والا جو سرشار رضا کیلئے

ٹھیک پہنچتی تھی سنا یا بے اختیار ہنسی آئی۔ واقعی وہ شعر سننے سے سننے کے قابل ہے۔
کیا عجب ہو کہ انکاساتی سقم ہی ہو۔

حسب فرمایش ایک دوست کے حضرت ذوق کے تتبع میں چند شعر لکھے ہیں۔ چنانچہ
آپ کے دیکھنے کے لئے بھیجتا ہوں۔ اس غزل کے دیکھنے کے بعد اس زمین میں قدم کرنا
گویا منہ پڑھانا ہے۔ مگر استاد وہی کے کلام دیکھنے اور سیکھنے سے مبتدی بھی بجاؤ
استاد بن جائے ہیں۔

یقین ہے کہ جناب کا مزاج خیریت سے ہوگا۔ خداے تعالیٰ جل شانہ ہمیشہ خیریت سے رکھے۔
اسی غزل پر ایک محسوس کہ رہا ہوں فقط شاد و عفی عنہ

۵۰ جناب من نواب فصیح الملک بہادر حضرت داغ دہلوی سلمہ اللہ تعالیٰ
مزاج شریف کی کئی روز سے کیفیت معلوم نہیں ہوئی۔ کیا شکایت ہے اور خدا نخواستہ
کیون طبعت کسکند ہے یقین ہے کہ بفضلہ مزاج خیریت سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ خیریت سے
رکھے۔ بہت سے شعرا نے آئینہ کی ردیف میں وہ طبع آزمائی کی کہ آئینہ کی ناک میں دم آ گیا
یہاں تک کہ کسی نے خورشید کو حجام بنایا۔ اور گھر گھر آئینہ دکھانے کی خدمت سپرد کر دی
خیر وہ تو بڑے بڑے آئینہ خانہ ہیں۔ میں بھی انہیں آئینہ خانوں میں جا کر ایک ریزہ لایا
اور اسکو تراش خراش کر کے آئینہ اُسی کی صورت میں ڈھالا۔ اس سے بڑھ کر کیا قدر
ہوگی کہ آپ پسند فرمائیں اور کسی کی رونمائی میں تحفہ بھیج دوں فقط شاد و عفی عنہ

۵۱ مہربان مولوی احمد حسین صاحب

الحمد للہ سب خیریت سے ہیں۔ عشرہ شریف شریفین ہیں۔ انکی مہانداریاں بڑی ہو رہی ہیں۔
 ہو رہی ہیں۔ حضرات امامیہ بختی نے غم حسنین میں قیامت پا کر دی ہے۔ یہ سب کچھ ہے
 مگر بقول حضرت شاہ و غلام و تلمیذ حضرت آصف۔
 رباعی

| | |
|--------------------------------------|-----------------------------------|
| اگرچہ ماہ محرم کا جملہ سامان ہے | مگر قدوم شہنشہ کا دل میں ارمان ہے |
| حضور آئین تو پھر شاہ و ہو بڑی ہی بہا | کہ اُنکے دم سے دکن غیرت گلستان ہے |

شاد و عقی عنہ

۵۲

مہربان من مولوی احمد حسین صاحب

تقریب سالگرہ مبارک میں جسقدر اڈریس پبلک کی جانب سے مختلف جلسوں میں پیش ہوئی
 اور حضرت پیر و مرشد طلبی جانی خلد اللہ ملکہ نے زبان فیض ترجمان سے جو جوابات ارشاد
 فرمائے اُن سب کو ایک جگہ مرتب کر رہا ہوں۔ گل سامان میرے پاس موجود ہے۔ مگر
 نواب فخر الملک بہادر نے جو اڈریس بجانب سٹی اسوشیشن پیش کیا وہ میرے پاس
 نہیں ہے۔ نواب صاحب سے طلب کیا اُنہوں نے جواب دیا کہ گاؤ خور و ہو گیا۔
 بہر حال آپ کے پاس موجود ہیں۔ اگر آپ سرکار میں عرض کر کے ایک نفل اسکی
 لطف فرمائیں تو بجاں اللہ فقط
 شاد و عقی عنہ

۵۳ مہربان مولوی احمد حسین صاحب

رہتے کمان ہین آپ کا کس جا مقام ہے

ملتے ہین ہمے اور نہ پیام و سلام ہے

مزاج شریف؟ مجلس امر کیا برخاست ہو گئی کہ آپ کی ملاقات ایک دم ترک شد۔
خیر جان رہے اچھے رہے۔ اور دوستوں سے دلی محبت رکھے۔ اور مالک کے
خیر خواہ رہے۔ ہاں میں آپ کو ایک امر خیر کی طرف متوجہ کرتا ہوں۔ اگر آپ بھی سعی
کرنیگے تو بقول کسی ہندی کے۔ جو سیوا کرے گا وہ میوہ پائے گا۔ حضرت سید پیر بادشاہ ^{جانب} صاحب
سالک راہ معرفت خضر طریق حقیقت سے آپ بھی خوب واقف ہین۔ اور آپ یہ بھی
جانتے ہین کہ ایسے بزرگان دین کی خدمت خالصاً اللہ ادا کرنا عین فرض و فرض عین
اور موجب سعادت دارین ہے۔ وہ تو متوکل ہین۔ نہ انہیں ہماری خدمت سے غرض
اور نہ دنیا سے کام۔ مگر ہم انکی اطاعت فرض نہیں تو واجب ضرور ہے۔ میں نے
حضرت ممدوح کے فرزندوں کی جانب سے ایک دعا نامہ اپنے بادشاہ ^{ظہل} اللہ
کی خدمت میں معروضہ کے ساتھ گزرا نا ہے جس میں حضرت کے فرزندوں اور
حضرت کی خانقاہ اور خادین کے اخراجات کی معاش کے لئے سفارش کی ہو یقین ہو کہ
آپ تک وہ عرض ضرور آگئی ہوگی۔ اگر نہ بھی آئے تو آپ اس دو حرفی رقمہ کے ذریعہ سے
اجزای معاش خانقاہ وغیرہ کے لئے کلمہ انخیر کے ساتھ سعی فرما کر مجھے ممنون کیجئے اور آپ بھی
سعادت حاصل کیجئے۔

پہ خوش بود کہ بر آید بیک کرشمہ دو کار

إِنَّ اللَّهَ لَا يَضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ - وَمَا عَلَيْنَا الْكَلْبُكَ - فَقَطِّعْ شَاوِعْفَى عَنْهُ

۵۴ مہربان من نواب ناظم الدولہ بہادر

چار قسم کے عطر ہو پختے۔ ہر ایک رشک نافہ و مشک از فر۔ دماغ تو دماغ۔ مشام جان تک
عطر ہو گیا۔ سارا گہرا اس عطر سارا سے معطر ہو گیا۔ چارون عناصر ان عطرون کی خوشبو
بس گئے۔ ہر ایک سے اتحاد قلبی کی خوشبو آتی ہے۔ اور میرا خدا کہ خانہ ساز عطران سے
بہتر نہونگے۔ اللہ کرے آپکا گہرا رہے۔

آپکی تحریر کے مطابق انکا امتحان کر کے ضرور میں آپکو لکھوں گا۔ یوں تو ہر خوشبو سے
فرحت ہوتی ہے۔ مگر ان عطریات کی خوشبو سے چوتھی کی نسرت بدن دہن کے جسم کی
خوشبو آتی ہے ۵

وروزبان دعایہ صبح و سارے

جس گہر میں ایسے عطر ہوں وہ گہرا رہے

شاد

شاد و عفی عنہ

۵۵ مہربان من نواب ناظم الدولہ بہادر

میں نے سنا ہے کہ آپکو حقہ پینے کا شوق ہے۔ کیا یہ بات سچ ہے؟ خدا الیسا ہی کرتے
ہاں خوب یاد آیا کہی کہی آپکو میں نے حقہ پیتے دیکھا بھی ہے۔ مگر سنا ہے کہ تنہا کو

نایاب ہوتا ہی۔ ضرور ہوتا ہوگا۔ کیون نہو۔ آپ ساشوقین اور تنبا کو اچھا نہونا کیا کرتے
اس خط کو پڑھ کر آپ ضرور یہ کہیں گے کہ اس لایینی کتابت سے نتیجہ کیا۔ بیشک مگر آپ نے
ضروری بھی سنا ہوگا کہ

خوشتر آن باشد کہ تیر دلبران
گفتہ آید در حدیث دیگران

توبہ غلط گفتم۔ حضرت شاد اسوقت حقہ پی رہے ہیں بگر بازاری تنبا کو نے
انکے ناک میں دم کر دیا۔ خانہ ساز گھر میں نظر بند ہے۔ اگرچہ سوار لانے گیا ہے۔ اور
اسکو تاکہ بھی کر دی گئی کہ دھوین کی طرح اڑ کر جائے۔ اور خوشبو کے مانند واپس آئے
مگر خدا جانے ہوانے اُسے کدھراڑا دیا۔ یا آگ نے توے کی طرح جلا کر خاک کر دیا۔

شاد

اب تک پتا نہیں ہے ہمارے سوار کا
کیا حال شاد میں کون اس انتظار کا

اگر آپ اسوقت حقہ پی رہے ہیں۔ اور خدا کرے کہ پتہ ہوں تو ذرا مہربانی سے
دھوان اس جانب اڑا دیجئے تاکہ خوشبو سے دماغ خمیرہ ہو جائے والسلام فقط
شاد عفی عنہ

۵۶

مہربان نواب ناظم الدولہ بادور

پانچ قطعہ بخط نستعلیق جو میرے دست و قلم کے لکھے ہوئے ہیں بطور ہدیہ روانہ کرتا ہوں
کہ اس صفحہ عالم میں یادگار زمانہ رہے۔ والسلام خیر الاختتام شاد عفی عنہ

مہربان نستعلیق گو نواب ناظم الدولہ بہادر سلامت

آپ کا نامہ و داد پہنچا۔ میں یا قوت قلم یا جواہر قلم ہوں نہ روشن نگار۔ ہاں خط مایقرے لکھ لیتا ہوں۔ میرے خاندان کے بانی انجمنی کے وقت کے جو قطعے اور شعر اور مختلف اقسام کے خطاطوں کے لکھے ہوئے میرے تصویر خانہ میں ہیں انکے متواتر و متوالی دیکھنے سے دل میں خوشنویسی کا شوق پیدا ہوا۔ علم شے بہ از جہل شے۔ چونکہ آپ کو مجھ سے محبت ہے اور بھجواے رول را بہ دل رہیت۔ مجھے بھی قس علیٰ ہذا۔ ماضی و حال کے سترہ عدد قطعے اور روانہ کئے کہ میرے پاس رہنے سے زیادہ تر احسن یہ ہے کہ آپ کے پاس رہیں۔ ہاں میرے مہربان۔ ایک فقرہ جو آپ نے لکھا وہ پہیلی ہے یا چیستان۔ میں نہیں سمجھا۔ اس عقدہ مالاخیل کو حل کیجئے۔ تاکہ میری فہم کے نزدیک تر ہو۔

آپ کا فقرہ بھی نستعلیق چال سے کم نہیں۔ را تجسس مطلب میں میری عقل کے پاؤں شکستہ ہیں اس امر و دہینی کا مرکز کیا ہے جس طرح نسخ اور تطبیق سے نستعلیق استخراج کیا گیا ہے اسی طرح ہمیں اپنے خط اور آپ کے نامہ اتحاد سے یہ مماستخرج کیا ہے۔ مگر حل معما متعلق معما کشا۔ اور اس کا نظم و نسق اسکے ذمے جب کا خطاب

منجانب حضور شاہ ناظم الدولہ ہو قیظ شاد و عفی عنہ

۵۸
مہربان نواب میجر افسر الدولہ بہادر

۹
نہایت عجب

مکتوب پہونچا۔ سرور ہوا۔ آجکل بی بی مین *Man's shooting* کی پریکٹس ہو رہی ہے۔ ہمارا بال شوٹنگ کس شمار میں۔ واللہ ملک الموت بھی عجیب گل چلے ہیں۔ شاد و عفی عنہ

۵۹
مشفق و مہربان میجر افسر الدولہ بھادور
قبل ازیں نے آپ سے ذکر کیا تھا کہ شکار کے لئے اپنی جاگیر کو جاتا ہوں۔ چنانچہ آج میں نے سرکار سے رخصت حاصل کی ہے۔ میرے پاس گولی کی کوئی عمدہ اکسپرس کی بندوق نہیں ہے۔ آپ کے ہاں کوئی بندوق ہو تو بھیجئے انشاء اللہ تعالیٰ بعد واپسی واپس کر دوں گا۔ میں نے سنا ہے کہ اُس جاگیر کے قریب آپ کی کچھ کوئی جاگیر بنام آئیوگوڑہ واقع ہے اور وہ بہت پاس ہے۔ اس سمت اگر شکار وغیرہ کو جانے کا اتفاق ہو تو آپ کے علاقہ کے کارپرداز مانع نہوں۔ انکو تاکید ہو جائے تو مناسب ہو فقط شاد و عفی عنہ

۶۰
مشفق و مہربان میجر افسر الدولہ بھادور
تہنیت نامہ بہت شامہ پہونچا۔ ادا ہے مبارکبادی سے دل شاد ہوا۔ بفضل الہی و تبصدق اقدام خداوندی حضرت پیر و مرشد ظل سبحانی خلد اللہ ملکہ عذمت موروئی سے سرفراز ہوا۔ حق تعالیٰ میرے آقا سے ولی نعمی کی عمر و اقبال میں

یو مائیو مائیو عطا فرمائے کہ اپنے خانہ زاد کی اس قدر عزت افزائی فرمائی۔ اور
 آج تک یہ خاندان چند و لعل اسی عنایات خسروی سے سرفراز ہوتے ہوئے
 چلا آ رہا ہے۔ اور آئندہ کے لئے بھی بہت کچھ امید ہے۔

وٹ۔ شافی مطلق آکھو جلد صحت عطا کرے فقط
 شاد و عفی عنہ

۶۱

مشفق و مہربان محیر افسر الدولہ بہادر

مین نے سٹہ ایچہ یورو بین افسروں کے ہاں شکاری تانگے مضبوط ملتے ہیں
 اگر واقعی ایسا ہے اور آپ کے خیال میں کچھ تانگے بکاؤ نظر آئیں تو دو تانگے
 مجھے دلوائے فقط
 شاد و عفی عنہ

۶۲

مہربان من نواب افسر الدولہ بہادر

ایک جلد شکار نامہ حضرت پیر و مرشد طلبی فی خلد اللہ ملکہ بالتصادیر روانہ کیجئے
 تو باعث مسرت ہے فقط
 شاد و عفی عنہ

۶۳

مہربان من نواب میجر افسر الدولہ بہادر

مہر پانڈے جو الہ آباد میں ہیں انہوں نے جس وقت کہ سواری مبارک
 کلکتہ و دہلی بزمانہ سابق رونق افروز ہوئی تھی تو پانڈے صاحب مزبور نے

تبرک اپنی طرف سے داخل بارگاہ خداوندی کیا تھا۔ اور وہ تبرک بتوسط میرے
 جد ہمارا جہ نرا نذر بہا ور کے دونوں وقت داخل ہوا تھا۔ اب چونکہ میں
 ہمراہ رکاب حاضر نہ ہوں گا۔ اگر سواری اس طرف سے رونق افروز ہو تو انکی طرف سے
 تبرک داخل ہو گا پس اسکو بارگاہ خداوندی میں بعد اظہار حقیقت حال و کیفیت ماضیہ
 داخل کرا دیجئے۔ اس تحریر کا ہر وقت آپکو خیال رہے فقط شاد و عفی عنہ

۶۴

مہربان من میجر افسر الدولہ بہا ور

مزاج شریف حسب استدعا سفر نامہ نظام ابتدا سے انتہا تک دیکھا۔ اپنی استدعا کے
 موافق میں نے اسکی تصحیح کر دی۔ چنانچہ اصل صحت شدہ ایک جلد جو میرے پاس تھی
 اس رقمہ کے ذریعہ سے واپس کر رہا ہوں فقط شاد و عفی عنہ

۶۵

نیربج شجاعت میجر افسر الدولہ بہا ور درخشاں
 آپ کا خط پہونچا۔ مسرور کیا۔ شوٹنگ کی مبارکبادی کا شکریہ قبول ہو انشاء اللہ تعالیٰ
 ضرور برکٹس کروں گا۔

چوٹی بندوق مع پانٹو ٹوٹون کے پہونچنے کا آپ نے جو ذکر کیا اسکا ڈبل شکریہ۔ مگر
 ایسی تین بندوقیں ایک میرے لئے اور دو بچوں کے لئے کلکتہ میں اگر ملین تو ضرور
 لے آئے۔

راڈ شہور میکو ہے۔ غالباً اسکے پاس ملین گے۔ باڑ گڈر آنے کے لئے مستعد ہوں۔ مگر
گھوڑا ملنے پر موقوف ہے میں بخوشی اجازت دیتا ہوں کہ کلکتہ میں کوئی عمدہ گھوڑا
باڑ گڈر آنے والا ملے تو فوراً لے لیجئے۔ اب مدت کم رہی شاید قبل از روانگی۔ بقول آپ کے
ملنے کا موقع نہ ملے۔ اس لئے بصدق دل دعا کرتا ہوں کہ خداوند عالم سب سے اول
میرے آقا میرے پیر و مرشد کو یہ سفر وسیلۃ النظر مبارک کرے۔ اور جو جو خیر خواہان
ہمراہ رکاب سعادت انتساب ہیں حضرت کے اقدام کے ساتھ سع
بسلامت روند و باز آئند

میرے مہربان۔ اس قدر ضرور مہربانی کیجئے کہ میرے خداوند نعمت کی خیر و عافیت
اور مسرت و شادمانی سے مجھے اطلاع کرتے رہتے ہیں آپ کا ممنون ہوں گا۔ اگرچہ میرا
قالب یہاں رہے گا مگر جان حضرت کے قدموں کے ساتھ رہیگی خدا حافظ۔

بِسفَرِ رَقْنَتِ مَبَارَكِ بَادِ
بِسَلَامَتِ رَوِی و بَارِ آئِی۔

۷۔ سرکاری سواری کا ایک پروگرام بھیجئے۔ اب تک مجھے نہیں پہونچا۔
۷۔ مولوی محمد عبدالباقر خان کی زبانی میں نے کچھ کہوایا ہے
ضرور اس کو سنئے۔

شاد و عفی عنہ

۶۶
مہربان من میجر افسر الدولہ بہادر۔

میرے پہلے خط نے گلبرگہ میں ضرور آپ سے ملاقات کی ہوگی۔ مگر عدیم الفرستی نے
آجکے جواب دینے سے مجبور کیا۔ بہر حال نامہ بر کی زبانی آپ کی خیر و عافیت معلوم ہوئی
دل شاد ہوا۔

خداوند تعالیٰ سے امید ہے کہ حضرت طلسمانی مدظلہم العالی مع شاہزادہ بلند اقتان چشم مرصاد
باصحت و عافیت مظفر منصور مراجعت فرمائے بلکہ ہو کر اپنی پیاری رعایا اور
جان نثاروں کا دل شاد فرمائیں گے۔

میں
اگر پرگرام شائع ہو تو ضرور مجھے ایک بھیجے۔ روزانہ کاروبار سرکاری متعلقہ دارالہماچی
صبح کے نو بجے سے شام کے پانچ بجے تک مصروف رہتا ہوں۔ پانچ بجے ذرا
ہوا خوری سے دل و دماغ کو تازی ہوا دیتا ہوں۔ آٹھ بجے شب کے ڈنر اٹھا کر
ٹرانسوال کے میدان جنگ میں بویرون کی لڑائی کا سینہ اور انکی عالی حوصلگی دیکھتا ہوں
بیٹھا رہتا ہوں۔ واہ رے بویرون جان پر کیل تو رہے ہیں۔ مگر انجام میں انکے خرمیستی پر
خدا جیسے کونسی بجلی کڑا کر گر گئی کہ بارود کی طرح اڑ جائینگے صفحہ زمین پر بویرون کا
کوئی نشان بھی دکھائے تو سع۔

بخال بویرون بخشم ٹرانسوال و بخارا را

گیار بجے میدان جنگ سے واپس ہو کر اپنے بڈروم میں سو جاتا ہوں پانچ بجے صبح تک
بصداف۔ فیس داتی اکامرض۔ فیس اعلیٰ السما کو فلک پر قدرت کی بوتلمونی کی

خواجه

سیر کرتا رہتا ہوں۔ ادھر پانچ بجے کہ بندہ رحمت کی طرح زمین پر نازل ہو جاتا ہے۔ ادھر آنکھ کھلی تو کیا نتائج۔

خواب تما جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

پہر اپنی دنیا ہی وہی ہم ہیں۔ اور سرکاری کاروبار۔

۷۔ شاہزادہ بلند اقبال کی خدمت اقدس میں عرض کیجئے کہ خانہ زاد شاہزادہ آستانہ عالی کو بوسہ دیکر دعا کرتا ہے کہ زیر ظل عاطفت ظلیحانی ظلم کم ہو و بحق ملک الودود حضرت داغ اور حضرت دل۔ داور الملک بہادر اور مولوی احمد حسین صاحب میرا سلام پہنچا دیجئے۔ ٹیپو خان بہادر کی باتیں یاد آتی ہیں تو دل ٹوٹ جاتا ہے۔ خیریت سے ہیں؟

عثمان یار جنگ بہادر کو سلام کہئے فقط شاد و عفی عنہ

۶۷
مہربان من میجر افسر الدولہ بہادر۔

تفنگ چھپو پچا سرور ہوا۔ انشاء اللہ تعالیٰ کسی روز اسکو چلا کر دیکھوں گا۔ چونکہ آپکا دوسرا خط جو مژدہ مسرت آمیز ہے اُسکے دیکھنے سے میں پہولون نین سمار ہا ہوں۔ دل شاد شاد بلغ باغ ہے۔ اسلئے جواب اس خط کا دے سکا فقط شاد و عفی عنہ

۶۸
نیر بوج بسالت میجر افسر الدولہ بہادر

آپ کا شقہ پہنچا حسب الطلب فوراً غلطی روانہ کیا۔ بے تکلفی سچے اور دلی اتحاد کی دلیل ہوا
میں نہایت محفوظ ہوتا ہوں۔ جب تک جی چاہے رہے دیکھئے۔

کل سے حضرت بخار مدعو ہیں۔ آج صبح انکو خصت کیا تا مگر چار بجے سے پہر مہربانی
فرمائی۔ معلوم نہیں کب تک ابھی رہیں گے۔ یقین ہے کہ شکار کی واپسی کے بعد آپ ضرور
کسی روز مجھ سے ملین گے فقط شاد و عفی عنہ

۶۹

مہربان دوستان میجر افسر الدولہ بہادر

آپ کا خط پہنچا۔ الحمد للہ اب میرا مزاج خیریت سے ہے۔ مگر ناتوانی ہے اور کل سے
السیفہ پر پیش کی شکایت بھی معلوم ہوتی ہے۔

کنک کوٹھی کی آراستگی حضرت شاہزادہ صاحب قبلہ مدظلہ کے قیام کے لئے جو
آپ کے ذمہ ہوئی ہو یہ تو ہونا ہی چاہئے تھا۔

بخیرل طور پر آپ میں علاوہ اور خوبیوں کے ہر چیز کی آراستگی اور تہذیب کا ایسا
جو ہر اللہ تعالیٰ نے دیا ہے کہ بلا مبالغہ میں یہ کوٹھا کہ ایسے ہماری سرکار میں شاد ہو گئے
پاراڈاکس۔ اگر آپ کی پسند ہے تو میں بھی ایک نظر دیکھوں گا۔ اور بعدہ خریدنے کے متعلق
کہوں گا۔

مجھے یقین ہے کہ آپ کے چوٹے فرزند ہونہار۔ نونال اقبال بہت خیریت سے ہونگے۔

اللہ تعالیٰ عمر و راز کرے فقط شاد و عفی عنہ

بانتھ و نصرت جنگ باوا

علم میدان فیروزی میجر افسر الدولہ بہادر
آپکے اس وقت دو خط پہونچے جنہیں کل کے میرے رقعہ کا ایک جواب تھا دوسرا
وہ خط تھا جس میں آپ نے اپنے محاربہ چین میں جانے کی کیفیت لکھی تھی۔

سپاہی کے لئے جنگ میں جانا معراج ہے۔ فوراً مجھے خیال ہوا کہ میں آپ کے
اس خبر کی تفاؤل لون۔ فی البدیہہ ایک فقرہ تاریخی یاد آیا جسکو المام غیبی ورفال نیک
اور بشارت تازہ کہنا چاہئے۔ اس فقرہ کو میں نے اپنے خط کا عنوان اس لئے کیا کہ
اس مبارک بتد کی خبر ہے۔

انشاء اللہ تعالیٰ فتح و فیروزی ہوگی۔ خداوند عالم آپکو حضرت پیر و مرشد حضور پر نور مدظلہ العالی
کی تخلینوں کے تصدق میں فتح مند لائے۔

افسوس ہے کہ ہمیں ایسے موقعوں میں شریک رہنا تو درکنار دیکھنا بھی نصیب نہیں ہوتا۔

بسلامت روی و باز آئی
شا و عنی عنہ

۷۱
خال خسار طبابت طیب بنیال قسام استقام چہا است
لنواب لقمان الدولہ بہا سلامت

۲۸۔ تاریخ ماہ شوال منگل کا آدھا دن گزرا اور ادھر آپ کا خط پیک فرخ پے بنا ہوا تھا
مطلوبے فوراً اجراء کے لئے دیدے گئے۔ غزل و کی گئی۔ ماشاء اللہ بت چچی غزل

ہوئی اور مطلع تو ہیشل ہے۔ کیا اچھا شعر ہے ۵

دل

گستا پر گستا چا گئی حسرتوں کی
مری قبر پر رو گئے رونے والے

ماشاء اللہ نئی بات پیدا کی جدت اسے کہتے ہیں اور ایک شعر ہے ۵

دل

پکارے گئے اپنے مولیٰ کے بندے
بس اب آپکے ہو گئے ہونیوالے

اما ہا ہا۔ کیا بے ساختگی ہے ۵

دل

نغم و حسرت و یاس و رنج و تمننا
مری لاش پر رو گئے رونے والے

اللہ اللہ کیا رونے والے ہیں۔ سبحان اللہ قطع بھی قابل تحسین ہے۔
شاد و عفی عنہ

۷۲

مہربان من لو اب لقمان الدولہ بہادر

محرم تو حسین حسین۔ حسین حسین کتا ہوا شہر میں داخل ہوا۔ مگر پیر و مرشد خداوند نعمت کے
منو نے سے محرم پورا محرم ہے۔ محرم کا رنگ ہی فق ہو گیا۔ اگرچہ سب لوگ محرم الحرام کے
دل خوش کرنے کے لئے روشنی کا ٹاٹھہ جابجا کر رہے ہیں اور آبدار خانے
لگائے جا رہے ہیں۔ سبیل والے پیاسوں کو پانی پلا رہے ہیں
پانی بیو سبیل یہ نذر حسین ہے

ٹنڈا ٹنڈا پانی پیو۔ اور نہر علقہ کے سوکھے ہوئے لب۔ وجہ و فرات کی بیکسی۔
شیر خواروں کی بے بسی۔ آل رسول کی تشنہ لبی۔ سبط نبی کا پیاس میں ضبط کرنا یاد
رونا شروع کرو اور داخل حسنا ہو۔

کہیں شربت کی ٹلیان تقسیم ہو رہی ہیں کوئی قہوہ دہنیا نذر کر رہا ہے مگر بقول شاد۔

رباعی

| | |
|-----------------------------------|------------------------------------|
| محرم است ولے شاد ظل سبحان نیست | بہ طبع ذوق تماشاے ابن پیراغان نیست |
| ہمہ برائے حضور است و او بصیر اسال | چہ چارہ شاد کہ ترک رسوم آسان نیست |

ہاں صاحب کئے محرم کا تو یوں حشر ہوا۔ مگر سواری مبارک کب رونق افروز ہوگی
ہماری آنکھیں قدمبوسی کے لئے ترس رہی ہیں۔ ادھر دل بیقرار ہے طبیعت پریشان
جی اداس۔ شاد اکیلا۔ ابا تے مرزاے پھر کو کون سمجھائے۔ یک نار و صدمہ باریع
خدا کرے کہ مجھے شاد۔ شاہ بلوالین

چو طرفہ ستاٹا ہے۔ ایسا سین کہی اس بلدہ کے اسٹیج پر نہیں دیکھا گیا۔ خدا کرے
کہ سرکار جلد رونق افروز ہو کر اپنے خانہ زادوں کو سرفراز فرمائیں یا باری تعالیٰ
تو ایسا ہی کر مجھے محرم عید تھی مگر اب کے پورا محرم ہے۔ بس تڑکا ہو گیا۔ اللہ مالک ہے فقط
جواب کا طالب شاد و عفی عنہ

۷۴

ارسطو فطرت لقمان چشمت لواب لقمان الدولہ بہادر و ام حکمت
نامہ اتحاد پہونچا۔ مضامین رنگارنگ نے دنیا کی بوقلمونی کا نقشہ نظر کے سامنے کیج دیا

گرم دوسروں کے مزاج سے پوری آگئی ہوئی۔ خداوند عالم جان عالم کو اس کا بے یاس تین
تا ابد الابد برقرار رکھے۔ آمین۔
سیری بخودی کیا اور میں کیا۔ سچ تو یہ ہے کہ اُس آقا کی بندہ پروری اور غلام نوازی کا
احسان ہمارے سر پر ایسا ہے کہ ہم اُن احسانات کا شکریہ ادا کرنے میں بالکل عاجز ہیں۔
بس دل سے یہ دعا کرتے ہیں ۵

| | | |
|--|---|-----|
| | مرد و خورشید کو جب تک ہے قیام شاو۔ آباد رہیں آصف جاہ | شاو |
|--|---|-----|

قطعہ کے مصرع اولیٰ میں شاو کا لفظ ذومنی ہوتا ہے۔ اس لئے عدا رکھا گیا۔ مسودہ میں
بقول آپ کے (شاہ ظل سبحانی) بھی لکھا گیا ہے۔ بہر حال اس ترسیم کا شکریہ۔ خدا خدا کر کے
محرم بڑی مشکون سے گذرا ابھی آب روان دیکھنے کے لئے آپ کا جی چاہتا ہے وہ وہ
اچھی سنائی بہان ہوش رفو چکر ہو گئے۔ جل جلالہ۔

منعم بکہ و دوست بیا بان غیب نیست

یہ سب صحیح۔ مگر خدا جانے ہمارا کیا شہر ہو۔ اللہ مالک ہے۔ بہر حال بہان ہیں اور
رہیں گے۔ حضرت آصف کے جان نثار رہیں گے۔ مگر دوری شاق گذرتی ہے۔
خدا کرے کہ آپ ٹیلیفون سے سرکاری رونق افزوی کی مہار کہا دین۔ اور میں
خوشی میں جھومتا ہوا یہ کہوں ۵

| | |
|-----------------------------------|-----------------------------|
| حافظ کرم ناما و فرود آگہ خانہ نست | رواق منظر چشم من آستانہ نست |
|-----------------------------------|-----------------------------|

آپکا قطعہ ہمیشہ بیکار رہے کی کیفیت سے اطلاع ہوئی مشکور ہوا۔ بوڑھا انجیل
 نقوے اور فالج کے پہری میں دندنا رہا ہے دیکھئے کیا ہو۔ والسلام
 شاد و عفی عنہ

۴۷

درۃ التاج فرق طبابت نواب لقمان الدولہ بہا سلامت
 ادھر ٹیک بارہ کی توپ دغی۔ اور گڑیالی نے گجر کی چوٹ لگائی۔ ادھر ڈاکے نے آپکا
 پہونچا یا جی خوش ہو گیا۔ کہ بارے صد شکر جواب لکھنے کو آپ زحمت نہیں سمجھے ایک ایک
 فقرہ سحر آمیز پر دل لوٹ جاتا تھا۔ ایک ایک فردہ پر ہزار جان فدا ہونی چاہئے۔ جہاں
 بے انتہا فردہ ہاے مسرت افزا کی بوجہ ہواں کئی جان فدا ہونی چاہئیں۔ اسکا حسنا
 آپ خود کر لیجئے۔ پہرہ و ہنر وہاے روح افزا ہین جنکو میرا دل ہی جانتا ہے۔
 خداوند عالم جلتا نہ ایسا ہی کرے۔ ایک جلسہ لو کیا۔ اگر مبالغہ نہ سمجھئے تو دس لاکھ جلسے
 دکھاؤں۔ اور پہرہ صورتیں ہونگی کہ بہشت کو آپ نہ بھول جائیں تو میرا ذمہ حوریں سن
 ہم جوان اُنکے بوڑھے غم سے بہلا ہکو کب بھائیں گے

حورون میں کمان ناز و ادا صورت انسان
 جنت میں بھی دنیا کے مزے یاد کر سینگے

خال رخسار پری رخاں پر سنگ اسود کا دہو کا نہ ہو تو کچھ شرط بدل لیجئے بہر حال جلد خدا
 وہ دن نصیب کرے کہ ظلمت جانی کے اقدام ہوں اور شاد کا جو پڑا۔ اور مبارکباد
 انہیں لولیان شوخ و شنگول کے لب لعل شکر خاں سے سنئے

این راگ و پرچانہ اے شا و مبارکباد
این رونق کا شانہ اے شا و مبارکباد

پہرٹک گیا سُبْحان اللہ کیا کہنا۔ الخط نصف الملاقات۔ صحیح ہے۔ اگرچہ لکھنے کی زحمت
آپ کو ضرور ہوتی ہوگی۔ مگر میرے دل کو تو تسکین ہوتی ہے۔ ایک کاغذ اور ایک لفافہ
ایک ٹکٹ کا خچ گوارا کیجئے۔ اور اس کا بل ماہانہ بھیج دیجئے۔ ورنہ زحمت ہو تو گاہی گاہی
سلایے پیامے کا ضرور خیال رہے بالکل ترک نہو۔

اجی حضرت کیا آپ لقمان الدولہ بہادر کو پہچانتے ہیں۔ اگر تعارف ہے تو
میرا سلام پہونچا دیجئے اور خط نہ لکھنے کا گلا کیجئے۔ خدا حافظ۔
طالب خیر۔ شا و عفی عنہ

۷۵
حضرت دل نواب لقمان الدولہ بہادر سلامت
حضرت شا کی طرف سے ڈاکٹر صاحب کو سلام پہونچائے۔ کہدیکجئے کہ حضرت دل کا
رقعہ پہونچا مضامین و لُحسب سے ناول پڑھنے کا مزا آیا۔ ماشاء اللہ۔ قطعہ بند نہایت
موزون اور بامعنی تھا۔ ایک شعر پر دل لوٹ ہو گیا ہے

خطائے منفعل ہونا ہماری رستگاری تھی
وہاں یائے رحمت جو شہنشاہان شہسار می تھی

ماشاء اللہ کیا کہنا بہت ہی بیشل شعر ہوا ہے

شعر گوئی میں تم اے حضرت دل شا و ایساں بیدل کے برابر نکلے

یہاں کی سب مخلوق قدوم بادشاہ دکن کی منتظر ہے۔ گرمی کی گرم بازاری اپنی تیزی دکھا رہی ہے۔ ماہ تیر نشانہ باران ہو گیا۔ میگہ راج کی آمد آمد کی تیاریاں ہیں۔ مغرب کی جانب سے گٹائیں اٹھ اٹھ کے رہ جاتی ہیں۔ مگر سرانچہ تر بہ سواری خربیدم تشریف لائے ہیں۔ بخومی کہتے ہیں کہ یہ پختہ دہو بی کے گہ مبارک ہے۔ پانی بہت پڑے گا۔ دیکھئے کیا ہوتا ہے۔ رندان مے آشام کی نظر آسمان کی طرف لگی رہتی ہے۔ بس جہان لکھ ابرسیا ہنودا رہوا۔ باچمین کھل گئیں اور جھوم جھوم کر کننا شروع کیا۔

ہو مبارک ہو کو یہ کالی گھٹا
مست ہم ہیں اور ستوالی گھٹا

خدا کرے کہ باران رحمت برسے۔ اور گرما کے سارے گنہ دہوے جائیں۔
ہاں صاحب آسمان جاہ بہادر۔ خدا شتر تک اُنہیں زندہ رکھے علیل تھے کل یاروں نے ناحق بے پر کی اڑائی۔ اور آسمان چارم پر بٹا دیا۔
فال نیک ہے۔ کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام انکے چارہ گر ہونگے۔ تو پھر کیا کہنا یہ بھی نفیس کہلاؤں گے۔ سنا ہے کہ اپریشین ہوا ہے خدا نکرے سرطان کا مادہ ہے۔ ذیابیطس کا نتیجہ ہے۔ خدا شفا دے و غنیمت ہے۔

یہاں دو چار روز سے یاران حاشا و صاحب کی نسبت کچھ فکر بجا کر رہیں۔ مگر شاد صاحب سے میں ملاتا۔ اور اُن سے کہا بھی کہ دیکھو۔ یہ خبر ہے۔ اُنکے کان پر جون تک نہ رنگی۔ سُنکر ایسے خاموش ہوئے جیسے شاہ خاموش۔ یا چپ پیر کا روزہ

بڑے اللہ والے لوگ ہیں اور متوکل ہیں۔ خدا انکے استقلال کو قائم رکھے جب میں نے
باصرار کہا تو صرف یہ جواب دیکر پھر مغم و گم ہو گئے۔

صائب

نیست از موج حوادث بجز خس پر و امرا
جنش گوارہ باشد موج دریا مرا

ہاں خوب یاد آیا۔ لقمان الدولہ بہادر کا سلام شاد صاحب کو میں نے پہنچا دیا
نہایت محفوظ ہوئے۔ اور یہ کہنے کے لئے مجھے ارشاد ہوا کہ گا ہے ما ہے خیر و عافیت
دل شاد کرنا۔ والسلام

ول۔ پرچہ ارمان کے مصرع طرح پر کل ایک غزل میں نے لکھی ہے وہ
منسلک ہذا ہے فقط
شاد کا ہمتا

۷۶

مہربان من نواب لقمان الدولہ بہادر

تاریخیں کہنے کی فرصت بہت کم ملی۔ اسلئے فی الحال تین تاریخیں روانہ کرتا ہوں
اگر پسند آئیں تو محنت ٹھکانے لگی۔ دو تاریخوں میں لفظ (دل) کیسے موقع پر آیا ہے کہ جی
خوش ہو گیا اور لطف یہ کہ خاص مادہ تاریخ میں حضرت دل برتجو ہیں۔ بہر حال اپنی فرمائش کی تعمیل کر دی

تواریخ

کیسی ایجاد تو نے کی ہے کتاب
ہا تف غیب نے کی تاریخ
ہے تو لقمان کہ ساحرِ بابل
شاد کا لکھ۔ نسخہ نگار شش دل
۱۳-۱۶

ولہ

| | |
|----------------------|-------------------------|
| بہر تاریخ جنرل ڈکلی | شاد از خامہ و ترسنی سفت |
| بلبل طبع از ریاض سخن | نغمہ سنجی بلبل دل گشت |

ولہ

| | |
|----------------------|-------------------------|
| اندرین ماہ جنرل ڈکلی | گشتہ طبع از عنایت سبحان |
| بلبل طبع سال تائخرش | شاد نوشت نغمہ لقمان |

شاد و عفی عنہ

میرے دلی مہربان نواب لقمان الدولہ بہادر
 آپکا نامہ پونچا۔ نہایت محظوظ ہوا۔ بیشک آپکا قرض (پر پرنٹس) بھیر باقی ہے
 خدا کرے کہ یہ قرض آپکا اور ترقی پذیر ہو۔ میرے لینے والے دوست شاد و
 خرم رہیں۔

اجی مہربان آپکے کل پرنٹس میں تو جاری کرنیکو ہمیشہ سے مستعد تھا اور
 اب بھی ہوں بشرطیکہ آپکو لینے میں عذر نہ ہو۔ اگر آپ مجکو وہی کسٹن پر شاد
 سمجھتے ہیں تو میں بھی آپکو وہی اپنا وفادار دوست سمجھتا ہوں جب طریق میں استیسا
 فیصلہ ہو جائے تو بہر نہ مجھے پرنٹس وغیرہ دینے میں عذر ہے اور نہ آپکو
 لینے میں عذر ہوگا اگر مصاحبت شاہی کا خیال ہی تو میں بھی اسی بندہ پرور کا

سنی/نصرت

ایک ادنیٰ جان نثار ہوں اور اُس بادشاہ کی غلامی کا مجھے بھی پورا شرف حاصل ہے۔ ۷۰

ہر کس بخیال خویش بخلے دارد

دسینے کو ہم دل بھی دین مگر لینے والے کو اغماض ہو تو غلابے نیست ہے

شاد

دل تو دینے کو ہین آمادہ بدل ہم ای شاد
پر کوئی مول بھی لے اسکا خریدار بھی ہو

سچ تو یہ ہے کہ ہمارا یہ ماٹو ہے

ذوق

کیا غرض لاکھ خدائی مین ہوں دولت والے
انکا بندہ ہوں جو بندے ہین محبت والے

ورنہ دل تو کیا دھڑی دنیا بھی قطعی حرام ہے۔ ماشا اللہ۔ آپنے پریزنٹس کے
ادائی کی اچھی راہ بتائی۔ واہ کیا پہلو نکالا ہے۔

واحد دور کی سوچھی۔ کیون خیال مین فرق تو آگیا۔ اس پہلو سے بڑے یگانگت
کو سون دور ہے ع

جوبات کی خدا کی قسم لاجواب کی

آپکو جو کچھ (پریزنٹ) دیا کرتے تھے وہ صرف آپکی اطاعت کا ہی صلہ نہ تھا بلکہ ہماری
دلی الفت کا ارمغان تھا ابھی اس بحر الفت سے پاس آشنا نہیں اور نہ اس
کلاس مین پاس پاس ہوے جو اس پریزنٹ کے مستحق سمجھے جائیں۔ چونکہ ایسے
پریزنٹ پر ذات جاگیر کا اطلاق لازم آتا ہے تو ایسی صورت مین آپکی اولاد

یا آل۔ اسکی مستحی ہو سکتی ہے نہ کوئی اور۔ اگر آپ کو نامل نہ تو آپ اپنے فرزندوں یا دختروں کے نام اجر کرنا کئے تو ہم بخوشی اسکے قبول کرنے میں آمادہ ہیں۔ بلکہ نصرت ہم ہی ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہماری اولاد کو بھی خدا ایسی توفیق عطا فرمائے گا کہ رزق نہ آپ لیں و از زمین و نیدار اللہ بس باقی ہو س۔

ما مڑ پئی یاد آتی ہے۔ خدا کرے کہ ہر سال مڑ پئی کا سفر ہوا کرے فقط شاد و عفی عنہ

۷۸ مہربان من نواب لقمان الدولہ بہادر

آپ کا خط مورخہ ۷ جمادی الثانی مع غزل حضرت داغ و حضرت دل پہ پہنچا پہلے خط کو بغور پڑھا۔ آپ کے اس فقرہ پر ہنسی آئی کہ اللہ تعالیٰ نے میری زبان و قلم سے تاثیر اُٹا لیا۔ اپنے تاثیر کو مذکور کرنا چاہیے۔ تاثیر مونت ہے اُٹائی کتنا چاہیے شاید سو کتابت ہو۔ یہ شکایت آپ بھی نہ کیجئے اور نہ ہلکو کر دینی چاہیے۔ آج کل اُن لوگوں کی زبان سے تاثیر اُٹھ گئی ہے جنکی نسبت یہ یقینی امر تھا کہ قیامت تک انکے فیض باقی رہیں گے۔ خدا جانے کیا بات ہے کیون یہ اُلٹی گنگا بہ رہی ہے ۷

| | |
|--|--|
| غالب | درد و دلین ہے نہ میرے نالے میں تاثیر ہے یا الکی کیسا بے سو فار کا یہ تیر ہے |
| اب رہا میری حاجتی کی نسبت آپ نے جوابات کہی وہ پوری پوری اسکی مصداق ہر جہ - | |
| برعکس نہ نہند نام زنگی کا نور ہے | |

فلت حضرت داغ کی غزل بے بدل ہے مگر اسناد کی غزل دیکھنے کے بعد غزل
کہنا مشکل ہے۔ آپکی غزل کے اکثر اشعار اچھے ہیں۔ خصوصاً چند اشعار ذیل کے بہت ہی
عمدہ ہوئے ہیں۔

| | | |
|---------------------------------------|------|---|
| یہ دل وہ ہے کہ حسین پر دلدار جلوہ گر | دل | اس دلی دلسے لیتے ہیں ہر دم بلائیں ہم |
| گھر کو لگے جو آگ تو ٹنڈا کرین اُسے | بھان | دل کی لگی ہوئی کو کیونکر بچھائیں ہم |
| اُبکھے جو زلفت یار تو نبجائے لاکہ بار | بارک | بگڑے ہوئے نصیب کو کیونکر بنائیں ہم |
| اک تیرے بختے کے بہرے پہ یا غفور | جر | دنیا میں کرتے جاتے ہیں لاکھوں خطائیں ہم |
| دل یہ قصور مند مصیبت میں ہم نہیں | دلا | کسی خطا ہو مفت میں پائیں سزائیں ہم |

میں نے بھی اپنی افکار کے ہجوم میں بے سرو پا ایک غزل کہی جو درج ہے۔

وہو ہذا

| | | |
|--|-------|---------------------------------|
| کس طرح درد دل سے بہلا چیں پائیں ہم | کبتک | جنائیں عشق میں یار بٹھائیں ہم |
| اپنے کو اپنے آپ سے جب بھول جائیں ہم | اپنی | خودی میں یار کو ایشا و پائیں ہم |
| پروا نہیں ہم کو جہنم میں جائیں ہم | مقصود | یہ ہر دلسے بچھے یار پائیں ہم |
| نہت کے بعد آئے ہیں گھر میں زہر نصیب | یتے | میں اپنے یار کی دلسے بلائیں ہم |
| خون شہید ناز سے دامن ہوا سکا تر | وہ | روز جلد آئے کہ گنگا نہائیں ہم |
| پہلو میں دل جو تہا وہ ہوا برؤ نکلی نذر | اب | دوسرا کمان سے نیا اور لائیں ہم |
| جمنائیں رنگ غیرون کے آگے محال شاد | وہ | بھر حُسن چاہے تو گنگا نہائیں ہم |

| | |
|--|---|
| <p>دیتے ہیں دل سے یار کو اپنے دعائیں ہم کس طرح اپنے دل کو الٹی بجائیں ہم ہاں ناز ہو جو تیرا تو دل سے اٹھائیں ہم سچ مچ جو روٹہ جائیں تو کیونکر منائیں ہم پروا نہیں کیسی جو منت اٹھائیں ہم تیر نگاہ ناز سے کیونکر بچائیں ہم کیون ہو فاسے جان کے دل کو لگائیں ہم کرتے تری امید پہ ہیں سب خطائیں ہم در پر مرے ہر کے پکاریں وہ آئیں ہم کیونکر تمہاری یاد کو دل سے بٹھائیں ہم کبہ کو بھی سلام ہی وان بھی نہ جائیں ہم کیونکر نہ روز ہاتھ دعا کو اٹھائیں ہم کیونکر عدو سے جا کے کرین التجائیں ہم</p> | <p>دشنام مج کو دیتے ہیں محفل میں بر ملا بن ٹھن کے آ رہے ہیں وہ قتل میں ناز سے جو رنک اٹھانکی عادت نہیں ہیں بگڑیں وہ ناز سے تو خوشا مد بھی ہم کرین حاجت نہیں ہے کسی چارہ ساز کی دلو ہر اک ادا سے بچا یا تو ہے مگر بیٹھے بٹھائے جان پہ کیون اپنی کیل جائیں غفار تیرا نام ہے یارب تو بخشدے اند کرے سنون میں یہ آواز جان فزا دل اپنا دیکے پایا ہی اسے دلربائیں شاہ و کن کا درہی در دولت و مراد پشتون سے کہا رہی ہیں نک شہر یار کا بندے ہیں پاؤ شاہ کے غیرت پسند ہیں</p> |
|--|---|

اللہ وہ دن کرے کہ وہ آئیں ہمارے گھر
پہلو میں اپنے شاہ و صنم کو بٹھائیں ہم

دل بٹکائے ہو تو سب کچھ ہو سکے۔ کیسی شاعری۔ اللہ بس باقی ہو بس۔ گاہے ماہے
کتابت سے نہ ہو لئے شاید اس میں جی بے لفظ شاہ و صنم

۷۹ حضرت دل نواب نھان الدولہ بہادر

گلدستہ ریاض خلیل کا مصرع طرح درج ذیل ہے۔ اس وقت ٹنڈی ٹنڈی ہوا چل رہی ہے
 ابرنودار ہے صحرا رنگ گلستان بنا ہوا ہے۔ تار کے جھاڑ دیکھ کر عجیب کیفیت
 پیدا ہو رہی ہے۔ دل میں سور آنکھوں میں سرور ہے۔ ہر طرح کا سامان ہے۔ مگر ہاں
 پہلو بظاہر نسان ہے۔ البتہ دل میں کسی کا دھیان ہے۔ رخِ زیبا جلوہ کنان ہے۔
 دیر میں کیا ہے نام خدا ہے پنج وقتہ اللہ اکبر کی صدا ہے۔ عاشقوں کا دل بتوں پر خدا
 صدا ہے جس کا فی ہے۔ اگر سچی عاشقی ہے۔

طوالت موجب زحمت ہے۔ یا رشا طر نہ بار خاطر۔ پس قلم اٹھائے۔ اپنی پیتی کئے دل بھلائے
 ہم بھی کچھ بک رہے ہیں ۷

| |
|--------------------------------|
| بک رہیں ہیں جنوں میں ہم جو کچھ |
| کچھ نہ سمجھ حفا کرے کوئی ۸ |

ہاں ان تصورات کا بُرا ہو سنا گین دلون کا بھلا ہو۔ خدا جانے کیا دھن سائی ہو۔
 کچھ ایسی دل پرین آئی ہے کہ وحشت چھائی ہے۔ کیوں نہ موجب دیکھو وعدہ فردا ہی۔
 یہاں قیامت برپا ہے ۷

| |
|----------------------------|
| آج پہر اُس شوخ نے فقرا کیا |
| وعدہ امر دز بھی فردا کیا |

خیر کریں تو کیا کریں۔ کچھ کرتے دہرتے بن نہیں پڑتی۔ بتوں کی بیوفائی مشہور ہو۔

یہاں ناز و ہاں نیاز ہم مجبور۔ وہ مختار ہے

شاد

محبت کب بُری شے ہو مگر بس یہ قیامت ہو
ترا مختار ہو جانا۔ مر مجبور ہو جانا

ہاں صاحب۔ کجا بود مرکب کجا تا ختم۔ خدا جانے کیا زطر میں بگٹ گیا۔ سُنئے
مصرع یہ ہے۔

مصرع طرح

یار سے خوب یہ انعام لیا

شاد و کتا ہے

شاد

ایک دل دیکے لئے ابو سے سو
یار سے خوب یہ انعام لیا

پہر کتا ہے

شاد

پر پڑھتے ہیں کعبہ ابرو میں نماز
چوڑا کر کفر کو اسلام لیا

اور پہر کتا ہے

شاد

ہو گیا وہ بت بیدین ناراض
میں نے اللہ کا جب نام لیا

ختم کلام والسلام فقط۔ جواب کا طالب شاد عفی عنہ

۸۰ مہربان نواب لقمان الدولہ بہادر

آپ کا معروضہ پہونچا۔ واقعی حوادثِ روزگار سے انسان نہایت بر خاستہ خاطر اور پریشان حال ہو جاتا ہے۔ مگر مجبوری ہے۔ سوائے صبر کے گذیر نہیں۔ اللہ تعالیٰ اگر صبر نہ دیتا تو بنی نوع انسان سے کوئی متنفصل ایسے صدمات اور آفات سے جان بڑھ نہوتا۔ پس جبکہ مشیت ہی ایسی ہے کہ ہم صبر کریں تو راضی برضاء اللہ۔ اگرچہ سب دل سمجھانے کی باتیں ہیں۔ مگر بہر حال ماننے نہ مانے حضرت دل کو مٹانا چاہئے۔

بیدل نے کیا خوب کہا ہے۔

زندگی در گردنم افتاد بیدل چارہ نیست
شاید باید زیستن ناشاد باید زیستن۔

بیدل

ہمدرد شاد عفی عنہ

۸۱ حضرت دل نواب لقمان الدولہ بہادر

آپ کے متعدد خطوں کا میں نے جواب نہیں دیا۔ اس سے یقین ہے کہ آپ کی آزر دگی غلط باعث ہوا ہو۔ اور آپ کو گنجائش شکوہ سخی ضرور ہوتی۔ مگر آپ خوب جانتے ہیں کہ ان دنوں میرا کیا حال ہے۔ اور میں کیسی مصیبت میں مبتلا ہوں کہ ہونہار نوجوان فرزند کا دل غنصیب ہوا۔

اگرچہ اس میں شک نہیں کہ غم رفتہ رفتہ فطرتی طور پر انسان بھولتا جاتا ہے مگر جو غم گہرا ہو

پہٹ پٹ جائیں انکا کیا علاج ہے جو خار چہرے کے رہجاتا ہے اسکی غلش نہیں جاتی ہے

شاد

کیونکر غلش ہو دور ترے دور تجسہ کی
اک پچانس سی ہے سینہ کے اندر چھپی ہوئی

ان وجوہ کے علاوہ دو ہفتہ سے میرا مزاج بارضہ تپ و بارصحت پا کر علیل ہو گیا۔
اسلئے افسوس ہو کہ ارسال جواب میں تاخیر ہوئی۔

آج میں نے قصد کیا تھا کہ ایک دو روز میں آپکے خطوط کا جواب دوں۔ افساناً
ایک خط اور آگیا۔ چاک کیا دیکھا۔ کوائف مندرجہ سے مطلع ہوا۔
انشاء اللہ تعالیٰ میں محمد بن سالم کا ضرور خیال رکھوں گا۔
بہت دنوں سے آپکا کوئی کلام نہیں دیکھا ہے

شاد

چامہ سامی کوئی بھو اے
کان بہن مشتاق کچہ فرمائے

میرا شوق اب وہ شوق نہیں رہا۔ ہاں طبیعت جب زیادہ اگستاتی ہو تو کسی دروہرے
کلام کو دیکھ کر اسکا مزالیتا ہوں۔ رو کر ہنس کر جھٹھ گزرے گزار دیتا ہوں۔ مگر کیا کہوں
کہ اب کیسی گزرتی ہے۔ وہی ہم ہیں اور وہی دل ہے۔ مگر کایا پلٹ ہو گئی۔
بقول شاعر

شاد

نشا ہی بدوہ اور نہ وہ دل کی اُننگ ہے
بدلا ہوا کچہ اپنی طبیعت کا رنگ ہے

یقین ہے کہ آپ خیریت سے ہونگے کسی روز ملے تو فقط
افسردہ دل شاد و عفی عنہ

۸۲

حضرت دل نواب لقمان الدولہ بہادر

اچکار قمع غزل پہونچا۔ مسرور ہوا۔ دل کے بہلانے کا اچھا لٹکا ہے۔ غنچہ دل
بیزمرردہ نہوڑی دیر کے لئے گرد انقباض سے رہا ہوا۔ نور العین واقف فقدان عین
حال سے واقف نہوتے تو یہ شعر حسب حال نہ کہتے۔

صد غنچہ بشگفت الادل من

اسے وادل من اید وادل من

اکثر شعروں نے غنچہ دل کے ساتھ باد بہاری کے جو کون کا کام کیا۔ یوں تو ہر ایک شعر
بجائے خود بمصداق ع

ہر گلے راز نگ بوئے دیگر است

لیکن چند شعر واقعی قدر و منزلت کے جواہر ہیں نولنے کے لائق ہیں۔

وہم ہذا

وہ ہر یکتا ہے جان بے شل بیشک بے نظیر

دل

خود مصور اور خود صورت ہی خود تصویر تھی

واہ کیا یکتائی کا ثبوت ہے بہت ہی عمدہ۔

نالہ پُرسوز کا دان تک نہیں ہوتا اثر دل جل گئی کیا سوز غم سے آہ کی تاثیر بھی

ہر کتا ہوا شعر ہوا ہے۔ دل جلون کے دل کا خاکا ہے ۵

دل

ملتے جلتے ہیں ترے فتنوں سے اسکے شعبد
کیا ابی تک نوجوان ہے آسمان پر بھی

نہایت عمدہ شعر ہے۔ مصرعہ اولیٰ نے جان ڈال دی سیچ تو یہ ہے کہ اس آسمان پر کو یہ کیا
غمرے سو جہے ہیں کہ ابھی تک شباب کابل نہ گیا۔ بڑھ بھس اسیکو کہتے ہیں۔
مین نے بھی اسی زمین مین چند شعر لکھ کر خاں سامان کے ہاں بھیج دئے تھے۔ وہو ہذا

| | |
|---|---|
| گروہ ملتا ہو ہی جاتی وصل کی تدبیر بھی سخت جانی کو مری دیکھو نہیں کٹتا گلا گالیوں مین اسکے ہر قند مکر کا مزا کب شگفتہ باغ مین پایا کسی نے غنچہ کو عالم اسباب مین کب بے سبب چلتا ہو کام جو شیت ہو خدا کی بس وہی پیش آتی ہے | انگہ لڑ جاتی تو لڑ جاتی مری تقدیر بھی دستِ قاتل کی طرح مڑ جاتی ہر شمشیر بھی یون تو مٹی مٹی بیٹی ہے اشعخ کی تقریر بھی خوش ہوئے ہیں اس ماینین کہیں لکیر بھی آدمی کو ہیہ لازم کچہ کرے تدبیر بھی کیا خلاف خواہش حق ہوتی ہو تقدیر بھی |
|---|---|

لے لیا جادو بہری آنکھوں نے اسکی دل مرا
اس سے بڑھ کر شاد کوئی ہے بہلا تسخیر بھی

اسے وقت تو خوش کہ وقت ماخوش کر دی۔

خدا حافظ پھر ملین گے فقط

شاد عقی عنہ

مشفق و مہربان من نواب آصف نواز الملک بہادر

عطیات سلطانی ہمیشہ موجب فخر و مباہات ہیں۔ اور بہت بڑی خوش نصیبی اور کامیابی کی دلیل ہیں یہ ہے کہ ہر ملازم اپنے آقا و بادشاہ کے دل میں اپنے آپ کو دیانت دار اور سچا خیر خواہ و وفادار اطاعت گزار ثابت کرے۔ چنانچہ اس ریاست کے قدیم عہدہ داروں میں آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے تذکرہ اوصاف سے اپنے مالک کو راضی اور خوشنود کیا۔ جسکی وجہ سے آقا سے ولی نعمی نے آپ کو مستحق و مستوجب اعزاز خاص تصور فرمایا۔ کل کے دربار شاہی میں آپ کو عماری و نوبت وغیرہ لوازمہ اعزازی عطا ہوا۔ اور یہ موجب مسرت ہے۔ میں آپ کو مبارکباد اور دعا دیتا ہوں کہ آپ کا یہ اعزاز آئندہ کی نسلوں میں باقی رہے۔ اور آپ کے عہدہ خدمات ہمیشہ کے لئے

یادگار رہیں فقط شاہد عفی عنہ

مشفق و مہربان من نواب آصف نواز الملک بہادر

مرزا اسماعیل بیگ ماجر حرمین الشریفین زاد ہما اللہ شرفاً و تعظیماً شریف شخص ہیں۔ اور متمنی ہیں کہ زیارت بند اور شریف سے مشرف ہوں۔ لیکن عسرت و قلت معاش سے مجبور ہیں۔ پیشگاہ خداوند نعمت حضرت بیرومند خلد اللہ ملکہ سے غلاف درگاہ شریف حضرت غوث الصمدانی قطب بانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو جاتا ہے اور اسکے ساتھ جو لوگ حضوری کی سعادت حاصل کریں گے اگر ممکن ہو تو انکو بھی شریک کر کے

نواب مین داخل ہو جائے فقط و عفی عنہ

۸۵ مشفق و مہربان نواب فیاض الملک بہادر

بزانہ سابق جسوقت راجہ بالگو بند جو میرے ناٹا ہوتے تھے انکا انتقال ہوا۔
تو راجہ گردہاری پرشاد متونی نے شال ماتم پرسی جو بارگاہ حضرت
انکی بیوہ کو اڑھانے کے لئے سرفراز ہوا تھا لا کر اڑھایا تھا۔ اب راجہ نانک پرشاد فرزند
راجہ گنگا پرشاد کا انتقال ہو گیا ہے جو بہ لحاظ سلسلہ جدی میرے مامون تھے۔ انکی بیوہ
موجود ہیں۔ لہذا جبت عطاے شال ماتم پرسی پیشگاہ حضرت پیر و مرشد خداوند نعمت و دام ملکہ مین
آپ عرض کر کے جو حکم شرف صدور پائے اس سے مجھے مسرور کیجئے۔

۷۔ بعد انتقال راجہ گنگا پرشاد جبت ماتم پرسی نصیر جنگ مرحوم آئے تھے۔ اب
حضرت پیر و مرشد کا حکم جنکے نام صادر ہو اس سے اطلاع دیجئے فقط و عفی عنہ

۸۶

مشفق و مہربان راجہ گردہاری پرشاد محبوب نواز و منت بہادر
آپکے حسب تحریر ایک چٹی بنام تارا پرشاد سپر پاپا بی بی ساکن بنارس لکھنؤ روایہ
اس خاندان سے آپکو مقدر ہمدردی ہے اسکے اعادہ کی ضرورت نہیں۔ مین نے ایسے
ابواب شادی بیہ کے متعلق آجنگ آپکو کسی قسم کی تکلیف نہیں دی۔ جبکہ آپکو ہر طرح
مستعد پایا تو اسوقت ایسا بار آپکے ذمہ کیا اور اسکے نیک و بد کو بالکل آپکی ہمدردی اور

دوستی کے اعتبار پر چورٹو یا۔ یقین ہے کہ جہاں تک ممکن ہو اس میں سعی کر کے کامیابی کے
 مزوہ سے مجھے مسرور بلکہ مشکور کر گئے۔ یہ پہلا کام ہے جو آپ کے ذریعہ سے خدانے چاہا
 سرانجام پائیگا۔ یادگار رہیگی۔ اس تقریب کی یاد دہی کے لئے وٹھل راو کو آپ کی ہمراہ
 کر دیا کہ آپ کے فرزند طو لمرہ جسکو میں اپنا عزیز سمجھتا ہوں۔ انکی مبارک شادی میں کار گزار بھی
 رہیاد ہر آپ کو میری جانب سے یاد دہی کیا کرے۔ ع۔

چہ خوش بود کہ بر آید بیک کرشمہ دوکار

آخر میں اس جملہ پر اپنی تحریر کو ختم کرتا ہوں۔ کہ خداوند عالم آپ کو یہ سفر وسیلہ ظفر مبارک
 کرے اور پوتے کی شادی دیکھنا نصیب ہو۔

بِسفَرِ فَنَّتِ مَبَارَکِ بَادِ

بِسَلَامَتِ رَوِی وَبَا زِ آئِی

شاد و عفی عنہ

۸۷
 مہربان من لو اب قادر الدولہ بہادر

آجکا دن بھی کیسا مبارک اور شادمانی کا ہے کہ ادھر حضرت بابا شرف الدین اولیا رحمہ اللہ کی

زیارت سے مشرف ہوا۔ اور ادھر اپنے دوست کی رویت حاصل کی گزیرید برآن آپ

گلوری کھلائی۔ دل نے فرحت پائی۔ آپ کو دعا دیتا ہوا مکان جاتا ہوں۔ یاربانی صحبت

پہر کسی روز ملون گا۔

سرخرو آپ کو رکھے فت اور

شاد و عفی عنہ

شاد کو پان کھلایا صاحب

مہربان من نواب معزز یار الدولہ بہادر

مبارک بن اسلم اور اسکی زوجہ اور شیخ عبدالقادر عمودی کے دل میں بھر جوش زیارت
حرمین شریفین موجزن ہے۔ لیکن عسرت نے پریشان کر رکھا ہے۔ سرکاری مدد سے
زا در راہ دیا جائے تو موجب میری مسرت اور آپ کے لئے ثواب دارین کا ہی فقط
شاد و عقی عنہ

۸۹

مہربان من نواب معزز یار الدولہ بہادر

سید حسن صاحب شوستری لائق و خاندانی شخص ہیں۔ یہ بھی مکہ معظمہ و کربلا معلیٰ
وغیرہ جہت حج و زیارت مع متعلقین جانا چاہتے ہیں۔ مگر بوجہ عسرت مجبور ہیں۔ سرکار
کی طرف سے زائرین کو آپ کے ذریعہ سے جو دیا جاتا ہے اس میں سے انہیں بھی بلحاظ کفایت
ذات و متعلقین دیا جائے تو موجب مسرت ہی فقط شاد و عقی عنہ

۹۰

مہربان من نواب معزز یار الدولہ بہادر

محمد فضل حق صاحب پیری جو ضلع اندور میں قصبہ ہے وہاں کے مشائخ زادہ
بزرگ۔ اور سادات سے ہیں۔ اور ملکی ہیں۔ قحط کے باعث جو معاش اُن کے نام تھی
اس وقت وہ بھی انہیں نہیں ملی۔ اور نیز وہ معاش اس قدر نہیں ہے کہ معمولی کاروبار
و اخراجات کے سوا غیر معمولی اخراجات میں کار آمد ہو۔ فی الحال ان کا عقد قریب میں
قرار پایا ہے۔ بوجہ مذکورہ از حد متروک ہیں۔ اور انصرا م کار خیر اسکے باعث شکل ہو گیا

ماہ صیام میں سرکاری رقم بغرض امداد کا رہا ہے خیر جو آپ کے ذریعہ سے تقسیم ہوتی ہے
اس میں سے کچھ حصہ اگر انہیں بھی مل جائے تو آپ کو ثواب ہو اور مجھے خوشی۔ اور ایک
سید واجب الرعایت کی خانہ آبادی بھی ہوتی ہے فقط شاد و عفی عنہ

۹۱ مہربان من نواب صولت جنگ بہا

اس وقت میں اپنے رائٹنگ روم میں اپنے دوست نواب صولت جنگ بہا کے
خط کا جواب لکھ رہا تھا کہ دفعۃً عطر کی خوشبو سے دماغ معطر ہو گیا۔ دیکھتا کیا ہوں کہ
جنوب رویہ دروازہ سے ایک شخص سفید کپڑے میں کچھ باندھا ہوا ایک خط اسکے ساتھ
لے کر آ رہا ہے۔ دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ میرے دوست روحانی وہ کون جنگو
خط لکھ رہا تھا یعنی آپ نے بھیجا ہے۔ چٹ خط اسکے ہاتھ سے لیا
اور عطر کی شیشیاں کولین چونکہ شیشیوں پر نام نہ تھا عطر جو ہر عنبر اور اگر کچھ صوفی
کی شناخت میں ذرا نامل ہوا۔ فتنہ تو بہت جلد بچا نا گیا۔ بلا تکلف کہتا ہوں کہ واقعی
تینون عطر ایک سے ایک عمدہ تھے۔

سبحان اللہ ایک لطیفہ خوب ہوا۔ یعنی عطر کے بھی تین حرف ہیں اور شیشیاں بھی
تین ہیں ۵

بعد از پاس شاہ کی دیکھو دعاویہ جس گھر سے عطر آیا ہو وہ گھر بار ہے

۵ لکھنے کا گرا شاد و عفی عنہ

خط وہ کہتے ہیں بھول کر مجھ کو +

اپنے بھولے کو یاد کرتے ہیں

۹۲

میرے مہربان نواب صولت جنگ بہادر

خدا کا شکر ہے کہ آپ نے خط لکھنے کی تکلیف گوارا کی صبح کا بھولا اگر شام کو آئے تو اسکو بھولا نہیں کہتے۔

ہاں ہاں۔ میں نے بھی تو سمجھ کر لکھا تھا کہ آپ مختلف گوشہ خمبول ہیں۔ الحمد للہ کہ قیاس درست ہوا۔ سبحان اللہ آپ کے اعتکاف کا ثمرہ نیک نہ بکھنا چہ معنی دار و انتشار اللہ۔ مگر کوئی کسر نہ رہ جائے۔ اسکا خیال رہے۔ آپ کی کونسی پیشین گوئی مینے دل سے فراموش کی تھی۔ جو یہ بھول جاؤں گا۔ واہ یہ نہیں کہتے کہ آپ نے ہلکو فراموش کیا۔ خیر دوستوں کا گلہ سر آنکھوں پر۔ میں بھی چاہتا ہوں کہ میں دوستوں کو دل سے نہ بھولوں اور میرے دوست مجھے دل سے دور نہ کریں۔

آپ نے میری تصویر مانگی تھی۔ اس سے تعجب آتا ہی۔ کیا آپ کے دل کی نظروں سے میں دور ہوں۔ جب دل سے نزدیک ہوں تو لوح دل پر صورت جمالیجئے۔ خیر۔ فرمائش کی تعمیل کرنا بہر حال ضرور ہے۔ اسلئے آپ کے حسب فرمائش تصویریت خط روانہ کرتا ہوں۔

ابھی اس خط کو میں نے ختم نہیں کیا تھا کہ ایک اور نامہ اتحاد مع چند شیشہ ہائے عطیہ پہونچا۔ اسکا جواب علحدہ بھیجتا ہوں۔ کسی روز ملے تو۔

ہاں صاحب آپنے شاعر غزاہو کہ یہ فاش غلطی کیسی کی۔ ایک شعر آپکے خط میں لکھا ہوا تھا

کوئی ترجمہ سے کتا ہے پوچھے ہیں راجہ
خدا تم کو اچھا رکھے مہاراجہ

عابد

مگر میں بھی تاڑ گیا کہ یہ عدا لکھا ہے۔ صرف ہمارا امتحان مقصود تھا۔ کیونکہ اپنی ناپتوری جو کچھ ہو سنے۔ پہلے مصرع میں پوچھے ہیں۔ غیر فصیح۔ پوچھتے ہیں۔ اصح۔
دوسرے مصرع میں (مہاراجہ) پڑھنے سے غیر موزون ہوتا ہے (ماہ راجہ) موزون ہوتا ہے مگر بے معنی۔

کیونکہ صاحب۔ ہم شاعر نہیں۔ مگر آپ جب امتحان لینے بیٹھے تو لکیز حضرت بھی آصف خدا شد ملکہ
کمین جواب دینے سے رکتے ہیں والسلام فقط

شاد و عفی عنہ

شاد خدا کی شان ہم نم ایک ہی بستی میں بستے ہیں

ستم ہے یہ کہ صورت دیکھنے کو بھی ترستے ہیں

۹۳

مہربان من نواب انتخاب جنگ با حور

ایک زمانہ تھا کہ دم بہر آپ اور ہم جدا نہیں رہتے تھے۔ پھر رسہ عالیہ کیا چٹا کہ دل سے یاد نے بھی جدائی اختیار کی۔ سلامے نہ پیاے۔ آخر کوئی وجہ تو ضرور ہوگی۔ اگر ناز و دستانہ ہے تو قبول بالراس والعین۔ ورنہ خفگی کا کوئی سبب

معلوم نہیں ہوتا ہے

صائب

فرض کر دم کہ بیا د تو دم خور سندا ست
لیکن این دیدہ دیدار طلب را چہ علاج

آپ بھول جائے۔ خیر۔ مگر ہم کب بھولنے دیتے ہیں۔ دیکھیے ہماری محبت کو آفرین
کہ رہا نہ گیا۔ آخر بس قلم و دوات لیکر صفحہ قرطاس پر حکایت شکایت جو کچھ جی میں آیا
دہر گیا۔ خوف یہ ہے کہ اسکا جواب باصواب آئیگا یا لٹکا سا جواب۔ اب کہئے
مزاج شریف۔ آپ کہاں رہتے ہیں۔ کس شغل میں دن گزارتے ہیں۔ کبھی ہلوگے کبھی
کہ نہیں۔ اگر یہ خیال ہے کہ صرف خاص کے ملازم ہیں۔ تو ہم کون ہیں۔ ہم بھی
اُسی آقا کے صرف خاص کے غلام لاؤنگ پروردہ ہیں۔ دیوانی اور پیشکاری یہ دونوں
کسکے عہدے اور کسکے بنائے ہوئے ہیں۔ ہاں یہ کہو۔ جی نہیں چاہتا یہ اور
بات ہے۔

حیلہ جو را بہانہ ہا بسیار

بس اب کسی روز ملے۔ زیادہ باتیں نہ بگھارے۔
وہ سنا ہے کہ سنٹرل جیل کے قریب جو آپکا مکان ہے وہ فروخت
ہونے والا ہے۔ اگر صحیح ہے تو کیا میں اُسکا مشتری بن سکتا ہوں۔ والسلام فقط
شاد و عفی عنہ

۹۴ مہربان من نواب انتخاب جنگ بہادر

خط پہنچا مسرور ہوا۔ طبع رنگین کی نہ پوچھے بجھے دل کے کب تھے خدا کے فضل سے
ہمیشہ دل شاد رہے اور بقول سچ شاد۔

خدا شاد دار و بخت محمدؐ

ہمیشہ خوش رہیں گے۔ رند خرابا بتی تردا من ہیں۔ رنگین مزاج کیون نہوں گے۔
زاید خشک نہیں کہ سب و مصلے سے کام ہو۔

شاعر

وہو ان ہفتی سے اُنکریا الکی ابر حمت ہو
کہ پیش ز اہان خشک تردا من کی عورت ہو

ہاں صاحب آپ کا یہ فقرہ کہ طبیعت رنگین ہوتی جاتی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے
کہ کچھ فکر نہیں وغیرہ) خدا آپ کی زبان کو مبارک کرے کہ ہمیشہ بے فکر رہیں۔ اور ہیں بھی
کیونکہ ظل عاقل شاہی میں عزت و آبرو سے بسر کر رہے ہیں۔ مگر بے فکر ہے
تو وہ ہوتے ہیں جو اسکے مصداق ہیں۔

سعدی

لنگے زیر و لنگے بالا
نے غم و زور نے غم کا لا

یہاں تو خدا کی عنایت سے تین بیویاں ہیں۔ شرعاً بھی ایک عوضی خالی ہے
اور بفضلہ سات بچے ہیں۔ اور آئندہ پانچ سات کی امید ہے طرفہ اور سننے
دشمن اتنے ہیں کہ جتنے سر میں بال۔ ایک سر ہزار سودا۔ دوست فی زمانہ غافل

رباعی

| | |
|--------------------------|-------------------------------|
| مال و زروز پوچشم ملتا ہے | مکن ہے نگین طبل و علم ملتا ہے |
|--------------------------|-------------------------------|

| | |
|-------|-------------------------------|
| امینس | عفا گوگرد سرخ پارس اکیر |
| | یہ سب ملتا ہے دوست کم ملتا ہے |

| | | |
|-----|-----------------------|------------------------|
| شاو | زندگی اس طرح گذرتی ہے | اپنے سایہ سے آپڑتا ہوں |
|-----|-----------------------|------------------------|

الغرض میری بیفکری نظر آنے کا سبب یہ ہے کہ بچپن سے طبیعت آزاد ہی۔
 فقر کی صحبت میں رہے ہیں۔ بادۂ عرفان کا مزاج کھتا ہی۔ عاشق مزاج ہیں اسلئے
 شادی و غم و رنج و راحت سے زیادہ موثر نہیں ہوتے۔ مگر جب حد سے زیادہ
 ہو جاتا ہے تو پہر باقتضا بشری ایسے از خود رفتہ ہو جاتے ہیں کہ اپنی سُدہ ہی
 نہیں رہتی۔ بقول غالبؔ

| |
|-------------------------------------|
| کیون گردش مدام سے گہرا نہ جای دل |
| انسان ہوں بیالہ و ساغر نہیں ہوں مین |

مکان کا نقشہ دیکھا۔ کسی روز اس مکان میں اتر کر دیکھنا چاہتا ہوں۔ آج یا کل سرورنگر
 جاؤنگا۔ آپ اپنا آدمی وہاں بٹھا دیجئے۔ اتر کر دیکھ لوں گا۔ واقعی مکان
 عمدہ موقع پر ہے۔ میں نے نہ صرف خاص کے معتمد کے کوئی قرابتد ہیں۔
 وہ لین گے۔ اسلئے پہلے پل لکھ بھجوا۔ بعد دیکھنے کے واجبی قیمت بٹرجائیگی مگر مان
 یہ تو کہنے کہ کب ملین گے۔ اور صحبت دیرینہ کے گلے شکوے کب و بدو ہونگے۔

چند تصویریں ارمان بھیجا ہوں قبول کیجئے فقط شاد و عفی عنہ

۹۵ مہربان من نواب عزیز یار جنگ دہا

حسب درخواست آپکے واسوخت کی تاریخ جو مین نے لکھی ہے ذیل مین درج ہے۔
اگر پسند آئے تو یہی تاریخ نام رکھ دیجئے۔ ورنہ ایک فہرست علیحدہ متفرق ناموں کی
بھیجتا ہوں۔ اسین سے انتخاب کر لیجئے۔

قطعہ

| | |
|--------------------------|---------------------------------|
| شاعر بے نظیر کی تصنیف۔ | ہریہ واسوخت یا کہ بلغ شباب |
| شاد و تاریخ کامل الاعداد | لکھنؤ و برجستہ یون۔ ایلا غ شباب |

شاد و عفی عنہ

۹۶

ساتی نحمدہ بحر آفرینش نواب عزیز یار جنگ بہادر
دو نسخہ نایاب واسوخت ایلا غ شباب کے جو آپ نے بخلاص عقیدت
نذر کے نام سے مجھے بھیجے۔ اور لوح کے بعد نذر کا لفظ لکھا یہ آپ کی عقیدت
اور محبت پر دال ہے۔ بہرست اس تحفہ کو قبول کیا۔ اور میری خوشی کو اس سے زیادہ
ترقی ہوئی اگر مین فن سخن مین اس درجہ قابلیت رکھتا ہوتا کہ ایسی عمدہ بیش بہا نذر لوں
بہر کیف اس گلگون کلام رنگارنگ سے مسرور ہوا۔ الحمد للہ آپ اس خستہ نامنی پرور

ساتی بنے جب تک ساتی برق جمال اور بادۂ خلکو پر نکال دنیا میں رسے آپکا ابلاغ شبنا
لبریز ہے۔ والسلام خیر الاختتام فقط شاد و عفی عنہ

۹۷ نواب رکن الملک خان دوران بہادر

| | |
|---|---|
| السلام امی خان دوران السلام آپکا پایا خط گوہر نشا ر ذکر آل خامس آل عب آپ کو تر سے زبان دہونی ہوئی حضرت جاوید آئے ہیں بیان | مجرے شاہ گیسان السلام مشکیو و شک ریز و مشکبار لکٹو والون کا حصہ ہو گیا مشک و عنبر سے زبان ہوئی ہوئی میں ضرور اُنکو سونگیا بیگان |
| ختم کرتا ہوں میں اب اپنا کلام السلام اے خان دوران السلام | |
| ۹۸ نواب رکن الملک خان دوران بہادر | |
| آم ہیجے خان دوران نے مجھے شد اور مصری تو کوئی شے نہیں | آم ہیں یا ریزہ قند و نبات عسل اصل اسکے مقابل میں ہر بات |
| شاد و عفی عنہ | |

نواب صاحب مشفق و مہربان نواب خان دوران بہادر
 ۴ ربیع الثانی سنہ روان کو تقریب ساگرہ مبارک اعلیٰ حضرت قدر قدرت دام ملکہ منجانب
 جاگیر داران جو جلسہ آپ کے مکان پر ہوا۔ اس میں جب قدر قصائد اور اسپچین پڑھی گئیں یقیناً
 کہ وہ سب آپ کے پاس ہو گئی۔ یا تو وہ اصل قصائد اور اسپچین دو روز کے لئے
 میرے پاس روانہ کیجئے۔ یا انکی نقول۔ اگر آپ کے پاس نہ ہوں تو جنہوں نے قصائد
 پڑھے یا اسپچین دین ان کے پاس سے طلب کر کے روانہ کیجئے۔ مہربانی ہوگی۔ آجکل میں
 اگر وہ سب قصائد وغیرہ میرے پاس آگئے تو بہت بہتر ہے۔

جبکہ قصائد اور اسپچین پڑھی گئیں اگر انکی تصاویر بھی مل سکتی ہوں تو وہ بھی روانہ
 شاد و عفی عنہ

۱۰۰
 مشفق و مہربان نواب رکن الملک خان دوران بہادر
 نامہ اتحاد پہونچا۔ کل کی مجلس میں انشاء اللہ تعالیٰ حق المقدور شریک ہونے کی
 کوشش کروں گا۔ پھر روانے آم کے پہونچے۔ آم کیا ہیں شکر قند ہیں۔ اتحاد باہمی
 مثل شیر و شکر یاد فقط شاد و عفی عنہ

۱۰۱
 مہربان من راجہ صاحب اجہ رائے رایان بہادر
 میرے ایک دوست اس تحریر کے ذریعہ سے آپ سے تعارف حاصل کرنا چاہتے ہیں
 لہذا میں نے انکو بھیجا ہے۔ نہ نوکری کے طالب ہیں نہ دولت کی خواہش ہے۔

ملک کے خیر خواہ اور اپنے آقا کے فدائی ہیں۔ ملکی ہمدردی انکا شیوہ ہے
ایک سوسائٹی قائم کی ہے۔ اس دائرہ میں آپکو شریک کرنا چاہتے ہیں۔ جی چاہے تو
ملے۔ ہمرنگ ضرر نباشد۔ ورنہ اصرار بھی نہیں فقط شاد و عفی عنہ

۱۰۲

مشفق و مہربان من راجہ راسے رایان بہادر

باستماع مژدہ فرحت اثر تولد فرزند لبند سرت بے اندازہ حاصل ہوئی۔
خداے تعالیٰ اس نونال گلشن کامرانی کو زیر سایہ والدین لبشرت و شادمانی عظمیٰ کو
پہونچائے فقط شاد و عفی عنہ

۱۰۳

مشفق و مہربان من راجہ شیوراج بہادر

بوجہ بوزاد ضاع جہان می شنوم

حافظ

شادی آورد گل و باد صبا شاد آمد

باستماع مژدہ فرحت اثر تولد فرزند نیک طالع سرور تازہ و سرت بے اندازہ
حاصل ہوئی۔ خداے تعالیٰ اس نونال گلشن امید کامرانی کو زیر سایہ والدین سرسبز
اور برخوردار کرے اور لبشرت و شادمانی عظمیٰ کو پہونچائے فقط شاد و عفی عنہ

۱۰۴

مشفق و مہربان راجہ شیوراج و ہرمونت بہادر

سرو ز اڈریں کا بستہ صاحبان آپکی سرپرستی سے دربار گمر باطل سجانا حضرت
پیش ہوا تھا۔ اسروز آپ جس لباس سے حاضر دربار ہوئے تھے اسکا ایک فوٹو میری پاس
روانہ کیجئے فقط شاد و عقی عنہ

۱۰۵

راجہ صاحب مشفق و مہربان راجہ شیوراج دھرم و نت بہاد
خانہ بے اہل خانہ ایسا ہے جیسے زلف شاہدان فرخار بے شانہ جیسے آفتاب
بے جلال۔ ماہتاب بے جمال۔ جیسے سپاہی بے تلوار۔ لشکر بے سردار۔ جیسے
کان بے گوہر شمشیر بے جوہر۔ جیسے معشوق بے کچ ادائی جس بے رعنائی۔ وہ
دوا خانہ کیا جسمین دوانو۔ وہ طبیب کیا جسکے ہاتھ میں شفا نو۔ وہ شراب کیا جسمین
سردورنہین۔ وہ جنت کیا جسمین حورنہین عورت کیا ہے۔ دلبر۔ دلربا۔ دلنواز۔
دل آرام۔ عورت کیمیاے فتوح ہے۔ عورت راح روح ہے۔ انسان کے
دل کی کون عزیز ہے۔ پیاری بی بی [مان۔ باپ کی عزت] بیٹی داما کی عزت۔
[بہن بہنوئی کی عزت] [سالی ساڑھو کی عزت] [مکڑی بی۔ میان کی عزت۔ بے عورت
آرام نہین۔ بے عورت کے خاندان کا نام نہین ہے

| | | |
|---------------------------------------|---|--|
| سرشار | سچ کہتے ہیں ہر کہ زین ندارد آسائش جان و تن ندارد | |
| سہرزدہب میں بے بی بی کے رہنا ممنوع ہے | | |

بنی بی سے بڑھکے کون ہی دنیا میں درو مند
بنی بی سے بڑھکے کون ہی انسان کو دل پسند

ماحصل اس تمہید کا اگر آپ ایسے دور بین - دور اندیش - عاقبت بین کے سمجھل دل پر
مرسم نہ تو جاے تعجب ہے - جب یہ پر ظاہر ہے کہ آپ دور اندیش اور عاقبت بین
اور تجربہ کار ہیں تو دور بینی سے کام لیجئے اور سری کنیش آئینیہ کمکر شادی کی فکر
کیجئے - آسائش تن ضروری اور لا بدی ہے رہا نہ کہ رع

آسودہ کسانیکہ بہر حال خوشند

لیکن جب تجربہ شاہد حال ہے کہ زندگانی کی بہت سی چینیان اور بے آرمیان بد مزگیان
بنی بی کے ہونے سے دور ہو جاتی ہیں اور تلخی ایام مہل بجلات و سرور ہو جاتی ہے
تو اس سے بڑھکر دنیاے دنی گذشتنی و گذشتنی میں اور کون نعمت کبرے ہے -
کہ انسان اپنے فرائض اور امور دینی و دنیوی سے فارغ ہو کر دو گھڑی اپنی پیاری بنی بی
کے پاس زندگی بسر کرے - اور سخت مہاکے مصائب کو دل بہلا کر اس تدبیر سے
سر کرے - وہ وہن جہن آپ صاحب خانہ مع اہل خانہ کے اول مرتبہ اپنے مکان میں
جلوہ فگن ہونگے اُس دن کو میں آپ کی زندگی کا بڑا مبارک دن سمجھوں گا - اور دو گھڑی جب
آپ نوحہ وں بلقیس تبت کا دست رنگین اپنے ہاتھ میں لیکر مہو نری پھرتے ہوں
اور اگنی ہندوؤں کے عقیدے کے موافق گواہ اور شاہد حال ہوں - وہ میری نزد
بڑی سبہ گھڑی ہوگی - اللہ کرے آپ میرا کتنا مہین اور سبھے اپنا دوست جائیں -

اور سال بہر کے بعد دین مبارکباد و ولادت باسعادت فرزند و لبند لکھنؤ بیہون اور شریکیت
رقص و سرور بیہون اور تاج کا شعر اولیٰ یہ ہو ۵

ہان بشکوے راجہ شیو راج
شد تولد چوپور خوش اقبال

مجھے یقین ہے کہ یہ میری دوستانہ تحریر آپ کے خلاف خاطر نہوگی اور اس توڑ پیسے
لکھے کو بہت سمجھ کر سہیل کرینگے۔ میں جواب باصواب کا منتظر بیہون۔ والسلام۔ فقط
ناصح مشفق شاد عفی عنہ

۱۰۶

مشفق و مہربان من نواب متہور الملک بہار
ابکی سال اپنے آم ایسے کھلائے کہ بلا مبالغہ کئی امریاں خالی ہو گئی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ
آپ کے نخل مراد کو سرسبز اور بارور رکھے۔ سلسلہ اتحاد شیریں رہے فقط
شاد عفی عنہ

۱۰۷

مہربان من راجہ اندر کرن بہار
آپ کا خط مورخہ ۲۲ مارچ سندھ رفان وصول ہوا۔ کیفیت مندرجہ سے اطلاع
پائی۔ آپ کو نواب گورنر جنرل بہار کے ساتھ شرکت دعوت کا اتفاق
ہوا ہو تو اسکے اور نیز وہاں کے اور اپنے سیر و سیاحت کے حالات سے مطلع کر کے
سرور کیجئے۔

بہان بھی آج شام کو شہزادہ اٹلی آتے ہیں۔ بفضل خدا یہاں سب

خیریت سے ہیں فقط شاد و عفی عنہ

۱۰۸
مہربان من راجہ اندر کرن بہادر

کب سہرہ متا کمان آجکا دن

طرفہ میجون ہو تم بھی وانشہ

بعد ہفتے کے جو دیتے ہوں نذر

عید کے بعد یہ بڑ کیسی واہ

اپنی نذر کا جواب اس قطعہ سے پوچھئے۔ افاق صاحب سے ضرور ملون گا
مگر کبھی جھٹپٹے وقت۔ مجھے ابھی بائچ چار روز فرصت نہیں فقط
شاد و عفی عنہ

۱۰۹
مہربان من راجہ اندر کرن بہادر

نہیں ہے نذر پر موقوف الفت

حساب دوستان در دل شل ہے

نذر کے لئے قبل اور مابعد کی بیخ خواہ مخواہ کون لگاتا ہے۔ وہ تو صرف دل لگی
نذر نذرانہ کی خواہش کسے ہو۔

آپ مال والے ہیں اور ہم اللہ غنی کے بندے ہیں۔ نہر دو جانب راست۔

کیا سفر ضرور ہو گا۔؟

بسلامت روی و باز آئی

مناسب ہر ہفتہ کے روز صبح دس گیارہ کے درمیان میں آئے ضرور ملو گنا۔ اور لطف ملاقات سے دل شاد کروں گا غلط شاد و عینی عنہ

۱۱۰
مہربان من راجہ اندر کرن بہدر

آپ کا مکاتبتہ محبت محمد ۲۲ جنوری ۱۹۷۰ء وصول ہجرت شمول ہوا۔ اور کیفیت سے اطلاع ہوئی۔ آپ کا مرسلہ تارا اور خطوط پہونچے۔ چند روز کثرت کار و بار نے خط لکھنے کا موقع نہ دیا۔ مزید برآں ان دنوں ہجوم افکار سے فراموشی بہت ہو گئی ہے۔ آپ کے آنے کی کیفیت سے دل شاد ہوا۔ آئے ضرور آئے۔

خوشامقنہ و خرم روزگار سے
کہ یارے بر خور داز وصل یارے

ہاں صاحب بیشک آپ بطیب خاطر ہر طرح سب کے بھی خواہ ہیں۔ میری طرف جو آپ نے خیال منسوب کیا ہے یہ محض آپ کے حسن ظن و اخلاق کی دلیل بتین ہے۔ اور جوش محبت کا اثبوت ہمارے آقاے ولی نعمت حضرت پیر و مرشد دامت لکھ کے خیر مقدم اور تہنیت میں بہت کچھ خوشیاں منائی گئی ہیں۔ اور تیاریاں ہوئی ہیں اور سب چشم بر راہ انتظار ہیں جس کیفیت مستمہ متعلقہ کا آپ نے حوالہ دیا ہے شاید ہو۔ امور مالگذا ری میں بجز بہ کا حاصل ہونا ایک بڑی عمدہ چیز ہے۔ بہت اچھا اور نہایت مناسب ہوا۔ ہم تو سو

خواجہ خیر اور اور کاروبار کے دوسری کیفیت جانتے نہیں۔ مگر سے باہر نکلتے نہیں۔
 پورا پورا وہی مصداق ہے۔ کہ قطب از جا بے خود بنی چند۔ ہاں اخبارات سے
 جو کچھ اطلاع ہو جاتی ہے وہ ادھر بیٹھی اور ادھر بھول گئے۔
 ڈھائی مہینے اگرچہ آپ دوستوں سے دور رہے۔ مگر رنگ رلیاں خوب ہی
 منائی ہونگی۔ ایسے وقت میں کبھی ہین آپ نے بھولے سے بھی یاد نہ کیا ہو گا۔
 یہاں جب کبھی پُرانے جلسے یاد آتے ہیں تو منہ میں پانی بہر آتا ہے۔ اور جی یہ کہنے کو
 چاہتا ہے ع۔

باز ہوا ہے چمن آرزو ست

ابو آپ کے آنے کا انتظار ہے۔ آپ کے والد ماجد نے تو ہم پر ستر لاکھ کی بدر نکالی۔ اور
 نصف تحریر پیشکاری غت رلو د کرنے کی راے دیدی۔
 خدا کی قسم راجہ مریمینو ہر بہا در بھی عجب رنگیلے منوہر ہیں۔ بیٹھے بیٹھے دوستوں
 دل لگی تو اچھی کرتے ہیں۔ کیونہیں پُرانے دوست ہیں نا۔ والسلام
 باقی عند الملاقات فقط شاد و عفی عنہ

۱۱۱

مہربان من راجہ اندر کرن بہا در

آپ کا معروضہ مورخہ ۷ جولائی ۱۹۰۷ء پہونچا کیفیت مندرجہ سے مطلع کیا۔ آپ کو
 مجھ سے جس قسم کا خلوص اور محب کو آپ سے جس قسم کا اتحاد ہے اس کے کہنے کی

ضرورت نہیں۔

بوجہ عید الفطرستی آپکے معروضہ اولیٰ کا جواب لکھ نہ سکا۔ یہاں اس وقت تک اس انجے کے قریب بارش ہوئی۔ روزا برچہ یا رہتا ہے۔ ہوا چلتی ہے۔

میخواروں کے لئے یہ موسم عین موسم شباب ہے۔ اطراف و اکناف میں بھی یہی کیفیت ہے۔ اور اللہ سے امید ہے کہ ابکی بارش اچھی ہوگی۔ آثار ابتدا سے شیک بن ع۔

سارے کنگوستان از بہار ش پیدا است

برار کا قحط اسلئے تعجب خیز نہیں کہ وہ بھی مرہٹو اڑی ہے۔

ایک تعلقہ کے قحط کا انتظام جو آپکے سپرد ہوا ہے اس سے بین مسرور ہوا۔ انپو ایکو لایق ثابت کرنے کا یہی موقع ہے۔

بین یقین کرتا ہوں کہ آپ سرکارین کی خیر خواہی اور رعایا کی بہبودی و فلاح میں کجی سنی و جانفشانی کا باقی نہ رکھیں گے۔ اَلْسَعْمٰی مَتٰی وَاَلَا تَمَامٌ مِّنَ اللّٰہِ۔

ما فضل الہی یہاں سب خیریت سے ہیں۔ گاہ گاہ اپنی کیفیت اور وہاں کے حالات سے مطلع کیجئے۔ کہ اَلْمَا کُتُوْبُ نِصْفِ الْمَلَائِکَاتِ۔ آیا ہو۔

کیا جشن سالگرہ مبارک میں آپ شریک نہونگے فقط

شاد و عفی عنہ

۱۱۲ مہربان من راجہ اندر کرن بہن

آپکا سر وضہ مورخہ ۲۹۔ اگست ۱۹۷۶ء پہنچا۔ کیفیت سے اطلاع ہوئی۔ بھگت
مین یہاں خیریت سے ہوں۔ آپ کے اکثر رفیقوں کا جواب بے یار و دین روز ہوئے کہ آپکا
تار آیا تا اسکا جواب بھی تار کے ذریعہ سے دیا گیا۔ باقی جو کچھ آپ نے اپنے خلوص کا
اظہار کیا ہے اگر سچ ہے تو آپکی صفائی قلب کی دلیل ہے جسکا میں مشکور ہوں
ورنہ شاعرانہ مضمون اس سے بہتر ہونین سکتا۔ کارسہ کاری میں تحریر ہی کافی ہے
جو حکماً ملاقات کا اثر رکھتی ہے کہ اَلَمْ تَكُنْ تُؤْبَهُ فِضْلًا لَمْ تَكُنْ تُفَضِّلْ خریف کی
حالت جو آپ نے لکھی ہے اس سے دل خوش ہوا۔ خدا کا شکر ہے۔ انشاء اللہ المتع
سب پریشانیان دور ہو جائیں گی۔ اللہ جل شانہ کے فضل و کرم سے یہاں بھی بارش کی
حالت ٹھیک ہے مگر چند روز سے کسی قدر کم ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اچھی طرح سے
ہو جائیگی فقط شاد و عفی عنہ

۱۱۳ مہربان محمد محبوب علی خان صاحب

اسکے قبل ایک شقہ بیجا تھا۔ پہنچا ہوگا۔ اللہ اللہ کر کے دن تو گزر گیا۔
اب رات ایسی سہانی اور ٹنڈی ہے کہ سبحان اللہ معلوم ہوتا ہے کہ حُبّت کی
سیر کر رہے ہیں۔ مگر نہ وہ حورین ہیں اور نہ وہ میوہ ہے۔ نہ غلمان ہیں۔ صرف
جنت برائے نام ہے۔ آپ کس نواز اور کس وقت آئیں گے ضرور لکھئے فقط شاد و عفی عنہ

طرہٴ دستار محبوبی محمد محبوب علی خان صاحب سلامت
 آم کی ڈالیان پہنچیں۔ یہ میوہ نہایت ہی دل پسند اور مرغوب ہے۔ خاص و عام
 اسکے ذائقے کے رطب اللسان۔ اور عذب البیان ہیں۔ قند و نبات اسکی شیرینی کے
 سامنے مات ہیں۔ شیرہ چاشنی محبت گلر خان شکر لب شکر خا کا مزہ دیتا ہے۔
 شاد و دلشاد کو بوسہ محبوبان نوخیز و نوخاستہ۔ اور مریوان مودت آمیز و آراستہ کا
 لطف آتا ہے۔ اسکا شکریہ ادا کرنے میں میرے لب بند ہیں۔

آم کیا ہیں دل پسند خاص و عام
 شکریہ ختم کرنا ہوں کلام

مشکور و مسرور شاد و عفی عنہ

۱۱۵
 مہربان من محمد محبوب علی خان صاحب

ایک ڈالی آم کی پہنچی۔ ابکی سال اپنے اس قدر آم کھلائے کہ جی بہر گیا۔ پسینہ میں بھی
 آم کی بو آنے لگی۔

تین آمون پر چٹیاں چسپان تھیں جنہر سلطان التمر لکھا ہے۔ نام بھی کس قدر
 موزون ہے۔ میرے خیال میں عام طور پر بھی اس ثمر کو سلطان التمر کہیں تو می زید
 چھوٹے قسم کا آم سلطان التمر۔ دوسروں کے بہ نسبت زیادہ خوش ذائقہ تھا۔ ابھی ابھی
 آپ کے مسئلہ آم دسترخوان پر طلب کئے۔ اور ایک دو چکے گلوری کہا کہ اسوقت

خمیرے کے دم اڑا رہا ہوں۔ ادھر ٹنڈی ٹنڈی ہوا میں۔ ادھر اودی اودی گٹھائیں۔ واللہ جنت کا مزہ مل رہا ہے۔ بلکہ اُس سے بڑھ کر بقول شاد

ابرہ ٹنڈی ہوا میں بھی ہے ساقی بھی ہے
چاہتا ہے جسکو دل اُسکا پتا ملت انہیں

اپنی تحریر کو شکوہ ختم کرتا ہوں۔ خدا آپ کو اپنی امید و نجا بخوردار کرے فقط
شاد عفی عنہ

۱۱۶ مہربان من محمد محبوب علی خان حنا

بچوں کے لئے اپنے دو عباس بان جو ارمان بھیجیں پہنچیں۔ آپ نے اس قدر
کیون رحمت اُٹھائی۔ یگانگت میں تکلف یعنی چہ۔ بہر حال بمصدق ع۔

انچہ از دوست میرسد نیکوست

شکریہ کے ساتھ آپ کے ارمان کو بدل قبول کیا۔ اور بچوں کی کمرین نصر اللہ
فتح قرینٹ لکھرا بندہ دین۔

دونوں عباس بان اپنی آب و تاب میں گوہر آبدار۔ صفائی میں پر تور خساریار۔
برش میں خنجر خونخوار۔ روانی میں بحر ذخار سے کم نہیں۔

یہ وہ عباس بان کہ اگر عدو بھی دیکھے تو سوجان سے خدا ہو۔ اور ملک الموت بھی
انکا دم بہرے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے جمیع مقاصد میں آپ کو فخر و کرم سے فقط شاد عفی عنہ

۱۱۷ مہربان من محمد محبوب علی خان صاحب

کپیان ہن یقند و شکر کی
کیا حقیقت ہے ہشک و عنبر کی

آپ بے نیسی آم کی ڈالی
ہن یہ خوشبو میں طبلہ عطار

شاہِ عفی عنہ

۱۱۸ مہربان من محمد محبوب علی خان صاحب

آپ کا شفق مع ڈالی پہونچا مشکور ہوا۔ ابھی ابھی آم میں نے چکے۔ فی الواقع نہایت مزیدار خوشگوار ہیں۔ کل ہی مجھے معلوم ہوا کہ آپ کا مزاج علیل تھا۔ خداوند درست رکھے۔

آسمانِ جاہ بہا و رخصت نے جنت کی راہ لی۔ انکی وفات کا سخت افسوس ہے۔ انکی ہر دل عزیز نے عامہ خلائق کو اُنکا گرویدہ کر رکھا تھا۔ انکی اس بوقت موت نے سب کو زار زار رُلایا۔ یہاں تک کہ آسمان بھی رو رہا تھا۔ سرورِ نگر ماتم نگر تھا۔ اُنکے متعلقین کے غم کا کوئی اندازہ نہیں کر سکتا۔

خدا کی پناہ جسوقت بیتِ نخلی۔ اور تداوتِ برہا نے شاہ صاحب کی درگاہ کی جانب روان ہوا۔ اُسوقت میرے دل کی عجب کیفیت ہوئی جسکو میں لکھ نہیں سکتا۔ اُسی عالم میں ایک رباعی کہی تھی جو درج ذیل ہے۔

نَا عَقِبَ اَیَا اَوَّلِی الْاَیَّامِ

| | | |
|--------------------------------|-----|-----------------------------------|
| کیا شاہ و گدا اور امیر و مفتیر | شاد | و بنا سے اُنہیں سب کو سفر کرنا ہے |
| پیدا ہو اجمان میں اک دن آخر | | سب چوڑ کے ای شاد و سو مزا ہی |

شاد و عفی عنہ

۱۱۹

مہربان محمد محبوب علیخان صاحب سرور

| | |
|----------------------------|----------------------------|
| نامہ لطف آپ کا پہونچا | محبو سرور اور شاد کیا |
| آجکل ہی تدا حسل فصلین | کچھ نہیں فکر اسلی ہے اسلا |
| ٹنڈے پانی سے پیجئے اسکو | میں نے بھی ہے آپ کو جو دیا |
| صبح تک کل اگر خدا چاہے | مرا شافی عطا کرے گا شفا |
| میں نے سچے ہیں چندا و اشفا | انکو اپنی غزل میں لکھے گا |
| ختم کرنا ہوں اپنا یہ نامہ | شاد رکھے تمہیں خدا بہر دعا |

شاد و عفی عنہ

۱۲۰

مہربان من محمد محبوب علی خا نصاحب

سُبحان اللہ شان تیری مِنہ مانگی مراد میں پائی

سویرے سویرے اجنبی بُنی ہوئی۔ کل سے جی چاہتا تھا کہ مچلی پکھلے اسکی قدرت کے
 قمران جائے ترے آج مچلی پونج ہی گئی۔ اسوقت تو اپنے مچلی کیا پیچی۔ گویا سکنہ
 بلا مدد و حضر علیہ السلام چشمہ حیوان مل گیا۔ شام کو ضرور پکواؤ کھا۔ شکر ہے

قبول کیجئے

شاو

کیا شکر ادا کروں خدا کا
سہ ماگنی مراد میں نے پائی

تقاول تو نیک ہے۔ دیکھئے جب خدا چاہتا ہے تو سب کام اسی طرح بن آتے ہیں
اللہ تعالیٰ آپ کو تندرست رکھے فقط
شاو عفی عنہ

۱۲۱
مہربان من محمد محبوب علی خان صاحب

آپ کی غرضی مع رفقہ نواب محبوب نواز الدولہ بہادر و رباب تولیت
درگاہ شریف حضرت محمد داؤد علی شاہ صاحب قدس سرہ بنا
میر احمد علی صاحب پہونچی۔ اسکے جواب میں عدا میں نے پہلے بار سکوت کیا
مگر جب مکر تحریک ہوئی تو اسکا جواب مناسب خیال کیا۔ چونکہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے
اپنے فضل و کرم سے مجھ اور انعام الہی کے نعمت خادمی شاہ صاحب قبلہ قدس سرہ مجھ
بندہ ناچیز کو عطا فرمائی ہے اور میں جملہ خدمات کی ادائیگی کو اپنے لئے سعادت سمجھتا ہوں اور
ہمیشہ مستعد ہوں پس ایسی صورت میں اپنے آپ کو عطیہ نعمت الہی سے محروم کر کے اس
سعادت کو اور رونکے لئے وقف کرنا محال اور بعید از قیاس ہے فقط
شاو عفی عنہ

۱۲۲
مشفق و مہربان میر نثار حسین خان صاحب

باستماع کیفیت انتقال میر محمد سعید صاحب فرزند آن مہربان بہت تاسف ہوا
یہ دنیا مقام گذشتنی و گذشتنی ہے سب کو یہی راہ پیش آنے والی ہے۔ لیکن افسوس اس
امر کا ہے کہ غم اولاد سے سینہ پٹا جاتا ہے اور بہت بڑا دل غم اس صدمہ کا ہوتا ہے۔

این ماتم سخت کہ گویند جوان مرد

يَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيَحْكُمُ مَا يُرِيدُ اس کے ارادہ کے رو برو کوئی کچہ کر نہیں سکتا
خدا سے تمہارے صبر و شکر عطا کرے۔ بجز راضی برضا رہنے کے کچہ چارہ نہیں فقط

شاد و عفی عنہ

۱۲۳۳
مہربان مولوی محمد عزیز مرزا صاحب

ترکاریوں کی ہری ہری ڈالی بہو بچی۔ یہ ترکاریاں ہین یا کوئی سبز پوش سبز ترنگلوں کسی
پیلے پھولے درخت کی ڈالی پر جھولا جھولتی اور محبت کے پتنگ بڑھا رہی ہے۔ یا الہی
یکس باغ رشک فردوس کی ترکاریاں ہین کہ فردوسی بھی اگر اسے تو گل جینی کرے
اور جھولیا بہر نہر کر لیا جائے

کیا نخل مراد کی شہ باری ہے | رونق بہر بسز کی یہ ترکاری ہے

شاد و عفی عنہ

۱۲۳۴
مہربان مولوی سید علی صاحب بلگرامی

آپ کے اعتراض کے فرمان۔ اگر اعتراض صحیح ہوتا تو میں شکر یہ کہ ساتھ تسلیم کر لیتا۔
اور یہ سمجھتا کہ خطا و نسیان ترکیب انسانی ہے اور بے عیب ذات خدا۔ بلکہ آپ کے

اعترض کے بعد گہر آتے ہی مین نے اس مصرع کو (سکہ زوار فضل یزدان زمین)۔ یون بدل دیا۔

سکہ زوار فضل یزدان زمین

لیکن آغا شوستری نے کہ عالم اجل اور مشہور فاضل اکمل ہیں یزدان زمین کو جائز رکھا۔ اور فضل رب عرشی اس شعر پر اک اٹھے۔ اور یہ دونوں مستند عالم ہیں۔ ایک ایرانی الاصل۔ دوسرا محقق فارسی۔ والسلام فقط شاد عفی عنہ

۲۵ شہر بان العلماء مولوی سید علی صاحب ملگرامی

اس دو سال کے اساک باران نے اکثر مقامات میں حشر بجا کر دیا ہے مگر یہی بات ہے میر عالم کے تالاب میں پانی ہوتے ہوئے بھی ہمارے راج باغ کے درختوں کی حالت تشنگان حجاز اور کر بلا کے پیاسوں سے کم نہیں ہے۔

بے زبان کو پیاسا رکنا یہ کون سی عمدہ سبیل ہے۔ ایسے وقت میں ان سوکھی زبانوں کو ترک کرنا دنیا اور دین کی امیدوں کے لئے آب حیات کا حکم رکنا ہر

تشنوں کی نذر آب کر دیہ سبیل ہے

شاد

حق سے جزا کے پانی کی اجتناب سبیل ہے

مہتمم باغات علاقہ ہذا بدین غرض آپ کے پاس بھیجے جاتے ہیں ہوالموجود۔

شاد عفی عنہ

۱۲۶ مہربان شمس العلماء مولوی سید علی صاحب بنگرامی

چہ قطعہ تقویم بابت ۱۹۷۱ء معیت عرضی مورخہ ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ وصول بہت شمول ہوئے۔ یہ تقویم مرتبہ احسن التقاویم ہے۔ اور ایک عمدہ کارآمد چیز ہے جسکے ملاحظہ سے امور ضروری فوراً مہربان ہو سکتے ہیں۔ فقط
شاد و عفی عنہ

۱۲۷

مشفق نواب مقتدر جنگ بہادر

بالکشن راودالہ قديم راجہ رائے رايان بہادر جو نہایت ہی خیر خواہ اور لائق و ہوشیار ہیں انکے بزرگ بھی اس علاقہ کے ہمیشہ خیر خواہ رہے ہیں۔ انکے بہائی کی ایک درخواست جنکا نام بھی بالکشن راودالہ اسکے ساتھ مرسل ہے۔ اور وہ قابل ملاحظہ لحاظ ہے۔ روانہ کرتا ہوں۔ انکے لئے جس قدر آپ لحاظ کر کے انکو کامیابی کا موقع دینگے وہ میری عین خوشی کا باعث ہو گا فقط
شاد و عفی عنہ

۱۲۸

مہربان رائے مرید ہر صاحب

حامل رفقہ ہذا مولوی حکیم عبدالرحمن صاحب سہارنپوری کے حقیقی بہائی ہیں۔ انکی خاندانی شرافت اور لیاقت پوشیدہ نہیں بلکہ یقین ہے کہ آپ بھی ضرور واقف ہونگے۔ بذریعہ میرے تعارف کے صاحب مذکور آپکو اپنی کامیابی کا ذریعہ گردانا چاہتے ہیں۔ چونکہ ہر فرد بشر کے لئے لازم ہے کہ نبی آدم کی ہمدردی کرے

لذا اگر آپ انکی بیہودی کی فکر کریں گے تو باعث اجرا و رمیری مشکوری کا موجب گافظ
شاو عفی عنہ

۱۲۹

خال رخسار فضل و کمال ملا عبد القیوم صاحب سلامت

آپ کا شق مع عرضی دستخطی ارکان جہت عطاے مکان دائرۃ المعارف پہونچا۔
اقبال یا رجنک بہادر کی دستخط دائرہ اتفاق اراکین سے بالکل باہر ہے
جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ دستخط کرنے کے لئے مجبور کئے گئے۔ یا مرکز اتفاق سے
خارج ہیں۔

الغرض میں آپ صاحبون کی درخواست حضرت پیر و مرشد خداوند نعمت اعلیٰ حضرت دامت
ملاحظہ میں آج روانہ کرتا ہوں۔ اور اپنے حتی الامکان سفارشی معروضہ بھی بھیجتا ہوں۔
امید ہے کہ آپ صاحبون کی درخواست مقبول بارگاہ خداوندی ہوگی۔ اور ضرور
کوئی حکم شرف نقاذ باکر معروضہ عزیز الیٰ حاصل کرے گا۔

۱۔ دو روز سے مجھے بجا رہتا اس لئے ارسال جواب میں تاخیر ہوئی فقط
شاو عفی عنہ

۱۳۰

لمعہ شمع شبستان علم و فضل ملا عبد القیوم صاحب

نامہ پہونچا۔ سرور ہوا۔ جبکہ شغل کاروبار میں کمی ہوئی تو ظاہر ہے کہ فرصت بھی
زیادہ ہے۔ مگر هجوم افکار سے ایک دم خالی نہیں۔ اور نہ ایک لمحہ فرصت ہے
اسکے دور کرنے اور دل بہلانے کے لئے اس سے کیا عمدہ بات ہے کہ آپ

جیسے ہمدرد و شفیع اجاب کی محبت باعث خاطر جمعی اور موجب درمان درود ہوں۔

قطعہ

| | |
|--------------------------|----------------------------|
| کب فکر سے رستگاری ہو شاد | سو فکرین ہیں تو ایک ہے جان |
| ہے ایک انا سو ہیں بیار | شاد کس طرح گذر کر گیا ان |

والسلام خیر الاقوام فقط شاد و عفی عنہ

۱۲۱
ہمدرد درود دل نا شا د ملا عبد القیوم صاحب شادمان باشی

| |
|---------------------------------------|
| دلنوازی ہائے تو لطفِ دلم را شاد کرد |
| گنج باید آنکہ این ویرانہ را آبا و کرد |

نامہ نفرت پہنچا۔ خدا جانے کیا دل پر صدمہ ہوا۔ اور دفعۃً تجملات میں خلفشار پیدا ہوا۔ بے صبری کا یقین تھا۔ مگر ضبط نے جان و جگر تک کو پہونک دیا۔ جو کچھ ہوا اس میں شک نہیں کہ مقدرات سے تھا۔ مگر اس نو نال چین پدر کو جب یاد کرتا ہوں تو گلشنِ دل کو صصر الم کے جوئے کے پامال کر دیتے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ۔ **يَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُحْكُمُ مَا يُرِيدُ** اور یہ بھی ٹھیک ہے کہ قدرتی طور پر خود بخود صبر پیدا ہو جاتا ہے۔ مگر یہ وہ صبر ہے جسکو بے موت کے فنا کر دیتا ہے۔ ہر وقت سکرات کا کرب دکھاتا ہے جو فشارِ قبر سے کم نہیں۔ اللہ اللہ کون وہ بندہ ہے جو اپنے خدا کی مشیت پر صبر اور شکر نہ کرے مگر

| | |
|--|---|
| بیدل نامحوکشن نیرنگیم گوئید رنگما برون باید بود | گاہ گل و گاہ غنچہ بول تنگیم دشوار حقیقتے کہ ماہم رنگیم |
|--|---|

بہر حال زندگی کا لطف کر کر اہو گیا۔ مگر انسان مجبور ہے نہ جی سکتا ہے نہ مر سکتا ہے۔
مگر یہ کہنے میں کیا شبہ ہے ۵

| | |
|------|---|
| بیدل | چون نفس خانہ پرستیم نذاریم آرام عمر آسودگی ما بسفر می گذرد |
|------|---|

۱۔ جناب حاجی محمد مظفر الدین صاحب معالی کی عرضی پہنچی۔ مجھ پر تو انکا
بہت کچھ حق ہے۔ میں اس میں ضرور سعی کروں گا۔ مگر نہوز جائدا و معرض بحث میں
متوفی کا مامون کہتا ہے کہ متوفی نے اسکے فرزند کو آغوش میں لیا ہے۔ لہذا وہ
وارث ہے اور سنا گیا ہے کہ اسنے وراثت کا ثبوت دیا ہے خدا جانے آخر میں
یہ مقدمہ کیا رنگ لائیگا۔ اگر قبل از فیصلہ یا واقفیت واقعات مقدمہ عرضی پیشگا
میں پیش کرنے کہتے ہیں تو کل ہی روانہ کرتا ہوں۔
آپکی ملاقات کے لئے آنکھیں ترستی ہیں۔ اگر زحمت نہو تو جمعہ کی صبح کو نو بجے
آئے انشاء اللہ تعالیٰ ضرور ملوں گا۔ کل سے مجھے بخار تھا۔ اسوقت بفضلہ

افادہ ہے فقط
میزبان بخارشا و عفی عنہ

۱۳۲

گل گلستان لیاقت میر لیاقت علی صاحب دایما شگفتہ باد

شاد راسخ الامداد کی جانب سے ہمارے (لیاقت) کو سلام پہنچا دیے تھے۔
اور ہماری جانب سے ضرور پوچھئے کہ آجکل آپ راجپور میں مقیم ہیں۔ یا زمین کی
دورہ کر رہے ہیں۔ اب تک میں اپنے خط کے جواب کا منتظر ہوں جسے در فرصت ہو
کہدیکھئے کہ ایک دو حرف خیر و عافیت کے لکھ کر بواپسی ڈاک روانہ نہاں ہوں۔

مہربان۔ آفتاب کی تیزی اور جلال نے قیامت برپا کر دی۔ گیارہ بجے
تو معلوم ہوتا ہے کہ آگ برس رہی ہے۔ معاذ اللہ۔ کہیں طاعون کے جلے میں
قتل عام ہے اور کہیں سرحدی جنگوں میں خون خرابا ہو رہا ہے۔ کسی جگہ دس لاکھ
تورگر مر رہے۔ جدہر دیکھئے ملک الموت کی گرم بازاری ہو۔

یون تو وارئٹ کا لفظ پڑھا ہے۔ اور اسکا اثر حاسدین پر دیکھا گیا ہے مگر یہ
خدا کی وارئٹ جسکے تہانہ دار ملک الموت ہیں۔ یہ البتہ ٹیڑھی کہی رہے۔

خداوند عالم سرزمین دکن کو چشم زخم حوادث سب بجائے آمین۔ اور الحمد للہ خدا کا فضل ہی فضل
اطراف و جوانب کی خبریں سن سکر روح تحلیل ہوتی ہو۔ پرسوں بمبئی میں طاعون طون کی
بدولت جیسی کچھ شورش ہوئی وہ پڑھا ہے کہ اللہ دے اور بندہ لے۔

بتلائے کہ راجپور میں کیا حال ہے۔ اور آپ آجکل کس شغل میں مشغول ہیں۔
محبوب علی خان صاحب دوسرے دوسرے روز آتے ہیں۔ اور بلیر ڈیڑھا
ہوتی ہے۔ اکثر آپ کا ذکر خیر کیا کرتے ہیں۔ اگرچہ آپ ہکو ایسا بھول گئے ہیں
جیسا کوئی احسان کر کے بھولتا ہے۔ مگر مابعد دولت آپ کو ایسا یاد کرتے ہیں اور

۹
سنہ ۱۳۰۲ھ

یاد رکھتے ہیں جیسے رُن مین بہادری کو سچا سپاہی یاد رکھتا ہے۔

یہ خط پڑھ کے بیزار تو ضرور ہو گئے ہو گے۔ کہ شیطان کی آنت ہے۔ مگر کاتب کا

اس تحریر سے بھی جی نہیں بہرا۔

روضہ شریف۔ اس نام کا ایک چھوٹا سا رسالہ بطور ارمان ہیجتا ہوں

اب جاتے ہیں۔ ہر کسی وقت ملین گے خدا حافظ
کاتب جواب کا طالب شاید عفی عنہ

خدا کی شان ہم تم ایک ہی بستی میں بستے ہیں

۱۳۳ مگر افسوس برسوں خط بھی پڑھنے کو ترستے ہیں

میرے مہربان میری لیاقت علی صاحب تعلق دار ضلع راجپور

میں اس وقت چو محلہ مبارک میں آیا ہوں۔ اور اپنے چھوٹے کیمپ میں نیالڈ

ناول دیکھ رہا ہوں۔ آپ کو حیرت تو ضرور ہوئی ہوگی۔ کہ کجا چو محلہ مبارک اور کجا

میرا کیمپ۔ مگر حیرت نہ کیجئے۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ مجلس امرا کا اجلاس زانہ تہمتا محل مبارک میں

ہوتا ہے۔ اور اراکین مجلس کو بارہ بجے سے چار بجے تک حاضری کا حکم ہے۔ اس

فرمان کے مطابق میں مجلس میں آتا ہوں۔ ابھی تک اور میرے معزز شرکار میں کوئی نہیں آئے۔

اس لئے میں اپنے چھوٹے کیمپ میں جو باجارت حضرت خداوند نعمت لگا یا گیا ہے

بیٹھا ہوا ناول دیکھتا ہوں۔ کہ ادھر بارہ کی توپ دغی۔ وانا نا۔ اور ادھر میرا خدمتگار

ایک رجبٹری لیا ہوا ہونچا۔ دیکھتے ہی باچہ میں کسل گئیں۔ اور انتہا سے زیادہ مسرت

حاصل ہوئی کہ میرے دوست کے دل میں میری یاد ہے۔ چونکہ ایک زمانے کے انتظار کے بعد نفاذ پہنچا۔ فوراً ایک شعر حسبہ جو درج عنوان ہے یاد آیا۔ آپ کے خط کو ابتدا سے آخر تک پڑھا۔ اور بار بار دیکھا کہ ایسا منو کہ کسی اور سیر لیاقت علی نے لکھا ہو۔ مگر دل نے کہا کہ شاید صاحب آپ بھی اس وقت جامہ سے باہر ہیں۔ راجپور سے میر لیاقت علی صاحب اول تعلقہ دار کا لکنا کیا یہ شبہ کے قابل ہے میر لیاقت علی گو اور بھی ہونگے۔ مگر تعلقہ دار اول راجپور تو اس وقت وہی لیاقت ہے جو تہا را استاد دوست ہے۔ اس فیصلہ کے بعد مجھے اطمینان ہوا اور شبہ رفع ہو گیا۔

و بدیہ اصفی صد لوحش اللہ کی جب کوئی مہذب اور لائق تربیت یافتہ شخص تعریف کرتا ہے تو میری روح کو بالیدگی ہوتی ہے۔ بشرطیکہ اُن اوصاف سے موصوف ہو۔ ورنہ اس شعر کا مصداق ہرے

| | | |
|--|--|------|
| | صائب دو چیز می شکندت در شعر را تخمین ناشناس و سکوت قدر شناس | صائب |
|--|--|------|

چنچل زار کی تعریف میں اور اجاب نے بھی خط بھیجے ہیں۔ ممکن نہ تھا کہ آپ کا عاشق مزاج۔ رنگین طبیعت۔ چٹکے دل والا۔ اس ناول کو پسند نہ کرے۔ ایک اور ناول جو بنام مطلع خورشید شائع ہو رہا ہے وہ بھی قریب ہے کہ طبع ہو کر شائع ہو جائے۔ آپ نے جو میری زبان اور طرز بیان کی توصیف کی ہو وہ آپ کی دلی نتیجہ ہے ورنہ من آنم کہ من دانم۔

مگر ہاں اب انشاء اللہ تعالیٰ میں اردو کا پورا محقق ہو جاؤنگا۔ اسلئے کہ خاقان کلاہ
فلک بارگاہ اعلیٰ حضرت قدر قدرت دام ملکہ نے

زبان پر بار خدایا یہ کس کا نام آیا
کہ میرے نطق نے بوسے مری بان لگو

اپنے خانہ زاد کو بہ شرف ابدی بخشا کہ فن شاعری میں اس ناچیز پرچہ ان کو اپنی شاگردی
میں لیا۔ (شاد و تلمیذ حضرت آصف) لکھنے کی عرب عطا کی۔ کیون یہ مژدہ
طرب افزا سُنکر خوش تو ضرور ہوئے ہو گے۔ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ میرے آقا کو
میرے سر پر با این مراہم خسروانہ دیر گاہ با شمت و اقبال منظر و منظر رکھے۔

این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

ہاں صاحب اس سے تو مجھے اتفاق ہے کہ آپ اور راجپور۔ اسکے
کیا معنی یہ تو ایسی مثل ہے۔ جیسے۔ طوطی را بازاغی و قفس کردند۔ طوطی ہزار
دستان کا مقام سُنکر افس ہے۔ آپ کو نو حیدر آباد فرزندہ نبیادین
طوطی ہزار دستان کی طرح چمکتے رہنا چاہئے۔ واقعی ایسے جنگل میں آپ کا رہنا
بالکل غیر موزون ہے۔

و بد بے آصفی کا پہلا پرچہ منسلک ہذا ہے۔ (شادی) کا مضمون
پڑھ کر نہ ہلک جائے تو میرا ذمہ۔ تیسرا پرچہ بھی قریب اختتام ہے اس میں جو سین
چنچل نار کا ہے اسکا داد طلب ہوں خدا کے لئے آپ بلندہ میں آئے۔

تاکہ شب و روز آپ کے ہمارے چہ میگوئیان ہوتی رہیں۔

مکر مواج جو لکھ رہا ہوں اسکی نسبت آپکی کیا رائے ہے۔ کہئے تو کیسی گذرتی ہے۔ اسوقت تک اُس شب کا ڈنزا اور لطف صحبت پیش نظر ہو۔

محبوب علی خان صاحب بھی میرے پاس تیسرے چوتھے آتے ہیں۔ واللہ بڑے بمثل آدمی ہیں۔ نہایت خلیق اور خوش مزاج نہیں لکھ

لایق۔ شریف۔ نوجوان ہیں۔ آپ پہچان تو ضرور گئے ہونگے ورنہ کہئے تو ایک اُنکا فولو بیجدون۔ آپکا ذکر خیر اکثر رہتا ہے۔ غالباً اُنہوں نے اپنے

خط میں ضرور میرا ذکر کیا ہوگا کہ میں آپکو بالکل دل سے بھولا ہوا ہوں۔ آپکے بھائی کیپٹن ممتاز ریاجنگ نے تو جنم ہی بدل دیا۔ اسی

کا یا بلٹ ہوگئی کہ بالکل زمین اور آسمان کا فرق ہوگیا۔ گاہے ماسک بھی ملتے ہیں مگر محبت میں کوئی فرق اسوقت تک بظاہر نظر نہیں آیا۔ خدا کا شکر ہے۔ ورنہ اب انکو

مسٹر ممتاز کہتے ہیں کوئی شبہ نہیں۔ ہر کہ شک آرد انہی۔ انکے روبرو بھی میں نے آپکی استثنائی کی شکایت کی تھی اب کے آپ اگر

انکو خط لکھئے تو ضرور یہ پوچھئے کہ جنم کیوں بدل دیا۔ **ہاں مہربان** کہئے آپکو ہونا خزانہ چنونا منو بایسکل سوار کیسے ہیں۔ خدا

عمر دراز کرے۔ بیشک ہونا رلر کا ہی۔ **ہاں صاحب** راجپور اور حیدر آباد تو گراٹنگن ہے جو کہ مجھ

کیون اور نہیں آتے۔ معلوم ہوتا ہے کہ کیسے دام میں ضرور پھنسے ہو چٹکا راہین ہوتا۔ اگر یہ خیال سچ ہے تو یجئے۔ دو ہاتھ کی مبارکباد ہماری جانب سے قبول کیجئے۔ خط پڑھ کر آپ ضرور تھک گئی ہونگے۔ کتنی ہونگے کہ طول مل ہی مگر نہ صاحب۔ یجئے کچھ اور لکھنے کو تھا کہ اخباری نے خبر دی کہ نواب امیر کبیر سرخو رشید جاہ بہا معزز رکن مجلس آگئے۔ بس اب ہم رخصت ہوتے ہیں۔ خدا حافظ فقط۔

شاد و عفی عنہ
مہربان میر لیاقت علی صاحب اول تعلقدار راجپور

یہ سمجھے تھے کہ یاروں نے ہمیں لسی بہلایا ہی
خدا کا شکر ہے کہ کوئی یاد کرتا ہے

اس وقت چار بج چاہتے ہیں۔ آپ کا نامہ مودت طراز پھونچا۔ دلشاد کیا۔ بار بار پڑھا
محفوظ ہوا۔

مہربان رکن۔ الحمد للہ کہ آپ خیریت سے ہیں۔ اگرچہ آپ اور ہم بائیکدیگر نظروں سے دور ہیں۔ مگر حضرت دل کے لگاؤ اور سلسلہ کے روبرو برقی قوت اور جذب مقناطیس اور کشش کربائی سب بات ہیں۔ جہاں خیال کیا صورت دل میں پیدا ہو گئی۔ پھر تو جی چاہے شکر و شکایت کیجئے۔ رزم و بزم کی حکایت بنائے۔ علمی مباحثہ کا تذکرہ فرمائے۔ کوئی مانع نہیں۔ نہ سنگ و دربان کی مزاحمت نہ غیروہیگانہ کی دل میں دہشت۔ دھڑلے کے ساتھ خیالی موجوں کی سیر کرنے رہے الغرض انسانِ عالم موجودات

اور اشرف المخلوقات کہلاتا ہے عجب طلسم کا پتلا ہے۔

یہ ہی نمونہ قدرت پروردگار کا ۔

اس موقع میں رسالہ و بد بہ اصفی کا سپاس گزار ہوں کہ جسکے باعث میرے ایک قدیم دوست نے بذریعہ خط و کتابت اپنی روحانی ملاقات سے خوش کیا۔ میری نسبت آپ نے جو کچھ لکھا ہے یہ آپکی دلی عقیدت اور خیر خواہی کی پوری دلیل ہے۔ ورنہ من آنم کہ من دانم۔ اللہ کا شکر ہے کہ میں اپنا خداوند مجازی غلاموں میں شمار کیا جاتا ہوں۔ اور اپنے آقائے ولی نعمت کا مورد فی ثلثی غفرار کہلاتا ہوں۔ اور نعمتہائے غیر مترقبہ سے سرفراز ہوں۔ اگرچہ اس لایق نہیں ہوں۔ خداوند عالم۔ خداوند نعمت طلبہ جانی تظلہ العالی کو تا صدی سال باین مراحم خسروانہ مظفروا رکھے۔ آمین۔

جب کبھی اپنے فرایض منصبی سے فارغ ہو جاتا ہوں۔ باقی وقت علوم و فنون گلستان کی سیر کرتا رہتا ہوں۔ دنیا میں اس سے بہتر کوئی شغل دنیا کی ترقیوں اور عاقبت کی بہبودیوں کے لئے دوسرا نہیں ہے۔

رباعی

| | |
|------------------------------------|---------------------------------|
| انسان کو علم فائدہ دیتا ہے | آئینہ عقل کو جلا دیتا ہے |
| دنیا میں جمعوت ہے تو عقبی میں بہشت | یہ دونوں جہان میں مرتبہ دیتا ہے |

ف۔ اب اپنی تحریر کو اس مصرع پر ختم کرتا ہوں۔

اے وقت تو خوش کہ وقت مانوش کردی

خدا حافظ فقط شا و عفی عنہ

۱۳۵

میرے مہربان میر لیاقت علی صاحب

مین حسب وعدہ دیروزہ آپکی دختر نیک اختر کی رسم سنگنی کی تقریب مین ایک
قطعہ تاریخ بذریعہ فولو گراف خود سنانے آیا ہوں۔ وہ پڑکتی ہوئی تاریخ ہوئی ہے
کہ باید و شاید مجھے امید ہے کہ حاضرین محفل بھی سنکر نہایت محفوظ ہوں گے۔
اس سے متعلق اگر یہ سرعہ کمون تو شاغری کے پہلو مین سزاوار ہے۔

ہاقت آورد این سخن یا جبرئیل

ذرا کان دہر کر سنے۔

قطعہ

عیش و عشرت آئین ساخت

رسم سنگنی رونق یافت

بزم شادی شد آغاز

گفتم سال بچری شاد

انشاء اللہ تعالیٰ سال آئندہ شادی کی تاریخ سناؤں گا۔ مبارک مبارک۔

مبارک۔ والسلام خیر الافتتام فقط شا و عفی عنہ

۱۳۶

مشفق و مہربان راجہ مریمینو مہربان در

مجھ کو آپ کی دختر کی رحلت کی خبر جو ایک حسرت انگیز واقعہ و جانناہ حادثہ ہو گئے تھے
سخت افسوس و رنج ہوا۔

اولاد کی رحلت کا جو اثر والدین پر ہوتا ہے محتاج بیان نہیں اس رنج میں میرا دل
غمرہ بھی شریک ہے۔ زیادہ حسرت خیز بات یہ ہے ۵

این ماتم سخت است گویند کہ جوان مُرد

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔ روحانی تکلیف آپ کو جو حقد رہی ہے بجا ہے۔
مگر ۵

درین حدیقہ بہار و خزان ہم آغوش است
زبانہ جام بدست و جنازہ بروش است

دنیا مقام گذشتنی و گذاشتنی ہے۔ ماتم پُرسی دنیا کی رسم ہے مگر رونے واسے کو
رولانا ہے۔ کہن کیا ہر طرح انسان مجبور ہے اور سب کو ایک دن اس شاہ راہ سے
گذرنا ہے ۵

ہر آنکہ زاد بنا چا رہا بدش نوشید

ز جام دہرے گل من علیسا و نسا

شاد و عصفی عنہ

۱۲۷
راجہ صاحب مشفق و مہربان راجہ مرلینوہر آصف نواز و نت بہا اور
سہ شنبہ کے روز زمین شکار کے لئے اپنی جاگیر و نیپرتی کو جانے والا ہوں
آپ کے ہاں اگر کوئی ہاتھی شکاری ہو تو معہ ہوج ایک ہفتہ کے لئے لطف فرمائے

بہار
اگر آپ بھی اس شکار میں رہتے تو لطف ہوتا۔ شکاریوں کا بند و بست نواب بہر افشار الدولہ
کے ہاں سے ہو گیا ہے فقط شاد و عفی عنہ

۱۳۸
راجہ صاحب مشفق و مہربان راجہ مریمینوہر آصف نواز و نت بہادر
دو خربوزے پہونچے۔ بے فصل کے اس ارغوان نے ایسا مزاد دیا جیسے خزانہ میں
اور صحراے عظیم افریقہ میں ٹنڈی ٹنڈی ہوا کے ہونکے سے

ارغوان سے آپ کے ثابت ہوا
لوٹ کر بہر آئی گلشن میں بہار

ذائقہ میں کوئی فرق نہیں۔ وہی شیرینی۔ اور وہی خوشبو۔ اسکے مغز کو حلوائے
کمون تو می شاید پھل کیا ہے اچھی غذا ہے۔ لطیف۔ سریع الهضم۔ نوجوانوں کو اسکی
گرمی اور بھی گرماتی ہے۔ بوڑھوں کو جوانی کا مزاد کھاتی ہے۔ خداوند عالم شیرینی محبت
جانین میں روز افزون ذائقہ حلاوت تازہ بخشے اور آپ بھی برخوردار ہوں سے

ارغوان کا شکریہ کرتا ہوں میں
آپکی الفت کا دم بہرتا ہوں میں

شاد و عفی عنہ

۱۳۹
مہربان من آصف نواز و نت بہادر
بروز اڈریس کا ایستہ جس لباس سے آپ بہار گہر بار ظلیجانی خلد اللہ ملکہ میں حاضر ہوئے تھے
اسکا ایک فوٹو میرے پاس روانہ کیجئے فقط شاد و عفی عنہ

مہربان من آصف نواز زونت بہادر

اگرچہ تصویر درباری لباس میں ہے۔ مگر بیٹھی ہوئی تصویر اُس دربار کے خلاف ہے جس دربار میں آپ اور ہم سب دست بستہ کھڑے تھے۔ اگر اُس پوزیشن کی تصویر ہو تو زیادہ مناسب ہوگا فقط شاد و عفی عنہ

۱۴۱ مہربان من راجہ صاحب آصف نواز زونت بہا

آپ کا خط ایک زمانہ دراز کے بعد آیا۔ بعض اسکے کہ گلہ کروں خط کے مضمون نے مجھے شکریہ ادا کرنے پر مجبور کیا۔ مجھے یقین ہے کہ یہی خیال دوستانہ اور وہ بھی بشرطیکہ دلی ہو ہر وقت اور ہر آن اور ہر موقع پر روز بروز ترقی پر ہو۔ نہ یہ کہ زمانہ کی رفتار اور نیز نگلی فلک کچھ رفتار کسی دوسری راہ پر لگا دے۔

بس خنائے دشمنان و مسود

دوستان راز دست نتوان داد

سعدی

باقی اور کیا لکھوں۔ اگلی صبح تین یا د آتی ہیں۔ وہ اورنگ آباد کا سفر اور وہ ابن صاحب کا باغ مدرسہ کے قریب اور وہ ناوڑ گل کی سیر اللہ اللہ سع۔

خواب تہا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

خیر زندہ ہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ کبھی تو بہر لطف زیست اٹھائینگے مگر شباب بھی باقی

ہماری زندگی تو بس جیسی تھی اور اب جیسی ہے اسکے اعادہ کی ضرورت نہیں۔
بہر حال یہ۔

شاد بایذ زیتین ناشاد بایذ زیتین

کاغذ منسلکہ واپس ہے۔ ٹوہ لیجئے۔ کہ مدعا کیا ہے اللہ بس باقی ہوں فقط
۱۴۲ شاد و عفی عنہ

راجہ صاحب آصف نواز و نت بہادر

میں اپنے ایک عزیز سید عباس علی رضوی کی سفارش کرتا ہوں۔
اگر آپ بہولے نہوں تو یہ وہی صاحب ہن جنکے لئے پہلے بھی میں نے کبھی آپ سے
کہا تھا۔ غالباً انکی صورت دیکھنے سے پہچان جائے گا۔ کہ وہ کئی سال تک آپ کے
محکمہ میں کار گزار رہے۔ چنانچہ اسکی تصدیق میں ان ذمہ دار عمدہ دارون کے عمدہ
الفاظ شاہد ہیں جو اسناداً موجود ہیں۔ سنا گیا ہے کہ محمد عبدالعزیز صیفہ دار
شاخ بلدہ کی جائداد خالی ہوئی ہے۔ کیا آپ عزیز مذکور کی لیاقت اور کارگزاری
اور میری سفارش کی جلد و میں ترقی دے سکتے ہیں مجھے جواب نفی کی امید نہیں ہے بلکہ
فوالمراد۔ دل ماشاد۔ میں آپکا مشکور ہوں گا۔ ورنہ یہ سفارش نامہ بیرنگ
واپس کر دیجئے فقط شاد و عفی عنہ

۱۴۳ راجہ صاحب مہربان دوستان راجہ مریم نو بہار

شبکو آج کا خط اس طرح آیا جیسے انتظار میں کسی کی آہٹ معلوم ہوتی ہے۔ یا اچانک کسی کا خیال دل میں سما جاتا ہے۔

بہر حال خط چاک کیا۔ دیکھا۔ مین راجہ درگا پرشاو کے خط کا مشکور ہون کہ اُس نے آپ کو میری یاد دلوائی۔ یا اُس خدنگار کے ہاتھ کاٹ کے سونے کی ہتکڑی ڈالون جس نے میرے خط کو چاک کر کے آپ کے روبرو پیش کیا۔ اور اُس جلد سے اپنے قلم اٹھایا۔ اور شاو کے نام نامہ بیجاغ۔

اسے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کر دی

بہر حال آپ کی یاد آوری کا شکریہ خدا کرے کہ ایسے سو امیرے نام کے خط چاک ہو کرین۔ اور آپ کو میرے نام خط لکھنے کے لئے جلد ملا کرے۔ قبل از دو ہفتہ کے اپنے مجھے اچار لطف کیا تھا پہونچا شکور۔ چونکہ ان دنوں میں شرکایت بنجارے سے غلیل تھا اس لئے شکریہ ادا کر سکتا۔

قطعہ

بچے اور بالون نے سب کہا یا اچار
ہو یہ چورن یا کہ کھٹیا اچار

آپ نے بھیجا مجھے پہونچا اچار
ترش اور شیرین تھا دُہرا ذائقہ

کہاتے ہی ہضم بلکہ ہضم ایچ۔

واقعی اچار کمانے کی جان ہے۔ ایک بہدیل شل یاد آئی۔ (ہلنگ پڑنی

اور دسترخوان چڑنی) پہلی بات کا تو تجربہ نہیں ہوا۔ مگر دوسری صحیح ہے۔

راجہ اندر کرین بہادر کی خبریت سے مطلع کیجئے بہت روز سے خط نہیں آیا
شاید بھول گئے۔ اس کے سالگو کے جشن بین کون کون جشن آپ کی طرف سے ہونگے۔
اگر راز منو تو مجھے لکھئے فقط شاد و عفی عنہ

۱۲۴

راجہ صاحب مہربان راجہ مرلینو مہربا در سلامت
اگلے سال اپنے اس قدر آم کھلائے کہ اگر تخم جمع کئے جاتے اور بوکڑ جاتے
تو دو چار سال بین کئی امریان ہو جاتیں۔ خداوند عالم آپ کی اس چاشنی محبت کو ہمیشہ
مستدل قوام پر کام بخش رکھے۔

قطعہ

| | | |
|--------------------------|-----|-------------------------------|
| تھنہ مرغوب پہنچا شاد کو | شاد | آم کیا تھے تین شکر کی کپتیاں |
| متہ مرا بیٹھ کیا تنے بہت | شاد | تم بھی شیرین کام ہو اے مہربان |

شاد و عفی عنہ

۱۲۵

مشفق راجہ سرنو اس را و بہادر

گردوارہ کے سکھوں کا بیان ہے کہ ضلع پڑھنی کی ایک جاگیر۔ اور
ناند پیر ضلع کے تین جاگیرات جو خاص میرے جد اعلیٰ مرحوم کی جاگیر است ہیں
ہیں انکو عود و گل کے لئے عطا کئے گئے ہیں۔ ان پر دفترالگذاری سے ضبطی قائم کی گئی
بہت افسوس ہے۔ خیر جاریہ کی برکت سے استحکام ریاست و ترقی دولت و اقبال

حضرت پیر و مرشد ظل سبحانی خلد اللہ ملکہ ہے۔ اسکا اسناد و خیر خواہی سے بید ہے اور یہ برابر قانوناً و شاستراً بھی ناواحب ہے۔ باوجودیکہ انکی جانب سے محکمہ انعام میں ثبوت پہونچے پڑ ضبطی کے قیام کو کیونکہ اہالی محکمہ انعام نے جائز رکھا۔ میں نے سنا ہی کہ آپکے اور تعلقدار ضلع کے مابین اتحاد ہے۔ لہذا لکھا جاتا ہے کہ اگر آپ انکو نظر امر خیر کمدین تو ثواب میں داخل ہونگے اور سیری خوشی ہوگی فقط **شاد و عفی عنہ**

۱۴۶
دیباچہ دفتر نظم و نسق نواب اکبر الملک بہادر
تفضل یاب جنگ بہادر کی زبانی معلوم ہوا کہ آپکا مزاج مرکز اعتدال سے تجاوز کر گیا ہے۔ اسکی وجہ خدا نخواستہ ضعف قلب بتائی جاتی ہے۔ یہ خبر ناگوار خاطر شاہ ہوئی۔ خداوند تعالیٰ اکل اعضاے رئیسہ کو اپنی اپنی مسد قوت پر قوی تر اور مستحکم رکھے۔ اور کل جوارح اسکے تابع رہیں کشتی اربعہ عناصر باو مخالف سے مامون و مصئون رہے۔ چارون مین ایکار رہے۔ پہوٹ نہ پڑے۔

آپکی ذات صرف باخیری نہیں ہے۔ بلکہ تخت خیر خواہی آصفی اور ملک و رعایا کا ایک زبردست پایہ ہی۔ خدا مضبوط رکھے فقط **شاد و عفی عنہ**

مشفق و مہربان نواب اکبر الملک بہادر
بڑا خوش نصیب ہی وہ غلام اگر جسکو بادشاہ وقت اپنے مراحم خسروانہ کا مستحق

خیال فرما کر اپنے شاہی عنایات سے بچشمون میں اعزاز بکھتے۔ ایسے موقع بہت خوشی اور شکر گزاری کے قابل ہیں۔ میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آپ اور زیادہ عنایت شاہی کے مستحق سمجھے جائیں گے فقط شاد و عفی عنہ

۱۲۷
محمد صفدر علی صاحب سر کردہ کو لوالی
آپ کا معروضہ پہونچا۔ نہایت خوشی ہوئی کہ آپ کے حسب وخواہ سب انتظام ہوا۔

یہاں سب خیریت سے ہیں۔ اللہ کا فضل ہے کہ مالک خوش و راضی ہے۔
پلٹن عثمانیہ کے لئے کپتان صاحب کو لکھ دیا
وہ اجرا کر دیں گے۔

ایک قطعہ تاریخ آپ کے فرزند کی شادی کا درج ذیل ہے۔ خدا مبارک کرے۔
قطعہ

| | | |
|---|-----|---|
| سرپرستہ باندہ کر سسرال کو دیکھ کر سارے براتی بول اُٹھے | شاہ | جب گیا دولہا بفضل ذوالجلال پائی دولہا نے عروس خوش جمال |
|---|-----|---|

۱۲۸
مہربان من نواب عماد الملک بہادر
میں آپ کے فرزند سید زین العابدین کی شادی خانہ آبادی کی مبارکباد
شاد و عفی عنہ

دیتا ہوں۔ بخوشی تمام شریک دعوت ہوتا۔ لیکن مجھے ایک ضروری کام ہے۔ اسلئے
 شکریت بزم طوی سے معذور ہوں فقط
 شاد و عفی عنہ

۱۲۹
 نواب صاحب مشفق و مہربان میر مصطفیٰ علی خان بہادر
 میر سکندر علی صاحب کے لئے عین نے نواب افتخار الملک در سے
 سفارش کی ہے آپ بھی اُنکے لئے سعی فرمائیں۔ نہ صرف اُنکی امید پوری ہوگی بلکہ مختص
 آپکا مشکور ہوگا ۵

| | | |
|----------------------|------|---------------------------|
| بر آوردن کار امیدوار | سعدی | بہ از قید بندی شکستن ہزار |
|----------------------|------|---------------------------|

شاد و عفی عنہ
 ۱۵۰
 عزت آثار و شاعر شیرین گفتار محمد و اصل صاحب و اصل
 آج اپنے چند آم بنارس کے جو بنام (لنگڑا آم) مشہور ہے تحفہ پیش کئے تھے
 میں نے دل سے آپکے اس تحفہ عقیدت آمیز کو جو شیر و شکر سے زیادہ شیرین ہے
 منظور کیا۔ یہ نغزک نغز ترین میوہ ہندوستان ہے نام تو (لنگڑا آم) مشہور ہے
 مگر ماشاء اللہ وہ تو خاصہ بہلا چنگا آم ہے۔ بعضے وجہ تسمیہ یہ کہتے ہیں کہ تیمولنگ کو
 بہت پسند تھا۔ اور قزل ارسلان نادیدہ اسکے مشتاق تھے مگر آئینے
 جو بیان کیا وہ صحیح ہے اس میں شک نہیں کہ ہندوستان میں غالباً یہ اپنی نظیر نہ رکھتا
 آم کیا ہے کوزہ قد و نبات ہی۔ اس اعتبار سے اکثر آمون میں کم ہوتی

ذائقہ خوشگوار۔ کھاتے کھاتے جی بہر تابی نہیں۔ اگرچہ پہلے بھی شاید ایک دو بار اسی نام سے میرے اجاب نے چند دانے تحفہ بھیجے تھے مگر ایسے نہ تھے۔ یہ صرف آپکی چاشنی عقیدت کا قوام ہے۔ باذائقہ اور خوشگوار۔ دوسروں سے سبقت لے گیا آپنے میرا منہ میٹھا کیا۔ خدا آپکو شیرین کام رکھے ۵

| | |
|---------------------------|---------------------------------|
| ام کا تحفہ تحفہ مرغوب | پیشکش آپکا مجھے پہونچا |
| رکھے اللہ شاد و شیرین کام | شادو ہی دیتا ہر شاد و دل سے دعا |

شاد و عفی عنہ

۱۵۱

میجر گاف صاحب معتمد افواج

بجواب آپکی چٹھی کے لکھا جاتا ہے کہ میرا مزاج شب سے ناچاق ہے

لہذا شاید آج سہ پہر میں بھی فرصت نہوگی۔ اور کل کا روز الوال جانیکا بھرچا۔
اگر آپ ان کاغذات کو ملفوف کر کے میرے پاس بھیج دینگے تو میں دیکھ کر واپس
اگر اسے متعلق کوئی غامض کیفیت ہو تو علیحدہ لکھ کر بھیج دے گا۔ کہ انہر غور کر دوں فقط

شاد و عفی عنہ

۱۵۲

مہر سپہر اتحا و نواب معتضد جنابہا درو اما و خشان با و اس وقت صبح کے
سات بجے ہیں۔ ماہ سوال کی ۲۷ تاریخ ہے آپکو کا بتہ ۱۷ مارج ۱۳۹۵ء کا جواب لکھنا شروع کیا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آپکے دو خط ماقبل کے پہونچے جس میں ہمارے دوست کا خط ملفوف تھا۔ میں نے

سو کام چوڑ کر لو اپسی ڈاک خط کا جواب لکھ کر پوسٹ آفس میں رجسٹری کرادی۔
اور وہ (میل) میں روانہ باشد۔

اندہ آپکو خوش رکھے۔ مجھے میری خوش خبریاں خوش ناؤ گے۔ کالون کو سرور
حاصل ہوگا۔ مگر پہلے اپنی آنکھوں کا تو حال لکھئے کہ کیسی ہیں۔ خدا نوروے۔
رخصت کی منظوری ہونے میں کوئی امر اس وقت تک مانع نہیں ہوا۔ مجھے اسکا پورا
خیال ہے۔ بہر حال آپکی رخصت منظور ہوگی۔ گوا بھی وہاں سے شمل واپس نہیں جئی
مگر تارکے۔

کیا اس تحریر سے رنجیدہ ہو گئے۔ کیا اس فقرہ کو پڑھ کر دلگیر ہوئے جانتے ہیں۔
ذرا میری صورت تو دیکھئے۔ اُہو ہو ہو سوع۔

وہ لب آئی ہنسی دیکھو مسکرا تے ہو

ہاں صاحب۔ اے لوہم تو بھول ہی گئے تھے۔ یہ حقہ اور چم حاضر ہے
لکھنو کا ذرا تنہا کو تو دیجئے۔ ایک دم نگائیں۔ ہاے ہننے لکھنو نہیں دیکھا۔ بس
اتنا ہی سنا کئے

خدا آباد رکھے لکھنو کو بہر غنمت ہے
نظر کوئی نہ کوئی اجبتی صورت آبی جاتی ہے

ہمارے دوست اداؤں کے لئے کیسے ہیں۔ ضرور لکھئے۔ کئی روز

سیر و سیاحت میں گزرنیکے باقی اللہ اللہ خیر صلاح فقط
کاتب جواب کا طالب شاد و عظمیٰ عنہ

۱۵۳ مہربان محمد ہدایت علی صاحب

دو قرص تنباکو کے پہونچے۔ فی الفور چلم بہروائی۔ دو ایک کش لئے۔ لکھنؤ کے
تنباکو کا مزا آگیا۔ جی تو چاہا کہ حلوائے بے دودھ کی طرح ڈکار جاؤں۔ مگر تنباکو
برائے کشیدن ست۔ نہ برائے خوردن۔ سیاہ ایسا کہ ہوشانِ برق دم کے
خال مشکین سے تشبیہ و ن تمی زید۔ بوے خوش نافہ تار کو شرماتی ہے وہون
کا کل معشوقان نوشاد کے گونگر کو بڑھا دیتا ہے یہ تحفہ آپکے حسن عقیدت پر
دال ہے ۵

شکریہ ادا کرنا کا کرتا ہوں

اس عقیدت کا دم میں بہرتا ہوں

شاد و عظمیٰ عنہ

۱۵۴ مہربان محمد ہدایت علی صاحب

بہولانا تمہیں ہوا اب مبارک

بھتی سورہ یسین تبارک

ابھی ابھی آپکا دعوتی رفقہ پہونچا۔ دل شاد ہوا۔ جم جم یہ شادی مبارک۔
سال آئندہ خدا کرے کہ پوسے کو گودوں کلاؤ۔

انشاء اللہ تعالیٰ آج نو بجے شب کے ضرور جلسہ مسرت بخش میں شریک ہوں گا۔

فی البدیہہ ایک ماوہ تاریخ بھیجتا ہوں۔ واد سخن دیجئے۔ اور تاریخ لیجئے۔ ایام شادمانی
بکام باد بالنون والصاد۔

تاریخ

| | |
|------------------------------------|--------------------------------------|
| جسکے محمود علی دولہا بنے نکلی برات | اور ملی اک لونو عروس مہربین ماہ کمال |
| دی مبارکنا زہرہ نے بصد ناز و طرب | ہو بیاک تلو نوشہ یہ عروس خوش جمال |

شاد و عقی عنہ

۱۵۵ مہربان محمد ہدایت علی صاحب

ایک ڈبا خوشبودار بتنا کوکا پہونچا۔ دوبارہ کیون اپنے زحمت اٹھائی
اسقدر اپنے بتنا کو پلا یا کہ بتنا کو فروش مالا مال ہو گیا۔ وہ بیچتے بیچتے تھک گیا
مگر اپنے خریدنے میں قصور نہ کیا۔ مجھے اب اسکا کیا بدلا ہو بجز اسکے کہ مری مری سے
دم اڑاؤں۔ اور آپکی عقیدت کا دم بہرون سے

| | |
|-----------------------|-------------------------|
| خوش ہوا آپکی عقیدت سے | رکھے اللہ شاد و فرحت سے |
|-----------------------|-------------------------|

شاد و عقی عنہ

۱۵۶ علم میدان شجاعت کپتان لوس فن گلاس صاحب سلامت
آپکا دعویٰ رقتہ پہونچا۔ مسرور ہوا۔ ضرور مہولی کی دعوت میں شریک
ہونگا۔ اور آپ کے رنگ خلوص و عقیدت کا پہاگ منادونگا

| | |
|------------------------------|----------------------------|
| ہمیشہ ہو لیان ہو دین دکن میں | منائیں رنگ ٹیسو کے چمن میں |
|------------------------------|----------------------------|

رہو پہولے پہلے تم بادل شاد

شاد و عفی عنہ

۱۵۷

خیر خواہ ماہ کیتان لوس فنگلاس صاحب

آپ کا عریضہ مورخہ امروزہ دربارہ سید حسن لفٹنٹ پہونچا۔ میں بہت افسوس کرتا ہوں کہ یہ اطلاع بعد از وقت ہوئی۔ میں نے اس مقدمہ کی مثل بتایا۔ مگر یہ سنہ الیہ بعد ثبت دستخط دفتر روانہ کر دی ہے۔ پس ایسے ابواب میں آئندہ سے اگر قبل از وقت اطلاع ہوا کرے تو مناسب ہو۔ اس وقت کوئی تجویز نہیں ہو سکتی مجبوری ہے۔

شاد و عفی عنہ

۱۵۸

مرزا غلام مصطفیٰ بیگ صاحب ناظم نظم

ایک گننام خط آپ کے پاس بھیجتا ہوں۔ بغور معائنہ کیا جائے کہ مددگار تاحک ظلم کا خاکہ کیسا اڑایا گیا۔ یہ ایک ہی نہیں اسکے قبل بھی میرے پاس ایسی شکایتیں بہ سبیل ڈاک آئیں۔ جنکا ذکر بالمشافہ بھی کیا گیا تھا اور بار بار تاکید کی گئی تھی کہ اپنے ماتحتین کے رویہ سے غافل نہ رہیں۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ آپ بہت بیدار مغز ہیں۔ وفادار اطاعت گزار کا ہے اور نمک حلال نکلجو اردولت آصفی میں آپ کا شمار کیا جاتا ہے۔ اور ایسے ناخدا ترسوں کی دلی حالت سے واقف ہونا نہ آپ کے امکان میں ہے نہ میرے۔

مگر ہاں بظاہر نگرانی ہر ایک افسر کا کام ہے۔ خواہ وہ ادنیٰ ہو خواہ اعلیٰ۔
تکاسل کو روار کسانہ چاہئے۔ زیادہ صراحت کی ضرورت نہیں۔ خود آپ کو
معلوم ہو جائیگا۔ ع

حاجت مشاطہ نیست روئے دلارام را

ظاہر ہے اگرچہ قانوناً گناہم عرضیوں کا چاک کرنا واجب کیا فرض سمجھا گیا ہے
مگر یہ خیال کرنا چاہئے کہ ع

تا بناشد چیز کے مردم نگویہ چیز ہا

یہ غیر ممکن ہے کہ جب تک کوئی ستیانہ جائے وہ نہامی کا مرتکب ہو۔ مجھے اسکے
مان لینے میں بھی تامل نہوگا۔ کہ حاکم اور کار گزار کے دوست کم۔ دشمن زائد
ہوتے ہیں۔ مگر اسکے ساتھ ہی یہ بھی ہے۔ کہ جس قدر حاکم صاحب انصاف
اور رحم دل۔ داد گستر۔ ہوگا مخالف کی زبان اسکی مذمت اور عیب جوئی پر
بہت کم گویا ہوگی۔

الغرض اب انتہا سے زیادہ انکی خود غرضیاں اور گستاخیاں اور چہچہان
مختلف الوان میں اپنا رنگ دکھا رہی ہیں۔ ایسے وقت میں سکوت کرنا۔
غریبوں کے حق میں کانٹے بوناہو۔ خداوند نعمت پروردگار بندگان حضرت محمد ﷺ نے مجاہد
خدمت وزارت فوج سے جو سرفراز فرمایا ہے۔ اگر میں اس خدمت کو
وفاداری اور ایمانداری اور رعایا کی ہمدردی کے ساتھ بجانہ لاؤں تو گویا

میں نے اپنے ہی ہاتھوں خدا نخواستہ انصاف کا خون کیا۔ یا یوں کہئے کہ اس عطا سے عزت شاہی کی قدر نہ کی۔ لَعُوْذُ بِاللّٰہِ۔ حاکم مجازی کے نزدیک معتب اور حاکم حقیقی کی بارگاہ میں گنہگار مہر امیر منصب بھی ہے کہ میں جس خدمت پر مامور ہوں اسکو حتی الامکان بحسن و فاداری سرانجام دوں۔ اور عدل و انصاف کو ہاتھ سے نہ چھوڑوں۔ اور جو ناخدا تیں ظالم ہیں انکے پنچے سے غزبا کو بچاؤں۔ اور انکی داد کو پھونچوں ورنہ۔ ۵

نکوئی بابتان کردن چنانست
کہ بد کردن بجائے نیک مردان

سعدی

کا مصداق ہوگا۔ مجھے یقین ہے کہ آپ بہت جلد اس معاملہ کو بلا کسی رعایت کے جس طرح سے ممکن ہو دریافت کر کے غریبوں کی داد کو پھونچینگے۔ اور اسکے نتیجہ سے مجھے اطلاع دینگے۔ فقط وما علینا الا ان لک بالکاف فقط
شاد و عفی عنہ

۱۵۹

شجاعت پناہ نواب برق جنگ بہادر

آپکی عرضی مع تبرک نیاز شریف حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
معرض وصول میں آئی۔ اور تبرک مرسلہ منظور و مقبول ہوا فقط

شاد و عفی عنہ

۱۶۰

شجاعت پناہ نواب برق جنگ بہادر

آپکا معروضہ مع ایک کشتی انتہا س کد پہونچا۔ شکور ہوا ۵

خوش ہوا آپکی عقیدت سے رکھے اللہ شاد فرحت سے

شاد و عفی عنہ

۱۶۱

علم میدان شجاعت محمد عبد الرزاق صاحب سلامت

ایک ڈالی ٹر تر یعنی کچھور کی پہونچی یہ میوہ خاص عرب کا ہے اسکی توصیف
محال ہے۔ یہ میوہ مرغوب اور مطبوع عرب ہی نہیں بلکہ کل بلاد کے لوگ اسکے شیدا
میوہ کیا ہے جان شیرین ہے۔ کیون نہویہ ٹر مقبول رسول محبتی محمد مصطفیٰ ﷺ
ہو۔ روحی فدا۔ برین نام پاک ۵

زبان پہ بار خدا یا یہ کس کا نام آیا
کہ میرے نطق نے بوسے مری زبان کے لئے

بیان

ہر شخص اسکا شائق و مشتری ہے۔ نخلبندان گلشن نشاط میں اسکا علم سہرا فرار مذاق شیرین
زیر بار منت شیرین ٹری ہے۔ واہ کیا شان دلبری ہے۔ یوسف مصری بھی اسکے ذائقہ ملاوت
شیرین کام تھے۔

نہار

آپنے میرا منہ میٹھا کیا۔ خداوند عالم آپکا منہ قند و نبات اور دامن امید و دم و درود

بہرے ۵

ارمنان سے ہو گیا دل شاد شاد شاد ہوتا بار و نخل مرا و

شاد و عفی عنہ

۱۶۲ مہربان مرزا عبداللہ بگ صاحب

عین انتظار میں آپ کے مُرسلہ دو شیشے سرکہ کے پہونچے مشکور ہوا۔ دعا بھی کی۔
دستر خوان پر رکھا۔ اور مرزے سے چکھا۔ عُن اتفاق اسی کو کہتے ہیں کہ دل جو چاہے
وہ فوراً ہاتھ آئے۔ خدا کرے کہ دلی امیدیں ایسے ہی برآئیں۔ گو ہر مقصود کو پائیں
جم جم خوشیاں سنائیں وَهُوَ الْمَطْلُوب

| | |
|-----------------------------|--------------------------------|
| مرسلہ سرکہ تمہارا مہربان | زیبِ ستر خوان جسدِ مہو گیا |
| بہرِ ناچکاری پچکارا تما بین | ترشی کی تیزی کٹائی کا مزا |
| جزوِ اعظم نورتن چٹنی کا ہے | ہضم کی قوت میں ہر شے سے ہوا |
| ہانسی کا نسخہ یا سرکہ ہے یہ | کھانا کھایا اور ادھر سب بچ گیا |
| دانت کٹے دشمنوں کے ہون بکے | شاو کی دسے دعا ہی میرزا |

شاو عفی عنہ

۱۶۳ مہربان من راجہ بنی لال

مین اسوقت لارڈ میکالی کی اسپیشین پڑھ رہا تھا۔ ان صاحب کو انگریزی سن کر
وہی نسبت ہے جو شیخ مبارک ہندوستانی شیرازی علیہ الرحمہ کو
فارسی زبان سے ہے۔

میر انیس صاحب مبرور کہتے ہیں۔

رباعی

| | |
|--------------------------------|----------------------------|
| بلبل یہ زمانہ ایک گل کا نہ ہوا | محکوم ائمہ و رسل کا نہ ہوا |
| انسان کو عبث غرور کی تائی ہے | اللہ پہ اتفاق گل کا نہ ہوا |

خیر یہ تو زندیقوں اور منکروں اور مشرکوں کی طرف خطاب ہے مگر اس بدیہی سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ شیخ سعدی کا کلام ایسا مقبول ہوا کہ کوئی فرد بشر اسکی اشرفیت اور افضلیت سے انکار نہیں کرتا۔

ماحصل یہ کہ تمام دنیا معترف باللسان ہے کہ میکائی اور جان برائٹ کی سی انگریزی کسی نے نہیں لکھی۔ اسوقت لا ر و موصوف کی وہ اسپچ مین بامعارن نظر بالاسیما بڑھ رہا تھا جسہین اجوکیشن یعنی تعلیم کا ذکر ہے۔ موتیوں یوں لٹو کے قابل ہے۔

انگلستان کے فرقہ لبرل کے ممبر اس بات کے ساعی بالآخر ہیں کہ اہل ہند کو درجہ اعلیٰ کی تعلیم دینی چاہئے۔ مگر فرقہ کنسر ویٹیو گملے بندوں نہیں دے داتو کتے ہیں کہ ہم پر فرض نہیں ہے کہ ہم اہل ہند کے درجہ اعلیٰ کی تعلیم دینے میں خرچہ عامرہ کا زرخیر صرف کریں۔ انکی رائے ہے کہ ہندوستان کو نو جوانوں وغیرہ کی تعلیم کے لئے اپنے پاس سے روپیہ خرچ کرنا چاہئے۔ گو بھمے لبرل فرقہ سے پورا اتفاق ہے۔ لیکن کنسر ویٹیو کی رائے بھی قابل غور ہے۔ کیا وجہ ہے کہ اہل ہندوستان اپنے ملک کے ہونا رنو جوانوں کی تعلیم

درجہ اعلیٰ کے لئے برٹش انڈین گورنمنٹ کی تقلید نہ کرے۔

مالک مغربی و شمالی واودہ کے دو اوالعزم متوسط درجہ کے ہمدرد بزرگواروں نے
پرائیویٹ اولوالعزمی کی شمشیر آبدار کے جوہر دکھا دئے۔ یعنی سر سید احمد خان بہا
آن جہانی نے چندہ فراہم کر کے علیگڑھ محمدن کالج کی بنیاد ڈالی۔ اور
لکھنؤ کے منشی کالی پرشا وکیل متونی نے اپنا کل سرمایہ جو قریبے دس لاکھ روپیہ
اپنے کالتہیاٹ ٹالاکے وقف کر دیا۔ پرائیویٹ اولوالعزمی اسے کہتے ہیں۔
خیر آدم برسر مطلب۔ لاڈمیکالی کی وہ اسپیش پڑھ کر جبکامین نے ذکر کیا۔
مجھے آپکا مدرسہ یاد آیا۔ جو آپنے اپنے ذاتی صرت سے قائم کیا ہے۔ میں خوب
جانتا ہوں کہ آپکو دنیا میں سب سے زیادہ شوق معلم و معلم تدریس سے ہے۔
جو واقعی قدر کے قابل ہے۔ میں نہایت خوش ہوتا ہوں۔ آپکے دوست اور
مداح پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار لکھنوی حب پہلے پہل
یہاں آئے تھے تو انہوں نے آپکے مدرسہ میں ایک اسپیش وی تھی۔ اگر کوئی نقل اسکی
آپکے ہاں ہو تو ضرور بھیجئے۔

آجکل چند صاحب قوم کتری آپس میں جھگڑ رہی ہیں مقدمہ فیصل طلب یہ ہے
کہ ایک صاحب اپنی اولاد کو تعلیم اور سیاحت کے لئے ولایت وغیرہ بھیجنا چاہتو
اور غلبہ اسطرت ہی کہ نہ بھیجا جائے۔ آپکی کیا رائے ہے۔ میں تو بالاسد تقلال
یہ کہتا ہوں کہ ضرور بھیجنا چاہئے۔ ہمارا مذہب کیا تار تار سے بھی بودا ہو گیا۔

کہ ولایت کے سفر کرتے ہی لاندہب ہو جائینگے۔ حیدر آباؤ کے بدنام کنندہ کو نام نہاد
 بہت سے ایسے ہیں کہ بدون ولایت گئے کے لاندہب ہی نہیں ہو سکتے
 بلکہ دو قدم اُٹھتے بڑھے ہوئے ہیں۔

الغرض جو کچھ آپ کی رائے ہو اُس سے نہ صرف مجھے اطلاع دیجئے بلکہ
 پبلک کو معلوم کرائے فقط شاو عفی عنہ

۱۶۴

حقایق آگاہ سید لطف علی صاحب مودودی چشتی

دعائاً متضمن شرکت فاتحہ شریف حضرت خواجہ خواجگان ہند لولی غریب قدس سرہ
 بہت و ششم ماہ حال بطلب این عقیدت مند وصول تفقد شمول ہوا۔ آج پانچ روز
 ہوئے کہ لڑکے کو بخار ہے۔ جسکے باعث شیرازہ خاطر پریشان ہو بمصدق
 المعذوس مجبوراً ریل کی شرکت فاتحہ شریف سے معاف فرمایا جاؤن فقط
 شاو عفی عنہ

۱۶۵

حقایق آگاہ معارف دستگاہ سید بہا علی شاہ ضا چشتی دام و فیض کم

بعد اداسے لوازم نیاز مندی گزارش ہو کہ نامہ نامی و صحیفہ سامی ضرور دفرما کر
 مضمون مندرجہ سے مطلع فرمایا۔ یہ نیاز مند مع بال بچوں کے تادم تحریر نیاز نامہ
 مع الخیر والعاہیت ہو اور ہمیشہ دعا سے خیر کے لئے ملتجی۔ کثرت کارہ کاری کے باعث

نہت کم فرصت رہتی ہے اسلئے اتفاق تحریرات کا نہیں ہوتا۔ مدام مزد صحت
مزاج و تہج سے اگر ایسا فرمایا جائے تو موجب توجہ کا ہے۔ زیادہ توجہ دلی
بمذول رہے فقط شائع و عفی عنہ

۱۶۶

حقایق آگاہ سید محمد بے نظیر شاہ صاحب قادری

آپکا دعا نامہ پہونچا۔ میرے ارادات و عقیدہ تندی کی نسبت آپ نے جو کچھ
لکھا ہے وہ سب آپکا حسن ظن ہے۔ اور آپ ہی بزرگوں کی دعا کا اثر ہے
آپکے کارنامے جو خاص تصوف میں ہیں اور جنہیں آپ نے منظوم کیا ہے وہ میری
بیشی کے مترجم محمد علی احسن صاحب کے ذریعہ سے میرے پاس بھیجے ہیں
اور ہمیشہ میرے پیش نظر ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ آپ نے دریا کو کوزہ میں بہا ہے۔
آپکا کلام ہر طرح سے لائق تعریف ہے۔ ہر دم وہ کلام میرے پاس ہے اور
ہر وقت میرے پیش نظر ہے تو بہر خاص اسکے سننے کے لئے آپکو زحمت
گوارا کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور میں ہر وقت اس کلام کے دیکھنے سے
جس قدر فائدہ اٹھا سکتا ہوں اندازہ تحریر سے خارج ہی۔ اگرچہ بظاہر دور ہوں مگر
دل سے نزدیک ہوں۔ آپکی ملاقات سے فیض یاب ہونکی اگرچہ دلی خواہش ہے
مگر آپ خوب جانتے ہیں کہ کلّ اَمْرِ مَرْهُوْنٌ بِاَوْقَاتِہَا۔ اور یہی باعث ہے
کہ باوجود کشش طرفین ملاقات کی صورت غیر پیدا۔ ان دنوں جشن ہای سالگرہ بیک

کی وجہ سے روزانہ حاضر باشی کے باعث عدم الفرصت ہوں لہذا اگر معاف کیا جائے تو بعید از لطف نہوگا فقط **شاہ عفی عنہ**

۱۶۷

عنایت فرمائے بندہ شاہ حسین صاحب

آدم کی ڈالی پہونچی۔ ایک سو ایک تخم پیوندی پائے۔ بے موسم نعمت غیر سترقبہ ہی واقعی ممبئی کے پیوندی مشہور و معروف ہیں۔ اس پیوند اتحاد کا ہزار ہزار یعنی الفا الفا شکریہ بجا لاتا ہوں۔

جناب من واقعی کیا دل پسند اور مرغوب تھے عنایت فرمایا کہ ذوق چاشنی شیرین کام ہوا۔ اسکو دیکھنے سے میری روح کو تازگی ہوتی ہے۔ جان میں جان آتی ہے۔ خدا کی قسم اسکی رنگت کے دیکھنے سے زعفران زار کشمیر آنکھوں میں پہر جاتا ہے۔ اسکی سبزی عین سبزی بہار ہے۔ ہر رنگ میں مرغوب۔ مگر آپکی اور ہماری یک نگی سب سے نرالی ہے۔ خاص ہے۔ عام نہیں ہے۔ ہر ایک دانہ کو کوزہ آبجیات کسائی زبید۔ ریشہ کا نام نہیں۔ کہیں کہیں سُرخ۔ شیرین و بہان و غنچہ لبان کشمیر اور محبوبان فرنگ کے رخسار گلزار کی خبر دیتی ہے۔

جناب من یہ وہ میوہ ہے کہ جنت میں بھی پائینگے مینوہ ہشتی اسکا نام رکھا گیا لاریب۔ یہ اشرف الاثمار ہے جسپر ہر شیخ و شاب نثار ہے۔ بہت سے پختہ مغزوں کو دیکھا ہے کہ ایسے شوق سے کھاتے ہیں کہ مغز اور پوست ڈکار جاتے ہیں۔

بہر حال اسکی توصیف اور تعریف کرنے سے عاجز ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپکے نخل مراد کو
 بارور پہلا پہولا سرسبز و شاداب رکھے۔ آپکے اس منت اور اتحاد نے میرے
 رگ و ریشہ کو ممنون فرمایا فقط
آبکادوست شاد و عفی عنہ

۱۶۸

مولانا بالعلم والفضل اولانا غریب شاہ صاحب
 دس خوشے انگور کے پہونچے۔ بندہ کامنہ میٹھا ہوا۔ اسکی شیرینی سے
 بوسہ نبت الغضب کا مزا آتا تھا۔ اور دشت رز کا ذائقہ پاتا تھا۔ کیا عرض کروں
 یہ وہ میوہ ہے کہ گل و گلچین و صیاد و گل و بیل سب بلوغ جان میں اسکی تاک میں
 رہتے ہیں۔ اور ایسے فریفتہ اور والہ و شیفہ کہ مئی عشق میں مستانہ دار جو متے ہو
 پھرتے ہیں۔ اسکے مارے ہوئے کی کیفیت نہ پوچھئے۔ زائد بھی اگر اسکی زیارت کرے
 تو عید پر میخان ہو جائے۔ اور اسکے شربت کو شراباً طور اسمجھ کر ڈکار جائے۔
 اس میوہ میں نادریات یہ ہو کہ جہان خشک ہو اموں پر منقی انگیا۔ طبیب اس نام کے
 عاشق جس نسخہ میں دیکھئے پانچ چار دانہ اسکے ضرور شریک کئے جاتے ہیں مقوی
 اور خون آور۔ الغرض بہر حال مفید۔ امید ہے کہ جناب عالی کی توجہ مجھ نیاز مند
 حال پر ایسی مبذول رہے گی جیسے خدا کی رحمت عاصی اور گنہگاروں پر پر میخان کی
 خجنانہ اور بدستون پر ہوتی ہے۔ فقط

شاد و عفی عنہ

یا منظر العجائب۔ مولانا مظہر الدین غریب صاحب کو

احقر اعباد شاہ کی جانب سے سلام پہنچے۔

آپ کا مکتوب شب کو پہنچا۔ میں صبح کو سرور نگر گیا ہوا تھا۔ آجکل گرمی زور وں پکڑ
مولانا آپ کا یہ ارشاد کہ بابا اکشن پر شاہ و تیرے عادات اور تیرے اخلاق دیکھ کر
مجھے رشک ہوتا ہے کہ تو مسلمان کیوں نہ ہوا۔ واہ مولانا مسلمان ہونے کی ایک ہی کمی
میں نہیں سمجھا کہ مسلمان کیسے کہتے ہیں۔ اگر مسلمان اس کو کہتے ہیں اور اس کا نام ہے
کہ فقط ڈاڑھی بڑا دین اور عبد اللہ عبد الرحمن نام رکھیں۔ اور تعصب پرست
ہوں تو بندہ ایسی مسلمان کی کو دور ہی سے سلام کرتا ہے۔

مسلمان وہ ہے کہ خدا کی وحدت کا قائل ہو اور اس پر دل سے ثابت قدم رہے
بندہ سچا موحد اور پچا صوفی ہے۔

آپ کا ارشاد کہ جب تک رسالت کا قائل نہ ہو مسلمان نہیں ہوتا۔ بندہ نواز لفظ مسلمان
ملت کا نام ہے۔ موحد کے نزدیک ملت اور مذہب کی قید کیسی ہے

جنگ ہفتاد و دولت ہمہ را عذر بنہ

چون ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند

ہاں اب کان دہر کر سنئے۔ جو موحد ہے وہ ضرور غیر متعصب ہو جو غیر متعصب
وہ رسالت کا ضرور قائل ہے۔

مولانا نام پاک محمد پرین وجد کرتا ہوں۔ اس نام پاک کا خرد سالی سے

والہ و شیدا ہوں۔

حضرت من۔ آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ زنا رگلے میں کیوں ہے۔ اسکا جزا

کیا دون۔ لے اب سنئے ۵

شاد

مری تسبیح کے دو جزو ہیں زنا راورد اسنے
بظاہر شیخ کا ممنون ہوں باطن میں برہمن کا

صاحب من۔ مجھے تو یہ منظور نہیں کہ اپنا ظاہری بناؤ چنا و مولوی یا ملا

کی طرح رکھوں۔ یا زنا رتوڑ کر ختنہ کر لون۔ یا دسترخوان پر لو الے اڑاؤن۔ اگر

کافر زنا زمین اور سلمانی ختنہ میں اٹکی ہے تو مولانا ایسی کافر کو سلام ہے اور

نہ ایسی سلمانی کو ہم مانتے ہیں۔ ہم تو کافر عشق ہیں۔ محراب صنم ہمارا سجدہ گاہ ہے

غوغائے کنشت۔ ندائے لبیک حرم ہے۔ اور پچا پچا صوفیا نہ میرا دہرم ہر سیر۔

باسلمان اللہ اللہ بابرہمن رام رام

مولانا۔ آپ اپنے موحد ہونے کا بہت کچھ دم بہرتے ہیں۔ مگر میرے

مسلمان ہونے کی فکر میں کیوں مرتے ہیں۔ اپنے کو پچا صوفی بھی جتلاتے ہیں۔

اور تسبیح و زنا کے پھیر میں پھنسے ہوئے ہیں۔

ہائے افسوس۔ کیوں مولانا۔ آپ اس بات کو جائز رکھتے ہیں کہ صوفی اور

موحد کہلا کر کفر و اسلام کے جھگڑے میں مبتلا رہیں۔ مولانا مجھے اپنا ایک شعر

یاد آیا۔ وہو ہذا ۵

| | |
|--|---|
| شاد | کفر و اسلام کے جنگیڑے میں نہ پڑنا اسے شاد بندے اللہ کے ہیں گبر و مسلمان دو لون |
| بہر حال مولانا آپ کو یہ تعصب لازم نہیں۔ اور نہ آپ کے شایان ہے ۵ | |
| شاد | یہ کفر و دین کے ہیں جنگیڑے ساری جتنے ہی ایم شاد و انشی کیا کام مٹا کے زنگ و دوئی کو دل سے خدا خدا کر خدا خدا کر۔ |
| <p>مولانا۔ آپ میرے کفر و اسلام کی فکر میں بالکل نہ پڑے۔ جو وقت یا دھنیا گذرے اسکو غنیمت جانئے۔ خاصانِ حسنہ اجاں تھے ہی نہیں کہ اسلام کو محض اب بڑا کعبہ مقصود ہے۔ اور کفر کون سے صنم پرست دل کا بتخانہ ہے۔ یہ بھی گھر خدا کا۔ وہ بھی گھر خدا کا ہے۔ ہر جگہ اسیکا جلوہ ہے۔ جو اسکا منکر ہے وہ موحد نہیں۔ استی نے منصور کو سولی دی۔ اگر میں زیادہ کون تو شرعاً دوسرے لگانے کا حکم ہو سکتا ہے اور زاہدانِ ریا پرست و ملایانِ متعصب بمصدق۔ "ابنِ گریبان گرفت و آن دامن" میرا نقاب کرینگے بہر کیف ۵</p> | |
| فیہم ہج مضمون بہ زلب بستن نمی آید خمشوی منی دارد کہ در گفستن نمی آید | |
| <p>نقل مشور ہے اور کسی کتاب میں میں نے دیکھا ہے کہ ایک صاحب نے رابعہ بصری سے دریافت کیا کہ بیوی شیطان مقبول خدا ہے یا مردود۔ اُس بلفیسِ تبت نے فرمایا کہ جبوقت مجھے اس قدر فرصت ہوگی غور کر کے اسکا جواب</p> | |

دونگی سبحان اللہ وجد کرنے کے لائق بات ہے دل لوٹ جاتا ہے۔

خاصان خدا کو اپنے یار کے ویدار اور محل صنم کے مزون سے اس قدر فرصت کمان کہ وہ ان جھگڑوں میں اسیر بنائیں۔ اگر آپ کو بخشائش کی فکر ہوگی۔ تو بیان جس نے پیدا کیا۔ ہے وہ خوب جانتا ہے کہ کون بخشائش کے لائق ہے۔

حتی المقدور ممنوعات سے اجتناب کرنا اور اسکی یاد میں مصروف رہنا۔ اور جس تجوید سے کرنا پسیر اللہ پس باقی ہوس فقط شاد و عفی عنہ

مخدوم و مکرم معظم جناب غریب شاہ صاحب قبلہ
بعد سلام سنت الاسلام عرض کہ جناب کا غایت نامہ پہونچا۔ بندہ مشکور ہوا۔
مکتوب سے ظاہر تھا کہ بندہ کا ایک خط بھی جناب کو نہیں پہونچا۔ جاے حیرت اور
اور موجب استعجاب ہے۔

جناب من رہندہ نے تو برابر نیازناجات و اکخانہ میں جبرٹر کرے
مگر ڈاکے۔ ڈاکو ضرور ہو گئے ہین۔ ورنہ کوئی سبب نہیں اور نہ ایسا بنا گیا کہ
جبرٹر و خطوط بھی کم ہو جائیں۔ خدا کرے کہ یہ نیاز نامہ جو بذریعہ گنگر و بخون و رنگ
و سارق روانہ کرتا ہوں۔ برابر جناب کی خدمت میں پہونچ کر مشرف ہو۔ اور گذشتہ
و حال کی کیفیت سے مفصلاً آگئی کر دی۔ بندہ زادے و بندہ زادیان سب خیریت میں ہیں
مدام دعاے خیر کا امید و امیون فقط شاد و عفی عنہ

مولانا غریب شاہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکا خط آیا حال معلوم ہوا ہے

غالب

جہانیاں ز تو برگشتہ اند گر غالب
ترا چہ باک خداے کہ داشتی داری

جناب من۔ اگرچہ دنیا دار ہوں۔ مگر متوکل ہوں۔ لباس امیرانہ ہے مگر دل
فقیرانہ۔ اگر کسی کو مجھ سے عداوت ہے تو ہوا کرے۔ عنوان میں جو شعر میں نے لکھا ہے
وہ میرے اطمینان کے لئے کافی۔ اور میرا پورا بہرہ و ساختا پر ہے۔ اس میں شک نہیں کہ

خاصاں خدا حسانا باشد
لیکن ز خدا جدا بنا باشد

مگر جب تک مثبت ایزدی کسی امر کی مقتضی نہ ہو اسکا ظہور عالم امکان میں محالات ہے
فقر خواہش الہی کے تابع ہیں۔ اگر کسی حاجت کا روا ہونا۔ یا کسی مرض مملک کا
رفع ہونا قضاء معلق ہے۔ تو ضرور دوا اور دعا اور تدبیر کا اثر ہوتا ہے۔ اگر
قضاء مبرم ہے تو پھر بندہ کی مجال بھی نہیں کہ اس کے خلاف اپنی قوت ملکیت کو
صرف کرے خیر ع۔

انچہ از دوست میرد نیکوست

اگر کسی روز شاہ صاحب آپسے ملین اور کوئی بندہ کا ذکر چڑ جائے تو
ضرور آپ اس خط کے مفہوم کا ذکر کیجئے۔ اور جو کچھ جواب دین اس سے یا مافوق

بندہ چند روز کے لئے سرفروغ ہو جاتا ہے۔ والسلام فقط
شاہد عفی عنہ

بندہ پر ورغیب شاہ صاحب

کل جناب کا تفقد نامہ پہونچا۔ آج دو روز کے بعد میں پاسخ طراز ہوں۔
دیوان میرا بھی چہا نہیں۔ ابتدا سے شوق میں جو کلام طبع ہوا تھا اُس کا نام
باغ شاہ ہے۔ اس وقت کوئی جلد اس کی باقی نہیں ہے۔ اب ارادہ ہے کہ
جو کچھ کلام اس عرصہ میں جمع ہوا ہے اُس کو طبع کراؤں۔ انشاء اللہ تعالیٰ
بعد طبع روانہ خدمت کروں گا۔ فی الحال مطلع خورشید کی ایک جلد
اور روضہ شریف کی ایک جلد از بخانہ پیش کرتا ہوں۔ قبول ہو ع۔

آرزو ہے کہ آرزو نہ رہے

اس مصرع پر میں نے غزل واقعی لکھی ہے۔ حسب الارشاد غزل مذکور اپنے
حافظ کی تحویل میں منسلک کر دی ہے۔ یہ جناب کی عنایت کی دلیل ہے۔
کہ میرے کلام کی نسبت اس قدر طب اللسان ہیں۔ ورنہ کجائیں۔ اور کجائیں کلام
بہر حال آپ کے اُن عنایات آمیز الفاظ کا سپاس گزار ہوں۔

شاہ ولی الدین صاحب قادری کی خدمت میں سلام و نیا

پہونچا دیجئے۔

جواب چند ان ضروری نہیں۔ لیکن کتابوں کی رسید ضرور ضرور فرمائیے۔

زیادہ نیسا ز فقط شا دعفی عنہ

معرفت دستگاہ شاہ کریم اللہ صاحب عاشق حشتی

- آپکا دعانامہ مورخہ ۲۴ محرم سنہ ۱۲۷۰ھ روان مع ہفت عدد

نفوس نفرتی منقہ حامل وغیرہ مراتب وصول بہجت شمول ہوا۔ اور فوراً آپکے

ارشاد کے بموجب جو بشارت الہام غیبی سے تھی۔ بھنواے اللہ علی کل شیء قدیر

فائدہ خیر حافظاً وہو الرحم الرحیم مگر بنور دار کے گلے میں لایا۔ میں آپکی اس دلی ہمدردی

و توجہ باطنی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور ہمیشہ کے لئے طالب دعا خیر ہوں۔

انشاء اللہ تعالیٰ اب جو عرس ہوگا اسمین شریک ہو کر ملاقات مستفید ہونگا۔

مراسلہ مشمولہ واپس ہے فقط شا دعفی عنہ

۱۲۷۰ھ حقایق آگاہ سید غیاث الدین صاحب حشتی اجمیری

دعانامہ متضمن شرکت فاتحہ شریف حضرت خواجہ خواجگان ہند الولی غریب زقدسہ بششم

ماہ روان بطلب ابن عقیدہ مند وصول نفقہ شمول ہوا اگرچہ آج کی مجبوری دعوت تھی

مگر پرسوں سے درویشیت کے باعث سے مجبور ہوں۔ لہذا بمصدق المودود محبوب

آجکی عدم شرکت فاتحہ شریف سے معاف فرمایا جاؤن فقط

شا دعفی عنہ

گیا ان اکاش کے سورج سوامی سوم پرکاش انسبجی
 مارج کو غیب کشن پرشا دکا پر نام ہوئے۔ آپکا پتر پہونچا۔ اسکے
 دیکھنے سے من کو آند ہوئی۔ آپکا واکہ سب ست ہے۔ ایک ایک اپہر آپکے پتر کا
 اوپدیں اور جوگ مارگ کا ورشٹاٹ ہے سچ ہے کہ مانس مایا کے جال میں
 ایسا پسنا ہے اور جوگن توگن کا اسکے نیر پر پردہ پڑا ہے کہ اسکو مایا کے سوا
 کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ یہی کارن ہے کہ شاسترین لکھتا ہے۔ راج سے نرک۔
 جو آتما آپ جیسے پر مہگت کے درشن کر کے سنت سماگم کرے اسکا من سدہ
 ہو جاتا ہے۔ اور ستوگن اسمین آپ سے پر دیس کرتا ہے۔ اور جب ستوگن کا
 اسمین نواس ہو گیا تب پر ماما کا پرکاش دیکھ پڑتا ہے۔ جب وہ پرکاش
 اولوکن میں آگیا تب وہ منش آتما کا پہچاننے والا ہو گیا اور جس نے اتما کو
 پہچان گیا سیدہانت جوگ کا سارا نس پر اپت ہو گیا۔ آپ جیسے مہاتما کی انتر و شٹی
 ہو جائے تو کوئی اجر ج نہیں کہ میرا من استہر ہو اور سکھہ دکھ سم ہو کہ گیان پد کو
 پر اپت ہو جاؤن جس سے میری مکتی ہو جائے۔ ست سنگ بڑے اوتھم دستو
 مجھے بال و ستہا سے ست سنگ کا من سے شوق ہو۔

محبوب پرشا دکے واسطے اپنے جواپنے من سے اس میں رہا ہے
 مجھے بہت خوشی ہوئی۔ کوئی سحر ایسا آئے کہ مجھے حضور سے آگیا مل جائے۔
 تو آپکی سیوک محبوب پرشا دکو اپنے ساتھ لاکر آپکے چرنون کا درشن کراؤن۔

یا اگر آپ کسی سحر حیدر آبا وین بر اجمان ہوں تو ہم سب کے دہن بہاگ ہونگے۔
آپ کے ورثہ سے اوتم پہل پائینگے۔ اور منو کا منا پوری ہو جائیگی۔

میں آپ کی سیوک محبوب پر شاد کی ایک تصویر ایک پوسٹ کر کے
بھیجتا ہوں اسکو آپ اپنے چرنون کے پاس رکھیں۔ من سے دور رہنے دین
جو پر شاد آپ دیا کر کے بھیجیں گے وہ تو یذ بنا کر آپ کے سیوک محبوب پر شاد کے
گلے مین ڈال دیا جائیگا۔ کسی کہی اپنے کہیم کسل سے مجھ غریب کے من کو اند کرتے رہے
عما تادون کا داس شاد عفی عنہ

گیان اکاش کے سورج سوامی سوم پر کاش آنند جی

آپ کے دو تاعنا بیت نامہ وصول ہوئے۔ برہنا سے ارشاد سابق بھول سونے کے
تو یذ مین رکھ کر بر خور دار راجہ محبوب پر شاد و طالعمرہ کے گلے مین ڈال دئے۔
اور بذریعہ خط تارا پر شاد صاحب کو اطلاع دی تھی۔ یقین ہے کہ وہ
حقیقت حال عرض کر چکے ہونگے۔

محمد مند بہان ہر طرح سے خیریت ہے۔ اور آپ کی خیریت و صحت کا خواہاں ہوں
بر خور دار راجہ محبوب پر شاد و طالعمرہ اور انکی ہم شیرہ کی طرف سے بندگی اور
قدوس قبول ہو۔

چند روز میرا مزاج بخار سے غلیل تھا۔ اب بگوان کے کربا سے خیریت ہے۔
فقط

شاد عفی عنہ

دیباچہ شریعت سرایہ معرفت کی کیا حکمت مولا نامولوی یوسف علیہ صاوام لطفہ
 السلام علیکم۔ اس وقت میں اپنے اجلاس پر تین تنہا بیٹھا ہوا ہوں مطالعہ کتب تصوف
 و توائخ میرانشاہ ہے۔ مولانا حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ
 جو تصوف کے دریا کا ایک لہر ہے اسکی موج میں ہوں۔ اسکی سیر سے سیر نہیں ہوتا
 اثنائے مطالعہ میں ایک شعر پر نظر پڑی ہے

رہنمش راتشہ دیدم برگناہ
 عرصہ عصیان گرفتہ زان سبب

سبحان اللہ۔ بارک اللہ۔ کیا مذاق ہے۔ واقعی وجد کرنے کا شعر ہے۔ گناہگار کو
 ابھی دسٹا ویز ہاتھ آئی۔ مگر حال یہ ہے

قدسی قدسی نہ دامنم چون شود سودا سے بازار جزا
 او نقد آمرزش بکف من جنس عصیان در بغل

الغرض یہ مصرع ہے۔

عرصہ عصیان گرفتہ زان سبب

خدا جانے کس لہر میں موزوں ہوا ہو گا۔ کہ جسکے پڑھنے سے چوٹ کما ہی ہوے
 دلون کے زخم از سر نو ہرے ہوتے ہیں۔ کیف بادہ سر جوش وحدت سے
 انگو رہیٹ جاتے ہیں۔

در حقیقت ایسا دلچسپ شعر ہے کہ بس دل لوٹ لوٹ ہو جاتا ہی کسی وقت

اسکی تفسیر آپکی زبان سے سُننا چاہئے۔

آپکی ملاقات سے وہ لطف حاصل ہوتا ہے کہ دل ہی جانتا ہے۔ آپکی صحبت جامِ جہان نما۔ آپ کے تجربات سے سفر و وطن کا حال انکشاف ہوتا ہے۔ آپکے ارشادات سے غلوت و راہِ نہن کا مزمز اُلتا ہوتا ہے۔

بیشک آپکی ملاقات کیما۔ے سعادت ہے۔ میا حقانی رشک قافی

بقول آپکے باتون کے جن نہیں ہیں۔ شخص بھی طرفہ معجون ہے۔ ایسا ہنس مکہ اور ظرفیت اور محبت کا پتھا میں نے کم و کیا۔ ہے نقلِ محفل کنسا سزاوار ہے۔

مجھے یقین ہے کہ احمد لہو و المہ جنابِ بخیرت ہوں گے رشکِ خدا میں آپکی دعا کی بدولت مع عیال و اطفال اچھا ہوں۔ مگر چار عناصر میں کچھ خشک ہو گئی ہے۔ اور وہ رازِ سر بہتہ ہے جسکے چارہ گر آپ ہیں بس دعا یہ ہو۔

مے دو آتشہ اگر تیری لون

راس آئے خدا کرے مجھکو

آپ کے قدم کا انتظار ہے۔ دیکھئے بہر کب صحبت گرم ہو۔ اور حکمت و لیاقت و معرفت کے جام بہرہر کر گردش میں آئیں اور میں یہ کتا جاؤں ۵

دور چلے دور چلے سا قیما

اور چلے اور چلے سا قیما

اور زاهدان خشک بھی بادہٴ توحید سے تروا من ہو جائیں فقط
طالب حق مرد آزاد شاہِ عفی عنہ

۱۷۸

بہا گلشنِ علم و فضل مولانا مولوی سید نور الیضیاء الدین صاحبِ ضیا
السلام علیکم۔ ہولی کا رنگ جو قطعہ کی پچکاری میں بہر کر اپنے لطف فرمایا
اس سے دل شاد ہو گیا۔ سبحان اللہ۔ اس رنگینی طبع کے قربان جائے۔ کیا
بچھتا ہوا مقبول۔ پسند آمیز رنگ ہی بقول کسی کے کیل کا کیل نہیہ نفع میں ع۔

چہ خوش بود کہ بر آید بیک کرشمہ دو کار

صنعتِ توشیح سے قطعہ میں موسم بہار کے چاروں فصلوں کا لطف حاصل ہوتا
اور قدرتی خوش نما رنگ اپنے لبِ لعلین کی سُرخ و کما کر شاہ کو سُرخروئی دارین کا
مژدہ دے رہا ہے۔ اودھ حاسدین کی تمناؤں کا خون کر رہا ہے۔ ماشاء اللہ۔ ہو

قطعہ

قطعہ جو لکھا آپ نے مولائے من
ہر شعر کا ہے رنگ نرالا اسکے
ہولی نہیں یہ پسند کا ہے اک گلشن
دائم رہے شاہ و سُرخ یہ رنگِ سخن

چار قطعات بخط نستعلیق جو اس راقم کی کج مع خطاطی کی مشق ہے بطور ارمان
روانہ خدمت ہیں۔ اگرچہ یہ قطعات کل ہی روانہ کرنے کا قصد تھا مگر غزل کے سہ
چونکہ وہ شرطِ بوری نہوسکی۔ اسلئے آج بھیجتا ہوں۔ محبت دلی روز افزون باد فقط

شاہِ عفی عنہ

مولوی سید نور الضیاء الدین صاحب ضیا

قطعہ

| | |
|----------------------------|----------------------------|
| آپکا تحفہ تحفہ مرغوب | یہ وہ تحفہ ہے تحفہ انگور |
| ذائقہ جسکا رشک قد و نبات | عرق میں جسکے گونہ ایک سرور |
| تاک میں اسکی رہتے ہیں عشاق | عشق میں اسکے سبکے سبب چین |
| آپکے لطف و مہربانی کا | شا و ممنون اور ہے مشکور |

شا و عفی عنہ

۱۸۰
دیباچہ گلستان علم و فضل مولوی فقید الضیاء الدین صاحب دام کریم
جسوقت آپکا نامہ شفقت نسیم کھری کی طرح پہونچا۔ اسوقت میں اپنے بستر پر
پڑمروہ خاطر پڑا تھا۔ اسلئے ادا سے جواب سے قاصر رہا۔ اسمن شک بنین کہ دیوار
قبل میرا مزاج امتزاج فضیلین کے باعث غلیل ہو گیا تھا وہی علالت اب تک باقی ہے
پرسون بخار زائد رہا اعضا شکنی اس شدت سے تھی کہ بند بند جدا معلوم ہوتا تھا
درد گلو مزید بران گویا نزلہ کی منت کا طوق تھا۔ معاذ اللہ دو بجے شب تک
کروٹین بدلتا رہا۔ مگر آنکھ تک نہ جھپکی کل کی شب کو شب بھر ان کا مزاد کھائی دیا۔ مگر فرق
اتنا ہی تھا کہ جو اس درد میں مزا ہوتا ہے اسمن نہ تھا۔ سوز جگر میں وہ طیش نہ تھی۔
آنکھوں کو کسی کے خیر مقدم کا انتظار نہ تھا۔ دل کی کمی محبت میں بیقرار نہ تھا۔
بلکہ اسکے خلاف درد۔ درمان طلب سوز جگر راحت طلب چشم خواب طلب

دل آرام طلب۔ جبکہ نوبت باینجار سید مجبوراً۔ مافیہ انجکشن کرایا۔ اسکی بدولت
تین بچے نیند آئی سو رہا سگر وہ دروایتک باقی ہے سر نہیں اٹھانے دیتا۔
عجز و فروتنی کی ہدایت کرتا ہے۔ یقین ہے کہ کل اگر خدا کو منظور ہے تو انشاء اللہ تبارک
افاقہ ہو جائیگا۔

مطلع و حسن مطلع و دونوں لاجواب ہیں مخصوص مطلع ۵

ضیا

دوسرے یار و عاشق بتلا سے صد غم است
اختلاط باہمی با آنہم است و اینہم است

سبحان اللہ کیا کتنا سچ تو یہ ہے کہ جو آپ بتی ہوتی ہے وہ دلپر اثر کرتی ہے۔
دوسرے شعر کی تعریف غالباً نصف و نشر غیر مرتب ہوگی۔ کیا خوب فرمایا ۵

ضیا

میخور اینک در خزان دیگر ہنگام بہار
اختلاف امربہ از اختلاف موسم است

ماشاء اللہ پہلے مصرع کی تقسیم کیا خوب ہوئی ہے۔ اور اس تقسیم کے لئے اختلاف
امزجہ اور موسم کی رعایت بہت ہی درست۔ یاں بھی اختلاف فصلین کی وجہ سے
مزاج ناچاق ہے چشم بدور کیا کتنا۔ آپکی طبیعت رسا طبیعت ہے۔ بلا مبالغہ
مگر ایک بات پر ہنسی آتی ہے کہ ان دونوں شعروں کو آپ نے نظر اصلاح فرمایا
کیا خوب مین اور آپکے کلام پر اصلاح۔ اسکیو الٹی گنگا کا سنا کہتے ہیں۔
قلم تنک گیا تحریر میں طوالت ہو گئی۔ معاف فرمائے۔ اب اسوقت ناتوانی سے

عرق آ رہا ہے۔ اسلئے اس دعا پر اس خط کو مختصر اور ختم کرتا ہوں کہ خداوند عالم جل شانہ آپ کو شہیم زخم حسود سے محفوظ رکھے۔ اور شاو کے ساتھ آپ کی محبت قلبی روز افزون
و اسلئے حضرت پیر و مرشد ظل سبحانی کی بارگاہ میں ہر سال تحائف گل موتیا پیش کیا کرتا ہوں۔ ابکی بہ سبب چند در چند دیر سے پیش کرنا ہوا اسلئے آج پیش کر دیا۔
 اسکے ساتھ ایک قطعہ جو فی البدیہ موزون ہوا۔ لکھ کر گذران دیا۔ نقل درج ذیل ہے

وہو ہذا

| | |
|------------------------------|---------------------------------|
| اللہ رکھے باغ و کن کو سرسبز | ہوا و ج پہ جاودان حکومت کی بہار |
| یا مال کرے گلشن اعدا کو خزان | پہولا پہلا شاہار ہے تیرا گلزار |

یہ البتہ بنظر اصلاح روانہ کرتا ہوں۔ اللہ بس باقی ہوس فقط
 داد طلب شاعر وں کا ہمتا شاو عفی عنہ

۱۸۱ جو ہر خیر خداقت مولوی سید نور الضیاء الدین صاحب سلامت
 نامہ عنبرین شامہ جبکہ ہر حرف زبان اردو میں مثل انشاء طامہ روحید ہے
 نکتہ گریبان وصول ہوا۔ اندری جادو بیانی کدہرا و رنگ آباد کمان
 حیدر آباد۔ مرغ دل کو ان جادو بہرے انہرون کے دام میں پھنسا لیا۔

اے وقت تو خوش کہ وقت ماخوش کردی

کلمات رشیدہ آپ کے راسخ الاتحادی کی دلیل بین ہیں۔ شکوہ سخی کے صبح ہونے سے
 انکار نہیں۔ معترف ہونے میں ذرا مار نہیں۔ بیشک خط کے نہ لکھنے میں بہول تو

ضرور ہوئی مگر اسکا و غماض نہ خیال کیجئے بلکہ موجودہ حالات اور محبوب کے عنایات جو مجھے پریشان کر رہی تھی اسیکی وجہ تھی کہ آپکے اس شعر کا مصداق بنا

ضیا

کر است فرصت و ارستن از قیود امل
کہ آشنا ز کرم حال آشنا پرسد

مگر اسکا فضیلت دل سے کیجئے۔ اب تو آپنے بیسویں تاریخ کو آنے کا وعدہ کیا ہو۔
ہاں یہ کہنا بھول گیا کہ جن پریشانیوں نے خط لکھنے سے غافل یا مجبور کیا تھا وہ
بفضلہ تعالیٰ شانہ دور بھی ہو گئیں۔ مگر کچھ کسر باقی ہے۔ عند الملاقات سب کو ملے گا۔
واللہ یختص برحمۃ میر بشا عواللہ ذوالفضل العظیم چامہ و غزل بے بدل فی زبان فارسی
خامہ در ریزد گوہر خیز سے صفحہ قرطاس پر اپنا انوکھا رنگ جمایا بشکل عروضی رنگی
و صفائی شوخی اور دلربائی اور بندش اور بلند پروازی سے آراستہ ہو کر آیا۔
بارک اللہ

حافظ

غزل گفتی و در سفتی بیا و خوش بخوان حافظ
کہ بر نظم تو افتاد فلک عقد ثریا را

کے مفہوم کا مصداق ہے معلوم ہوتا ہے کہ زہرہ کے ہاں عطار و پیدا ہوا
روح خواجہ حضرت شیخ مبارک نہاد کہ دونوں خداے فن تغزل تھے ضرور
وجدین ہو گئے۔ ع۔

عجم زندہ کردی بدین پارس

یون تو آپ کے شعر و نکی تعریف مجھ جیسے کم مایہ قلیل البضاعت کے لئے
وہی بات ہوگی ع۔

صائب تحسین ناشناس و سکوت سخن شناس

مگر اپنی سچہ کے موافق جس کلام کو میں عدیم السیم سمجھتا ہوں اسکے بے بدل
ہونے میں کلام نہیں سبحان اللہ ۵

ہمیں بس است ز الطاف خسر و انہ ضییا
کہ نام مازگدایان بنوا پر ۵

یہ مقطع غزل ہر یا مطلع نور یا بلا تشبیہ تجلی کوہ طور۔
فارسی اسے کہتے ہیں۔ ورنہ لیٹا فرستاد و دہتیا رسید۔ تو سب ہی
کہہ لیتے ہیں۔ دوسرا یہ بھی کیا شعر ہوا ہے ۵

درین زمانہ کہ شیرینی از شکر بگذشت
گمان میر کہ کسے دوزخ ترش را پر ۵

مطلع تو مطلع الفجر ہے اللہ عز و جل
مگر آپ نے بمصداق۔ گفتہ آید ورحیث دیگران۔ جس پیرایہ میں ثابت
کیا ہے وہ شعر تو بے اختیار قفا مار کر لوٹنے کا ہے۔

چگونہ تقوے خود را نگاہدار کس
بہ آن دیار کہ قحط پے زنا بر ۵

کیا مولانا ایسا واسطے آپ تشریف لے گئے آپ کا تقویٰ رشتہ زنا رسا تو ہوا
 ہی نہیں کہ ٹوٹ جائے۔ مگر احتیاط شرط ہے۔ اجماعی حضرت زاہد تو زاہد زہد خرابات
 اسکی چال چلن سے نالان ہیں دیکھئے کتب تک اسکی بدیتی بد کرداری کا چلن
 رائج الوقت رہیگا کہ لفظ بلخط اسکی عزت وقار ترقی پر ہے۔ اللہ بس باقی ہو
 اگر آپ کو ناندگانوں سے آنے کا اتفاق ہو تو بڑی بی صاحبہ مجذوبہ
 میری جانب سے سلام کہئے اور یہ کہدیکھئے کہ دور افتادوں کی کبھی خبر تو لو
 ایسی کیا بیخودی ہے کہ جسکو اپنی نظروں میں رکھیں اور جسکو نو چشم سمجھیں اس سے
 چشم پوشی کریں۔ اللہ اللہ کیا مقام ہے۔ جی چاہتا ہے کہ ایک دن قدم چوموں۔ وعدہ ہی تھا
 کہ دہوم دہام سے آنا۔ پھر کب بلاؤ گی اور درشن دو گی

فرض کردم کہ بیا دلتو دلم نور سندا است | لیکن این دیدہ دیدار طلب را چه علاج

۱۸۲
 مولوی صاحب جامع معقول و منقول منبع فروع و اصول
 مولوی محمد نور احسنین صاحب و ام فیوضکم
 آپکے اتحاد نامہ مورخہ امروزہ سے نہیں معلوم ہوتا کہ بروز پنجشنبہ بمقام
 ملک پیٹہ جلسہ دعائیہ میں کس قسم کا انتظام آپ ناظم صاحب کے ذریعہ سے
 چاہتے ہیں پس اس سے بصراحت ایما فرمائے فقط
 شاد و عفی عنہ

۱۸۳۳ مولوی صاحب جامع معقول و منقول منبع فروع و اصول
 مولوی محمد نور الحسنین صاحب و ام فینو ضکم
 ایسے جلسوں کا انتظام پولس سے متعلق ہے لہذا اگر اکبر الملک صاحب و رکوا
 لکھا جائے تو مناسب ہو۔ ہاں اگر سلامی وغیرہ کی ضرورت ہو تو بنیڈ وغیرہ
 حسب قاعدہ روانہ کرنا ممکن ہے فقط شاد و عفی عنہ

۱۸۴۲ مولوی رفیع الدین صاحب

مجھے اُڑنی اُڑنی یہ خبر پہنچی کہ نواب مقصد جنگ بہادر کے
 فرزند کی جہان نسبت ٹھیری تھی آپ کے مشورہ کی وجہ سے طرفتانی وعدہ خلائی اور
 عہد شکنی پر آمادہ ہوئے ہیں۔

اول تو میں اس خبر کو باور ہی کیوں کرتا۔ کیونکہ آپ کوئی معمولی مولوی نہیں ہیں
 مجھے سخت ناگوار معلوم ہوا کہ آپ کی نسبت ایسی افواہیں اُڑائی جاتی ہیں۔ مگر متواتر اخبار
 کہ یہ قدر مجھے مشتبہ کیا۔ خواہ آپ اسکو حسن ظن سمجھئے۔ یا بدظنی خیال کیجئے۔ چونکہ
 آپ میرے قدیم خیر خواہوں میں سے ہونے کے علاوہ میرے فرزند و لبند کے
 استاد و شفیع بھی ہیں باین وجہ مجھے ضرور ہوا کہ اس کیفیت سے آپ کو آگاہ کروں
 یقینی ایسا نہ ہوگا۔ اور اگر طرف ثانی کی دوستداری کی خاطر سے آپ نے
 کوئی مشورہ دیا بھی ہو تو ایسا مشورہ دیجئے کہ گریس جائیں۔ اور آپ کو لوگ خیر سے

یاد کریں۔ ورنہ مانع خیر کے لفظ سے لوگ یاد کریں گے۔ اور پوچھنے والے یہ پوچھیں گے
تو آپ کیا کہیں گے۔

تو براے وصل کروں آدمی
یا براے فصل کروں آدمی

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا إِلَهُ الْكَافِرِ - فقط
شاید عینی عنہ

۱۸۵ مولوی سید عبد الرحیم صاحب

دو کورے گھرے جنہیں ساٹھ مچلیاں زندہ تھیں پہنچے۔ ایک از انجملہ
غرق بھرنا ہو گئی تھی۔ خدا غریقِ رحمت کرے۔ اُسٹھ مچلیاں خانہ باغ کی باؤلی
میں چھوڑ دی گئیں۔ اس خوشی کے ساتھ اُچیل اُچیل کر غوطہ زن ہوئیں جیسے بچہ پھری
دلہن اپنے دولہا سے ملتی ہے۔ یا عاشق زار دل فگار اپنے محبوب مطلوب سے
ہکمار ہوتا ہے ظلمات میں سکندرِ چشمہ آبِ حیات دیکھ کر بھی اس قدر مسرور
نہو اہو گا جیسا کہ باؤلی کے پانی سے ایشتا ہو گئیں۔ احمد لہ کہ یہ مچلیاں میری
باؤلی کی زیب دہ ہوئیں۔ اور سکندرِ بیچارہ تشنہ لب ناکام واپس آیا۔

تہستانِ قنمٹ راجہ سودا ز رہبرِ کامل
کہ فطر از آبِ حیوان تشنہ می آرد سکندر را

مجھے ایک تذکرہ یاد آیا۔

باران موافق کے ساتھ لب جو سیر کر رہا تھا۔ لال لال مچھلیاں لطف دکھا رہی تھیں
ایک ظراف نے کہا (ماہی دریم گم از پاتا سر۔ تیر سر پاتا تر) ماہی دریم گم۔ ماہی کا اول
حرف میم اور (ی) پاسے ماہی۔ صنعت ہے۔ تیر سر پاتا تر۔ تیر کا سر پاتا کیا۔ ہے ؟
ت۔ سر۔ اور (ر) تیر کا پاؤں۔ سر۔ اور بالکل تیر ہوا۔ جس پل کے نیچے یہ مچھلیاں
گذرین اسی پل کی تعریف میں یہ قطعہ مصداق ہے۔

قطعہ

| | |
|--|--|
| بنا ہو پل یہ کجسپ و نفیس و خوشنمایا | کہ جسکے وصف کا بحر جہان میں شو بہ غل ہے |
| صراط اسکے حسد میں کل ماہی ہو تباہ و دم | گھر سے بڑھ کے اسکی آبرو ہو واہ کیا پل ہے |

بہر حال میں آپکی اس چاہ اور یگانگت کا دل سے مشکور ہوں

| | |
|---------------------------|----------------------|
| دوست نے بیجا ارمان اے شاہ | خانہ اتحاد باد آباد۔ |
|---------------------------|----------------------|

شاد و عقی عنہ

۱۸۶

عنایت فرمائی من مولوی محمد حسین صاحب
آج گیارہ بجے آپ کا خط پہنچا۔ بہت مدت کے بعد آپ نے ہکویا دیکھا۔ خدا جانے
کہ ہر سے چاند نکلا۔ جو مجھ بھولے ہوئے کو یاد فرمایا۔
جناب آپ نے نئی بات پیدا کی کہ مہینوں خط نہ لکھیں۔ اور جب لکھیں
سوائے عذر نا چاتی مزاج کوئی سبب آپ کو ملتا ہی نہیں۔ اس میں سال میں چھ خط
پہنچے جن کا سر شکن فی مدینہ دو ہوتے ہیں۔ ع۔

ہم تو لے کو بھی غنیمت سمجھتے

آپ کے رفیق شفیق نے جو کچھ آپ سے فرمایا اور آپ نے ذیبا خط کیا۔ بغور پڑھا
 اُنکا یہ حسن ظن ہے جو مجھے بُرا کہتے ہیں۔ خدا جانے کیوں ناحق وہ مجھ کو اپنا قریب سمجھتے ہیں۔
 ارے صاحب اگر اُنکا خیال ہے کہ کشن پر شاہ جاہل ہے۔
 پڑھا لکھا نہیں۔ تو خیر جاہل ہی سہی۔ یہ کیا معنی۔ کہ ہر وقت ہر مجلس میں ہماری شکایت
 اور یہ کہنا۔ کہ جو کچھ شعر۔ یا نثر کہتا ہے کسی سے لکھو اگر۔ اکثر ہر شاعر لکھنوی کا
 نام لیا جاتا ہے۔ کہ وہ لکھدیا کرتے ہیں۔ اگر یہی خیال ہے تو (بسم اللہ)۔ ع۔

ہین میدان ہین چوگان ہین گو:

اگرچہ دو بدو ہونا یا مقابلہ کرنا کوئی متانت نہیں۔ اور نہ میرا منصب ہے
 بلکہ اکثر اوقات میں یہ مجھ کو خوش رہتا ہوں۔

ہرچشم عداوت بزرگتر عیسیٰ
 گلست سعدی و در چشم دشمنان خاست

سعدی

بیشک میں شاعر نہیں مٹا رہا۔ مگر ایسا گو کہا بھی نہیں کہ بغیر کسی سہارے کے
 ٹوٹ نہ چل سکے۔ آزمائش منظور ہے تو قلم و دوات لین۔ کوئی مضمون یا خط۔ یا کوئی
 سین۔ وہ بھی لکھیں۔ بندہ بھی گسیٹتا ہے۔ اسوقت قلمی کھل جائیگی۔

یہ میں نے مانا۔ کہ بن منشی نہیں ہوں۔ انشا پر داری مجھے نہیں آتی۔ اور نہ
 ابوالفضل۔ یا نعمت خان عالی ہونے کا دعویٰ ہے۔

مگر ان میرزا علی بابا شیرازی الاصل کا شاگرد ہوں۔ یہ وہ شخص ہے جسکو آغا شوستری طوبی نے میری تعلیم کے لئے انتخاب کیا تھا۔ سید ہیڈی نثر لکھتا ہوں۔ مگر انشا سے خلیفہ۔ اور انشا سے ماہو ورام سے کم نہیں۔ عبارت سلیس۔ محاورہ خاص ایرانی۔ بندش چست نہ تو ہار جاؤں۔ اگرچہ آج پندرہ سال سے جب سے کہ اس یاست ابدت کے دفاتر کی زبان اردو ہو گئی ہے۔ فارسی عبارت میں کسی دوست کو سوا سے دس امین خط یا کچھ کم و زیادہ نہ لکھے ہونگے۔ مگر اب بھی بھولا نہیں ہوں۔ نظم میں نہ ذوق ہوں۔ نہ مومن۔ نہ امیر ہوں۔ نہ دل غ۔ نہ غالب ہوں۔ نہ آتش۔ نہ حافظ ہوں۔ نہ سعدی۔ مگر اپنے مطلب کو نظم میں موزون کر لیتا ہوں۔ اردو نثر لکھنے میں یا ناول نویسی میں پینڈت رتن ناتھ سرشار لکھنوی کا نام میں نے اسوجہ سے نہیں لکھا کہ میرے ہاں موجود ہیں۔ یا بقول آپ کے دوست کے وہ مجھے نظم و نثر لکھ دیا کرتے ہیں۔ نہیں نہیں۔ اسے پوچھ لیا جائے کہ جب وہ حیدر آباد آئے اسوقت میری اردو زبان کیسی تھی۔ اور انکا میری نسبت کیا خیال تھا۔

الغرض میں معمولی لوگوں سے نہیں ہوں۔ مگر عربان معمولی مکتوب نویسی میں اگر غالب مرحوم کا چربانہ اُتار اہو تو ہار جاؤں۔
الغرض جو کچھ میں نے سیکھا اُستادوں سے سیکھا۔ صحبت

اہل علم و فضل کی رہی ہے۔ یہ سیر اکلمہ غرور کا نہ سمجھئے۔ میں تو بیچہ ان ہوں۔ مگر تو بزرگ کر
کتا ہوں۔ کہ اگر امراے دولت آصفی میں اسوقت کوئی مقابلہ کرے تو بندہ ہر فن
اپنی استعداد تھوڑی بہت دکھانے کو حاضر ہے۔ اور پھر حسانہ زاد و تلمیذ
حضرت آصف ہونہ

| | |
|-----|--|
| شاد | تہا جنکو یہ دعوئے کہ نہیں ہمساختنور کتے ہیں کہ ہر شاد کا انداز بیان اور |
|-----|--|

بس اب قلم روکتا ہوں سیم خراشی معاف کیجئے۔ الغرض کہی آپکے دوست
پہر ایسا ذکر کریں تو یہ خط انہیں دکھا دیجئے۔ اور وہ امتحان دینے کو مستعد ہوں۔
تو بندہ بھی بقول آپکے دوست کے دو چار اجرتی معاون و مددگاروں کو ساتھ
لے آتا ہے۔ جیسے سنا گیا ہے کہ کین اجرتی رونے والے بھی ہوا کرتے ہیں
واللہ اعلم۔ خدا حافظ فقط
شاد عفی عنہ
تین پہر کا وقت بر سر چاہ خانہ باغ

۱۸۷
جناب حکیم مولوی محمد مظفر الدین صاحب

| | |
|--|---|
| تا نظر بر چین وضع جهان واکردیم نہ سخن بوسے بقا داشت نگل رنگ وفا انجہ بیداری ما دام نظرمی فہمیر | ستے بود کہ بر دیدہ بینا کردیم غیرت آلودہ بہر رنگ نظر ہا کردیم حیرت بود کہ در خواب تماشا کردیم |
|--|---|

اللہ اللہ یہ کیا ہوا الجھی ہے۔ میں کس منہ سے آپکو تعزیت دوں کہ میں بھی
 اسی آئینہ غم کا حیرتی ہوں۔ یہ کیسے کہوں کہ صبر کیجئے۔ کہ میں خود بے صبر ہوں۔
 صبر کا نتیجہ بعد مرگ جو کچھ ہی ہو۔ مگر یہاں بھی ہر دم سکرات کا مزہ ملتا ہے۔ افسوس
 صد ہزار افسوس ۵

| | |
|---------------------------------------|-------------------------------------|
| آئینہ از عشرت نذار و نو بہار باغ دہرا | زین چمن باید چو شبنم چشم تر برداشتن |
| چشم ناوا کردہ ایم از خوشی بیرون فتم | شعلہ مار اقدم بود دست سر برداشتن |

یہ تعزیت میں آپکو کیا دے رہا ہوں۔ میرا دل خود اسوقت عوا دار سے
 ناچار کہنا ہی پڑتا ہے عطا کم اللہ صبر جمیل فقط شا و عفی عنہ

۱۸۸
 نیربرج طبابت مرزا اسحاق بیگ صاحب
 آپ شام کو بچوں کے ساتھ ہوا خوری کو جاتے ہیں۔ دیر غور سے دیکھتے
 کہ ان لڑکوں کا میلان طبع کس شے کی طرف زیادہ ہے۔ کس چیز کو زیادہ غور سے
 دیکھتے ہیں۔ اور کس علم و فن کی جانب انکا رجحان ہے۔ یہ بات ایک دن کے
 تجربہ سے نہیں معلوم ہوگی۔ کم سے کم ایک ہفتہ کامل غور سے تجربہ کیجئے اور معیار امتحان
 پر کھئے اور مجھے اطلاع دیجئے۔ مگر شاعرانہ خیالات کو اس میں دخل نہ دیجئے گا۔
 کیونکہ بفضلہ آپ کا خلص ساقی ہے ممکن ہے کہ قبح معیار میں اپنی جانب سے
 کوئی نسخہ جزو و مخارج کر دیجئے۔ اور ہم اُسکے نشہ میں ایسے دہشت ہو جائیں کہ اصل مر

بے خبر رہیں۔ احقاق حق اور ابطال باطل مرکوز خاطر رہے۔

پنڈت رتن ناتھ صاحب سہ شاکر کو پہچیش ہو گئی ہے۔ میرا
دواخانہ یونانی اور ڈاکٹر خانہ دونوں بند ہو گئے تھے۔ میں نے سفوف مقلیان
شریت نیلوفر کے ساتھ پلو اڈیا اور تاکید کی کہ روٹی اور پوٹی ان دونوں
پر ہیز رہے۔ مگر آدمیوں کی زبانی معلوم ہوا کہ قورمہ اور پراٹھا اور ماش کی
وال جبر ہندوستان کے لوگ جان دیتے ہیں۔ ایسے ہضم کر گئے
کہ ڈکارتک نہ لی پس پہر کیا تھا پیش کا مقدمہ اور تیج میں آگیا۔ چار عناصر میں
انجمن پڑ گئی۔ آپ جم کے انکا علاج کیجئے۔ پنڈت جی کی بیماری کا نام میں نے بندر کا
پھوڑا رکھا ہے۔ بندر کا پھوڑا کبھی اچھا ہوتا ہی نہیں۔ زخم رو بہ امداد لایا
اور میان ایشناسنگ نے گریڈ ڈالا۔ پھر ہر اس ہو گیا ہے

تیج کے آب سے دھوئے ہیں زخمونکو
دہن زخم جگر روز مہرا ہوتا ہے

انکی زندگی کو میں بہت عزیز سمجھتا ہوں۔ فقط
شاد و عفی عنہ

ساقی محمدہ طبابت حکیم مرزا اسحاق بیگ صاحب

میرے خط کے جواب میں جو آپ نے لکھا ہے کہ جس خدمت پر میں مامور ہوں
یہی میرے لئے باعث فخر ہے۔ اور اس میں جیسا کہ چاہئے مجھے تجربہ حاصل نہیں۔

پہر دفتر کاروبار بھی کسطح انجام کو پہنچاؤ لگا۔ مجھے آپ کے اس قول سے اتفاق نہیں
 کسلے کہ آپ کی لیاقت علمی ایسی محدود نہیں ہے کہ دفتر میں آپ کسی عہدہ کے قابل
 سمجھے جائیں۔ ماسٹر اللہ سواد و مواد اچھا ہے۔ انشا لکھنے میں اگر متی نہیں ہیں
 تو متصدیانہ انشا پر دانی سے بھی آپ بے بہرہ نہیں۔ البتہ کچھ کتب قوانین کا دیکھنا
 حال کے نظم و نسق کے لحاظ سے نہایت ضروری ہے۔ اُس کا مطالعہ کسی قانون انکی
 صحبت میں ہوتا رہے تو بہت جلد اس میں کامیابی ہو جائیگی۔ دور کیوں جائے
 دیکھئے پہلے آپ کو ایک مصرع موزون کرنے میں تکتے ہو تا تا اور طبیعت جھپکتی تھی کہ یہ موزون
 یا نہیں مگر عصر صاحب کے فیض سان فیضان صحبت میں اپنے شعر کہنے میں بھی
 اچھی لیاقت پیدا کر لی ہے۔ بہر حال کوئی کام ہو کار بکثرت۔ باقی س۔

حیلہ جو راہ سادہ باریار

بسم اللہ کہا جس صیغہ میں آپ کی دلچسپی ہو اسی صیغہ کے متعلق کام کرنا شروع کر دیجئے
 دیکھئے چند روز میں آپ کیا سے کیا ہو جائینگے۔ طبابت تو اب آپ کے بچوں کے لئے
 فن موروئی سمجھا جائیگا۔ گو آپ کو درشتانہ ملی ہو۔ ہاں خوب یاد آیا اپنے مجھ سے
 رسالہ آب زر جو آب زر کے جواب میں منتظم کیبنٹ کونسل نے
 تصنیف کیا ہے۔ طاب کیا تا میرے پاس ایک بھی جلد نہ نکلی اس کا قصہ ایک طومار ہے
 اصل کیفیت یہ ہے کہ کیبنٹ کونسل میں یہ امر قرار پایا کہ سکہ جدید تیار ہونا چاہئے
 بعض راہکین کی یہ رائے ہوئی کہ جیسے شاہان سلف کے سکون میں اشوا و شکو کہیں

ویسے ہی یہاں کے سکے شاہی مین بھی کوئی شعر شکوک ہوئے بحث اسکی سرانجام دہی میر
سپرد ہوئی۔ ع۔

قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند

مین نے ایک دو شعر کلمہ پیش کئے جن مین ایک شعر یہ تھا۔

سکے زوار فضل یزدان زمن

میر محبوب علی شاہ دکن۔

اس شعر کے مصرع اولی پرچٹ سے سید علی صاحب بلگرامی نے
اعترض جڑ دیا جیسے یا قوت کی جگہ بلور یا کنخاب پر گلیم کا پیوند۔ وہ کیا کہ
یزدان زمن۔ غلط ہے۔ اُس وقت مجھے کوئی مثال یاد نہ آئی۔ مثال کوئی
لوٹھی تو ہے نہیں کہ ہر دم حاضر رہے۔ خموش رہا۔ آتے ہی آغا شوستری طوبی
اور خدا بخشے عرشی۔ ان دونوں سے اس اعتراض کا جواب طلب کیا مگر الحمد للہ
الحق یلوا ولا یعلیٰ۔ دونوں نے مدعی کے اعتراض کو منسوخ کر دیا۔ ان دونوں کے
جواب اپنے لائق دوست شمس العلماء صاحب کے ہاں بھیج دئے بس کیا پوچھتے
غضب ہی ہو گیا۔ تڑ سے چند روز کے بعد ایک رسالہ طبع ہو گیا جس میں شاہی چارہ تو
خیر مگر طوبی اور عرشی دونوں دہرائے گئے۔ وہ گہن گرج اعتراض کہ الکی تو یہ الکی تو یہ
اب اسکے بعد قصہ زیادہ ہے۔ لکنے کو دفتر چاہئے۔ گو اس اعتراض اور جواب کے
مرض کا تو تاہم نہیں پالتے۔ مترض ایسے کہ ہاری مائین نہ جیتی۔ بہر کیف

بخدمت کہ بالا ہمارے ہی ہاتھ رہا۔

الغرض اعتراض کی توپوں پر ایک دم سے بٹی لگا دی گئی مگر وہ تو بین
بچک چاٹ چاٹ کے رہ رہ گئیں۔ اور ہمارے شعر کے سپہبد جنرل میر عسا کر کے
خم وچم وہی بدستور کشتی مخالف ایسی ٹٹی وہی کہ اب تک نہ ابھری۔ خیر رفت و گزشت
یہ بھی یاروں کی دل لگی تھی بقول غالبؔ

چہرہ خوبان سے چلی جائے اس
گر نہیں وصل تو حسرت ہی سہی

مزاج میں آج بھی کی قدر پستی ہے فحش نہیں۔ ہیکو کوئی مفروح دوا دیجئے
اور ہماری دعا لیجئے۔ اس ہاتھ دے اُس ہاتھ لے باقی عند الملاقات فقط
دوا کا طالب شا و عفی عنہ

۱۹۰

ساتی محمدہ طبابت مرزا اسحاق بیگ صاحب

الحمد للہ آج طبیعت چاق ہے۔ آپ نے غسلِ صحت کی اجازت دی۔ اور
اُدھر مکان روانہ ہوئے۔ یہاں میں نے خط بنوایا اور حسدِ اکاشکرا داکر کے
نہایا دو گویانِ کنین کی استعمال کیں۔ ڈاکٹرِ تفضل یاب جنگب اور
آئے تھے۔ اُسے ملا اور اپنی سرگزشت بیان کی۔ انکی واپسی کے بعد کہا: کہا یا اور
رائٹنگ روم میں مطالعہ کتب کرتا تھا۔ کہ دفعۃً کسی نے خبر دی کہ شاہِ قیامی
آئے ہیں۔ فوراً انہیں ملایا بعد از خیر و عافیت انہوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ

مرزا اسحاق بیگ صاحب کمان ہیں۔ میں نے اُن سے وجہ استفسار دریافت کی شاہ صاحب نے میری اتنی ہی تحریکیت آپ کی وہ مدح سرائی کی کہ آپ کو رشک مسیح بنا دیا اور فلک چارم پر بٹھا دیا تحقیقات کے بعد معلوم ہوا کہ آپ نے شاہ صاحب کے مریدوں میں سے بعض کا علاج بامراض مملکت تسلیم کئے گئے تھے اس خوبی سے بلا کسی مشورہ کے علاج کیا کہ گویا انہوں نے دوبارہ زندگی پائی۔ آپ نے مسیحائی کی۔ میں اس کیفیت کے سنتے ہی بہت حیران اور ششدر رہا اور تعجب ہوا کہ آپ نے ایسے مملکت امراض میں جرأت کر کے کامیابی حاصل کی۔ ماشاء اللہ آپ بھی چپے رستم نکلے۔ آپ کے کمال آج ظاہر ہوئے۔ یوں تو آپ کو خرد سالی سے جانتا ہوں اور یہ بھی معلوم ہے کہ جدمرحوم کے زمانہ میں جب اکبر شمس الدین خان صاحب معالج رہتے تھے وہ صرف براے نام رہا کرتے تھے سب بار آپ ہی کے سر تھا۔ اور اب تک ہی آپ کی جھانکشی اور حاضر باشی کا میں قائل ہوں۔ آپ کا تو یہ قول تھا کہ مجھے سوائے سعد و دے چند امراض کے زیادہ علاج کرنے میں دراکہ نہیں۔ مگر آج گویا کہ یہ سب کس نفسی ہے جو عین دلیل کمال ہے۔ واللہ جی خوش ہو گیا۔ خداوند عالم آپ کے ہاتھ میں ایسی ہی شفا دے کہ جو مریض آپ سے رجوع ہو وہ آب حیات پیکر جائے۔

شاہ عقی غنہ

عیسیٰ نفس سخن سنخ فلک چارم فضل ب صاحب عرشی
آپ کی عرض مع ایک رسالہ کے جو طاعون کے متعلق حکیم جمال صاحب نے

تحریر کیا ہے پہونچی۔ خدا خواستہ آپکی وفات کی تاریخ دیکھ کر بہت ہی ہنسی آئی دوستوں کی
 دل لگی بھی ایک کچھ مذاق ہے۔ خدا ایسوں کو سمجھے۔ اور ایسی دوستی براؤں پر ہے
 بہر حال عرشی تخلص کی بہتی ہوئی کہ زندہ آپکو عرش پر پہونچا دیا۔ واقعی بڑے نصیب دار
 سوائے عیسیٰ علیہ السلام کوئی زندہ آسمان پر نہیں گیا۔ مگر عرشی اس چودہویں صدی
 کے زمانے میں۔ حیدر آبا کی زمین سے دن ونا کر سید ہے جنت ہی سد ہمارے
 اور پہر لوٹ بھی آئے۔ آپ بھی عیسیٰ انفس ہیں۔ خدا اچھا رکھے کسی روز ملے۔ اگرچہ
 مجھ سے حکیم صاحب مذکور سے ملاقات نہیں ہے۔ مگر انکے اس خلاص کا
 مشکور ہوں۔ آپ اب ہمارا شکر یہ حکیم صاحب تک پہونچا کر مطلع کیجئے فقط
 شاد و عقی عنہ

۱۹۲ خال رضا فضل و کمال خواجہ الطواف حسین صاحب حالی

یہ ظاہر ہے کہ آپ سے مجھ کو تعارف نہیں۔ میں اور آپ روشناس نہیں۔ اس
 بے تعارفی میں بے تکلفی یعنی چہ۔ مگر میں اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہوں۔ کانٹا
 سُنتے ہیں نے آپکے تصنیفات سے دو کتابیں دیکھیں ایک حیات سعدی۔
 (بارک اللہ) دوسری یا وگا ر غالب۔ (سُبْحان اللہ)۔

مجھ میں نہ اس قدر استعداد ہے نہ قابلیت کہ آپکی تعریف کروں۔ مگر یہ ضرور کہوں گا
 کہ یہ دونوں کتابیں انمول ہیں۔ اور آپکا دم مقتنات میں سے ہے۔ خدا چشم زخم
 حوادث سے بچائے۔

مین نہ عالم ہوں نہ فاضل - نہ ادیب - اور نہ شاعر و ن مین میرا شمار ہے - ایک
بندہ خدا ہوں - اور حضرت ظلسبحانی حضور شاہ دکن ۵

زبان پر بار خند آیا یہ کس کا نام آیا
کہ میرے نطق نے بوسے مری زبان کے لئے

کا ایک ادنیٰ جان نثار اور نکو ار ۵

جسے شاد کہتے ہیں سب خاص عام
وہ ہے خانہ زاد حضور نظام

ہاں اسمین شک نہیں کہ اہل کمال کے فیض صحبت سے کچھ شد بد جاننے لگا ہوں
اگر یہ کہوں تو می زید ۵

کمان نشین درمن اثر کر دہ
وگر نہ من ہاں خاکم کہ ہستم

آپ نے یادگار غالب کے خاتمہ مین لکھا ہے کہ (راقم کو عمرزا کے کلام کے ساتھ
جو تعلق بدوشنور سے آج تک برابر چلا جاتا ہے اُسکو چاہو اس معتقدانہ جوش عقیدت کا نتیجہ
سمجھو جو انسان کو اندھا اور بہرا کر دیتا ہے - اور چاہو اس عقیدت کا ثمرہ خیال کرو
جو نہایت زبردست شہادتوں سے حاصل ہوا ہے) مین آپ کے اخیر فقرہ سے بالکل متفق
ہوں - متقدمین مین حضرت سعدی علیہ الرحمہ اور متاخرین مین میرزا غالب
مروجہ مان و دونوں کے دلچسپ و پریش بہا کلام کا والد و شیدائے ہوں -

اب سنئے کہ جس حالت میں آپ کو اور مجھے غالب مرحوم کے کلام کے ساتھ ایک دلی تعلق اور اسی دلی تعلق کی بدولت آپ کے دلچسپ تالیفات و تصنیفات مجھے اس بیگانگی میں بے تکلف کر دیا تو یہ ذریعہ تعارف پیدا کرنے کے لئے بالکل کافی ہے۔ کاش ابھی غالب مرحوم نہ مرتے۔ یا انکی حیات میں میں ذی شعور ہوتا ہ

زندہ جو کہیں ہوتے ابھی حضرت غالب
اے شاہ ورے دل کی تمنا بھی برآتی

خدا بخشے اگر مرحوم زندہ ہوتے تو میں اپنا حزر جان کرتا

کجا بود مرکب کجا تا ختم

بات یہ ہی کہ جب قدر مرحوم کے تصانیف مطبوعہ کے نام آپ نے یادگار غالب میں لکھے ہیں وہ سب مع اپنے کل تصانیف کے بذریعہ (ویلوپی بل پارسل) روانہ کیجئے اور جب قدر مکتوب وغیرہ مرحوم کے جیسا کہ اپنے یادگار میں ذکر کیا ہے طبع ہو جائے وقتاً فوقتاً بھیج دیا کیجئے۔

کیا کوئی کتاب خانہ ایسا ہے جہاں سے وقتاً فوقتاً آپ کے ذریعہ سے بعض مطالعہ یا خریداری طلب کر سکتا ہوں۔ ضرور لکھئے۔ میری کج محج زبانی اور ٹوٹی پھوٹی اردو پر اعتراض نہ کیجئے گا والسلام فقط

شاہد عفی عنہ

سرشار بادۂ فصاحت پندت رتن ناتھ صاحب

اللہ آپ کو ہوش میں لائے۔ آپ کا شقہ سوار کے ہاتھ ابھی ابھی پایا۔ من چمی سرشار
وطنبورہ من چمی سراپد۔ کامفوم صادق آیا۔ آپ کی جا و طرازی اور سحر بردازی کا
میں کیا تمام ہندوستان قائل ہے۔ مگر مرد خدا خط تو اچھی طرح پڑھا کرو۔ میں تو
لکھتا ہوں کہ فیض صاحب کا مشاعرہ کل ہی ہے۔ آپ میری غزل لجا کر
حسب معمول پڑھ دیجئے۔ کہلی ہوئی بات ہے۔ آپ اُسکے جواب میں لکھتے ہیں کہ
(سرکار فردوسی نے فیض صاحب کے مشاعرے کے لئے کوئی غزل نہیں کہی)
معقول؟ اب آپ ہی کہئے کہ من چمی سراپد وطنبورہ من چمی سراپد یہ سیتی آپ پر
ہوتی ہے یا نہیں۔ مگر آپ سے شکایت کرنا بیکار ہے کیونکہ آپ کا تخلص سرشار ہے۔
اگر درخانہ کس است یک حرف بی است۔ آپ لکھتے ہیں کہ نقطہ بالین مونث ہے۔
سنا سرشار۔ مگر وہ تو میرا کلام نہیں ہے۔ لہذا مجھے اعتراض کیا اُس خط کو پھر برائی خدا
پڑھے اور میری غزل فیض صاحب کے مشاعرہ میں پڑھ دیجئے۔

پندت جی۔ واللہ طرز غزل خوانی کا آپ پر خاتمہ ہے۔ اب بلیر ڈبازی کا

وقت ہے۔ والسلام فقط شاد و عفی عنہ

۱۹۴ پندت رتن ناتھ صاحب

آپ کا شقہ پہونچا۔ آپ لکھتے ہیں کہ (خداوند کل شب کو ایک رنگیلے دوست کے ہاں

سہکار کی ایک نادر غزل یہ قتالہ عالم پری چھم خوبرو خوش گلو کی زبان سے سہی۔
 ہڑک گیا) اول تو وہ قتالہ عالم کون تھی جسکو آپ نے پری چھم کا خطاب بے دھڑک
 دیدیا۔ اُسکو اپنی خوش نصیبی پر جس قدر ناز ہو می زید کہ آپ سے ناولست اور شاعر
 اُس پر بچ گئے۔ ع۔

قدر گوہر شاہ داندیا بداند جوہری

معشوق کے پر کئے والے تین قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ شاعر ناولست
 اور مصور۔ ہاں وہ غزل آپ نے بتائی جو گائی گئی تھی۔ اُسکا کوئی شعریا مصرع یاد
 ضرور لکئے۔ حضرت میں نے آج تک کسی رنڈی کو اپنی غزل نہیں دی۔ لیکن اگر
 کوئی میرے دیوان سے غزل چرا کر لیا ہے اور اپنی محبوبہ مطلوبہ مرغوبہ کو گانیکے لئے
 دے آئے تو اسکو میں کیا کروں۔ جیسے آپ ہی نے ایک ٹھمری میری لکھی ہوئی ہاتھوں
 کسی کے ہاتھ میں دی تھی۔ کیوں ہے نہ پتے کی۔ ع۔

ہاتھ لا اُستاد کیوں کیسی

حقیقت یہ ہے کہ نواب فصیح الملک بہادر داغ دہلوی کی جس قدر
 غزلیں گائی جاتی ہیں اور جس قدر حضرت داغ کے کلام نے شہرت پائی تمام دنیا میں
 کسی نے نہیں پائی۔
 امیر مینائی کا ایک مطلع آپ نے پرسوں پڑھا تھا جسکا ایک مصرع تند
 مجھے یاد ہے۔ ع۔

ہاے کیسی اس بہری محفل میں رسوائی ہوئی

اس کا دوسرا مصرع لکھ نہیجے فقط

مصرع کا طالب شاد و عفی عنہ

۱۹۵

سرشار ذوق و قاری پندت رتن ناتھ صاحب

مجھے آپ کی اس اے سے کہ (طرز) کا لفظ مونث ہے ضرور اختلاف ہوتا اور
میں تعجب کرتا کہ اتنا بڑا طبیعت دار آدمی اور (طرز) کی جمع (طرزین) لکھے نہ سنا تو
یون ہی ہے۔ کہ ان کی روش۔ ان کا رنگ۔ آپ کا طرز۔ آپ کا رویہ۔ مگر جب آپ نے اپنے
استاد گرانمایہ بدیرالدولہ منشی مظفر علی خان اسیر لکھنوی اور
جہان استاد فصیح الملک بہادر دلاخ و ہلوی۔ اور منشی امیر محمد
مینائی لکھنوی کی مثالیں دین کہ وہ طرز کو مونث باندھتے ہیں تو پہرا بگنجائش اعتراض
لینے چاہئے۔ لیکن پندت جی (اچھی طرز) کہنا کا لون کو اچھا نہیں معلوم ہوتا۔ اور اسکے
تو آپ خود قائل ہیں کہ اہل لکھنؤ آج کل طرز کو بالاتفاق مذکر بولتے ہیں۔

ہاں صاحب خوب یاد آیا۔ آپ نے کچھ بند جو بطر زمرانی تصنیف کئے ہیں مجھے
روضہ شریف میں دکھائے تھے انہیں سے ٹیپ کا شعر مجھے یاد ہے آپ
کہتے ہیں ۵

ہو سب کو عشق میرے کلام نفیس کا
ہر شعر میں ہو طرز و بدیر و انیس کا

بندگی۔ پنڈت جی۔ اب کئے آپ نے طرز کو مذکر باندھا ہے یا نہیں۔ اور آپ کو کیا کہئے۔ پبلک کامیلان طبع ہی آجکل یہ ہے۔ اگر بُرا نہ مانو تو ایک بات کہوں۔ میں نے ایک ٹپ کے مصرع ثانی میں ایک لفظ بدل دیا آپ نے لکھا ہو۔

ہر شعر میں ہو طرز و بیر و انیس کا

میں نے یوں بدل دیا۔

ہر شعر میں ہو رنگ و بیر و انیس کا

میرا خدا اور میں کہ یہ بطریق اصلاح نہیں ہے۔ ایک بات ذہن میں آئی لکھدی اسوقت ایک شعر یاد آیا۔ کان دہر کر سنے سے

اکی نرم گردان از کرم دلہائے خوبان را
و گرنہ عشق را ناپید کن یا عشقہا زان را

بارک اللہ۔ اسکا لطف روکھے پھیکے آدمیوں کو نہ آئیگا۔ ہاے اسکا لطف کوئی چوٹ کماے ہوے دلون سے پوچھے۔ خدا جانے کس عاشق تک شعر ہے۔ تشنہ و ہاوی کا بھی ایک شعر یاد آیا۔ اللہ بیان کی طرف مخاطب ہو کر کہتے ہیں ۵

کیون توں کو حسن بنسا تا جو ہم بہولے سنجھے
منصفی اے واور روز قیامت چاہئے

تشنہ

اب مطب میں جاتا ہوں۔ خدا حافظ فقط
شاد عفی عنہ

۱۹۶ پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار

آپ نے عجب مڑ چڑے چھڑ گدے کو میرے پاس بھیجا۔ ہاری مانتا ہے نہ جیتی۔
 ڈبوڑ ہی میں کسی کا کتنا سنتا ہی نہیں۔ اپنی ہی سی کہے جاتا ہے۔ بس وہی مرغی کی ایک ٹانگ
 حنا کے تیل کے حصے سیر دام مانگتا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ آپ کے لکھنؤ میں حنا کا
 تیل ایسا عمدہ کھنچتا ہے کہ روے زمین پر نہیں ہوتا۔ مگر خود لکھنؤ والوں نے کہا کہ انتہا
 انتہا اسکی قیمت ۵ روپیہ سیر ہے۔ یوں کسی تاجر کے ساتھ سلوک کرنا اور بات ہے۔
 مگر بیوقوف بنکر دنیا عقل سلیم کے خلاف ہے۔ اسکے بعد عطر مویا۔ عطر ناگیس۔
 چہ چہ تولہ میرے ایک شاگردیشے کے گھلے زبردستی مڑ گیا اور کہہ گیا کہ سرکار کی سوار
 چارمینا رکے پاس ملی۔ حکم دیا کہ آنا اتنا جا کر دے آ۔ اور رسید لکھوا لے گیا۔
 شاگردیشہ بنا آدمی ہے چٹا کھا گیا۔ حکمے میں آگیا۔ اس گدے کو اتنی عقل نہیں کہ یہ میری
 شان کے شایان کب تک ذرا سے کام کے لئے سواری راستہ میں روکنا لا حول و لا
 اگر عطر کی ضرورت ہوتی تو کسی سوار کو دوڑا دیتا۔ میں نے اس عطر فروش کو حنا کے تیل کے
 دام دلوا دئے۔ اوچکٹ عطر جو جہانساویکرنج گیا تھا پہیر دیا۔ اور کہہ دیا کہ آئندہ ایسا
 فریب کیا تو جو چور کی سزا وہ تیری سزا۔ آج سہ پہر کو ٹفن بہین کھائے گا فقط
 شاد و عقی عنہ

۱۹۷ سرشار فو قار پنڈت رتن ناتھ صاحب

آپ لکھتے ہیں کہ سرکار کی ایک جوٹی کی غول کل شب کو فدوی نے ایک قتالہ عالم کی

زبان سے سنی۔ جس نے نور کا گلاب پایا ہے۔

ملے ہماؤ غچہ و ہن کیسے کیسے
اسی قد و سرین بدن کیسے کیسے

یہ نہ معلوم ہوا کہ وہ قتالہ عالم کون تھی۔ میں تو آپ کو لکھ چکا ہوں کہ میں نے اپنی کوئی غزل کی کو گانے کے لئے نہیں دی۔ مگر یار لوگوں نے میرے دیوان سے چور اچور کر ارباب نشا کو دینی شروع کیں۔ اگر وہ آپ کی قتالہ عالم خوش گلو اور ناہید نغمہ ہے تو کسی فرصت کے روز ضرور سنو گنا۔ مقدم سرکاری کام۔ اس سی فرصت ہو تو بعد یا خدا۔ ناچ رنگ۔ عیش و آرام۔ اسوقت ایک مطلع ہوا ہے واد طلب بن

شاد سے اُنکو حجاب دیکھتے کبتک رہے
رخسہ یہ زرین نقاب دیکھتے کبتک رہے

شاد

ایک قافیہ اس میں بے نظیر و عظیم المثل سو جا ہے (یا در رکاب) سچ کہنے گا۔
کہان سے ڈھونڈ کے لایا ہوں سع۔

ہم آسمان سے لائے ہیں ان زمینوں کو

جگنی جو عورتیں گلے میں بہنتی ہیں۔ یہ لفظ جگنی صحیح ہے یا جگنو۔ سنا تو
یوں ہی ہے۔

کسین جگنی تری اُڑ جائے نہ جگنو ہو کر

لکھنؤ والے اور لکھنؤ والیاں کیا بولتی ہیں فقط شاد و عقی عہ

۱۹۸ اجی حضرت سرشار

میری غزل کو جو آپ نے سنا ہے اسکا شکریہ میں ضرور ادا کرتا۔ اور اب بھی ادا کرتا ہوں۔ لیکن پورے طور پر شکریہ تب ادا کرتا جب میں جانتا کہ یہ غزل اس تعریف کے قابل ہی۔ میں جانتا ہوں۔ اور میرا خدا جانتا ہے کہ میں کچھ بھی نہیں جانتا۔ اور اگر کچھ جانتا ہوں تو یہ جانتا ہوں کہ ۷

| | |
|---------------------------------|-------------------------------|
| آئیں کہ بداند و بداند کہ نداند | اسپ طرب ز گبند گردون بچماند |
| وانکس کہ نداند و بداند کہ نداند | او ہم جزک خویش بہ منزل برساند |
| وانکس کہ نداند و بداند کہ بداند | در جہل مرکب ابدالد ہرساند |

ظہوری شیرازی کتنا بڑا شاعر غزلی اور ستعلیق گو ہے ہوتا تھا۔ انکا ایک شعر یہ ہے ۷

| | |
|----------------------------|--|
| بدہ ساقی آن مایہ قوت را | |
| کہ سازم علاج عقل فر قوت را | |

مدرسہ کے ایک طالب علم نے آنکر کہا۔ (کچھ عرض کرنا ہے) اور جواب سننے کے قبل اس شعر کی تقطیع کی۔ کہ سازم فعلوں۔ علما جی فعلوں۔ لفظ تو فعلوں۔ اب ظاہر ہو کہ عقل کا عین تقطیع سے گر جاتا ہے۔ علما جی ہوتا ہے اور عین سراسیمگی کے ساتھ دم دبا کر ہاگتا ہے۔

ظہوری نے جملہ کر کہا۔ کہ (مرغکہ این مصرع ثانی ازان مانیست من باطن

گفتہ بودم

بدہ ساقی آن مایہ فوست را

کہ سازم جوان عقل فروست را

آج مرا فی و بیروانیس میں پڑہ رہا تھا۔ خود میرا میس صاحب لفظ طرز کو
 ٹیپ کے ایک شعر میں مذکور باندھے بیٹھے ہیں۔ جل جلالہ۔ ذرا پینڈت جی کی آؤ
 کر دیجئے گا فقط شینا و عفی عنہ

۱۹۹

سرشار ذوقا رینڈت رتن ناتھ صاحب

آپ کا قاعدہ ہے کہ جب کبھی آپ کا جی کہیں باہر جانے اور یا ران طریقت کے ساتھ
 رنگ رلیان منانے کو چاہتا ہے تو آپ بیمار کا عذر لنگ پیش کرتے ہیں اور بیماری بھی
 وہ جس کو کوئی دیکھ نہ سکے۔ کبھی تو قہقہہ عینیہ چشم کے اندورنی طبقات کے ساتوین پر دین
 دروہوتا ہے۔ کبھی قلب کی حرکت ثانی کمزور ہو جاتی ہے۔ غرض کہ گڑگڑی کے
 بہانے سے آپ گہسا کشمیر کے گھوڑے بجاتے ہیں۔ اور کبھی کانٹا لگنے کا جلد کر کے
 بہرانج کی مینا سے مقابلہ کرتے ہیں۔ مگر واہ رے مین۔ آپ کا ایک کشمیری بچہ بھی
 مجھ سے نہیں چل سکتا

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوشش

من انداز قدت را می شناسم

راے مرید ہر کے بلغ میں آچا الگ تلگ رہنا خالی از غلت نہیں۔ کوئی
سبب خاص ضرور ہے۔ ع۔

برائے پختن شلم گرخت کا شو

مرید ہر کا باغ کوئی نیلگرمی یا اونی کمانڈ۔ یا مینی تال۔ یا مہا بلیشہ
یا واجیلنگ نہیں ہے۔ کوئی سینٹریم نہیں کہ وہاں آپ بدل آب و ہوا کے لئے
گئے۔ مطلب سعدی دیگر است۔ ع۔

من خوب می شناسم پیران پارسارا

مگر ہاں کہئے تو پرسون شب بین میں نے جو رقبہ ہیجا تھا اسکی عبارت کیسی تھی آپکو
دعوے تھا کہ لکھنؤ والوں کے مقابل میں اور خصوصاً سرشار کے مقابل میں کوئی
نثر نہیں لکھ سکے گا۔ مگر اب بھی مانو گے کہ نہیں کہ ہم حیدر آبادی بھی کچھ لکھ لیتے ہیں
سچ گنا کہ بارش کی کیسی عمدہ سبزی نثرین کیچکے دکھائی تھی۔

اس سین کے پڑھنے سے بارش کا سماں ضرور بندہ گیا ہوگا۔ اور مے دے خانہ
ساتی و جانانہ کی ضرور دل میں یاد آئی ہوگی۔ اب بھی اس بڑھاپے میں یہ اچھ کی لیتی ہو۔

باقی عنده الملاقات فقط شاد عفی عنہ

۲۰۰

مہربان پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار

کسی انگریز سے اسکے سرشار داس نے کہا کہ صاحب ہمارے ملک کا سب سے

میوہ آم ہے اسے ہنسکر کہا۔ نہیں نہیں۔ آم وام نہیں۔ تمہارے ہندوستان کا سب سے بہتر میوہ جسکو ہم پسند کرتا ہے پھوٹ ہے۔ یہ جربہ فقرہ سینہ بسینہ چلا آتا ہے۔ واقعی کیا بات کہی ہے۔ واہ رے ہندوستان ع۔

جوابات کی خدا کی قسم لا جواب کی

جوابات کی بے نیکی۔ اب اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتا ہے۔ کہ اتفاق سے اس ملک کو کوئی بحث ہی نہیں۔ یورپ میں بھی ہر ملک میں اتفاق ہے۔ مگر ملک اور بادشاہ کے فائدہ کے لئے مثلاً روس میں نہلسٹ۔ روم میں مراڈسٹ۔ فرانس میں سٹوٹ جرمین میں کیونسٹ۔ برطانیہ اعظم میں پارلیمانٹرز وغیرہ وغیرہ۔ لیکن غیر ملک کے ساتھ جنگ چھڑی اور سب رعایا میں ایک ہو گیا۔ ہندوستان بالکل اسکی ضد۔ جہاں کہیں جنگ چھڑ گئی تو بس۔ دزدانوں آپ بھی ادھر ہی کی۔ گانے لگے۔ فتح کے نقار چھی۔ اپنا اپنے حلوے ماندے سے کام ہے۔ آپنے جو لکھتا تھا کہ فلان فرقہ حیدر آباد پر فلان فرقہ غالب آیا۔ اور اس پر اپنے بڑی خوشی ظاہر کی تھی۔ مگر مجھے آپکی رائے سے اتفاق نہیں ہے کیونکہ تو تو میں میں سے ہمارے ملک کا کوئی فائدہ نہیں۔ اور نہ ہمارے مذہب ملک میں یہ بات اچھی نظر سے دیکھی جاتی ہے۔ ہاں اگر دو فرقوں میں یہ بحث پیش ہو کہ سر شعیب کا کورس یون بدلنا چاہئے۔ انگریزی اور عربی کی نایاب کتابوں کا تنسکی اور اوروین ترجمہ ہونا چاہئے۔ ڈاکخانہ کے محکمہ میں ان ان ترقیوں کی ضرورت ریلوے شاخ میں ترمیم طلب امور یہ ہیں۔ اسناد و رشوت ستانی کی ان ان فرائع سے

فکر کجائے۔

گورنمنٹ کے مصارف سالانہ کی تخفیف کے مسئلہ پر غور کریں تو البتہ چشم مارش
دل ماشاد۔

اللہ کا شکر ہے کہ اب ہم حیدر آباد می ماشاد اللہ ترقی کر رہے ہیں بچپن اُدھر
کیا تھے اور اب کیا ہیں۔ زمین اور آسمان کا فرق ہے۔ اللہم زد فزد فقط
شاد عفی عنہ

۲۰۱

مہربان نیند رتن ناتھ صاحب سار

میں آپکی فراست کا قائل ہو گیا۔ اور کیون نہ قائل ہوں۔ خیر سے جو سو جیتی ہے
لاجواب۔ وہ سمندر جسکا اور نہ چہور۔ خدا نے اونٹ کیون نہ پیدا کیا جسکی کوئی کل
ٹھیک نہیں۔ یہ مانا کہ بعض اوقات سلطنتوں کے گورنمنٹوں کو حسب مصلحت ملکی بدرجہ پوری
ایک فرقے کو دوسرے فرقے سے لڑوا دینا پڑتا ہے۔ مگر کب جب گورنمنٹ
مستقل طور پر نہ قائم ہوئی ہو۔ اس طوائف الملوکی کے زمانے میں اگر کل رعایا اور کل
ماتحت صوبے ایک ہو جائیں تو گورنمنٹ ہاتھ سے جاتی رہے۔ دور کیون جاؤ۔
ہندوستان کی تاریخ دیکھو جب دوسری حکومت کے نزدیک یہ بات
ثابت ہوئی کہ مختلف اقوام ہند بڑھتی اور زور پکڑتی جاتی ہے۔ تو جو قوم زبردست تھی
اُسکو مدد دیکر طاقتور قوم کو نبھا دیکھایا۔ اور جب اس زبردست قوم نے اپنی قوت کے
زعم میں سرکشی کی تو اور قوموں کو مدد دیکر اسکی طاقت کو توڑ دیا۔

بہادر سکھوں اور شجاع مرہٹوں اور نواب ناظم بنگالہ اور شاہ اودھ کے
تلورے اور گلچلے پور بیون اور ٹیپو سلطان اور حیدر علی میسوری کو
باہم یکے بعد دیگرے شہ دیکر جو تانا تو یہ باہم کٹ مرے۔ انکی طاقتوں کو گٹا گٹا کر
یہ حکمت عملی کی کہ مرہٹا سرداروں کو باہم لڑوا دیا۔ وہ اپنی اپنی فکر میں تھے۔ ہر سردار
چاہتا تھا کہ میں ہی دوسرا سید و احی ہو جاؤں۔

اس بیوٹ کا یہ نتیجہ ہوا کہ مرہٹوں کی قوت زائل ہو گئی۔ اور باہم ٹڈہ بہٹیر ہو کر
اسطرح لڑ پڑے جیسے مرغباری میں اسیل لڑ مرتے ہیں۔ پھر تو تلواروں کی بھلیاں اسطرح
چمکیں کہ زمین ہستی مجلس کے خاک ہو گئی۔ حریف کی بن آئی۔

ہاں مجھے خوب یاد ہے۔ کسی وقت میرے نانا خدا بخشے جنکو زندہ تانچ کٹا جاتا تھا۔
کبھی اس قسم کا ذکر آیا تو فرماتے تھے کہ انگریزوں کا یہ مقولہ ہے کہ تہہ ہندوستان
مسلمانوں سے نہیں لیا۔ بلکہ مرہٹوں سے لیا۔ یہ اسوقت کا ذکر ہے۔ اب خدا جانے
کیا قول فیصل ہو۔ مگر قول فیصل وہی ہوگا جو پہلے انہوں نے بیان کیا۔

اسوقت امن و امان ہے۔ ملکہ معظمہ قصیرہ ہند کی عدل گستر حکومت میں سب
ریاستیں چین میں ہیں۔ اگر ایک فیوڈلری ریاست کسی دوسری سے برسر جنگ
ہو تو سرکار انگریزی بیچ بچا کر دیتی ہے۔

بہر حال عناصر تین اعتدال رہنا صحت کی دلیل ہے۔ اسی طرح رعایا میں امن کے وقت
اتفاق ہونا دلیل استحکام ریاست ہی ہے۔

بسیار سفر باید تا بختہ شود خامے

والسلام فقط
ناصح شفق شاد و عفی عنہ

۲۰۱ پندت رتن ناتھ صاحب شرشار

میرا سیلان طبع آجکل اکتساب علم سیاست مدن کی جانب زیادہ توجہ دینا چاہتا ہوں۔ کتاب ولتہ آف وی نیش جو آپ نے تجویز کی تھی وہ منتہیوں کے لئے زیادہ موزون ہے۔ اور مجھ بھی بہت ہے۔ مسٹر فاسٹ آنجمنی کے لایق اور فرزانہ میس صاحب نے جو رسالہ تمدن کی نسبت لکھا ہے وہ میرے پڑھنے اور ترجمہ کرنے کے لئے از بس موزون ہے۔ پندرہ بیس صفحوں کا ترجمہ کیا ہے تاکہ مطالب و غوامض ذہن نشین ہو جائیں۔ ترجمہ سے ذہن اور قوت و راکھ کو بڑی مدد پہنچتی ہے۔ آج کسی وقت ترجمہ سناؤں گا۔ اردو اور فارسی میں تو بفضلہ احی صارت حاصل ہے۔ دیکھئے رفتہ رفتہ اسمین بھی دستگاہ حاصل ہو جائیگی۔ شکسپیر کے پلیرین سے چرچری بی بی شروڈ کا ترجمہ نظم میں ہو تو کیسا۔ منثوی گلزار نسیم۔ نلد من تحفۃ العراقین کے رنگ میں پاکی منویاں بھی اسی بحر میں ہیں۔ اس لئے ہم بھی چاہتے ہیں کہ انہیں بحر میں شناوری کریں اور مقصود لائیں۔

مجھے بھی یہ چھپانا ہوا رنگ بہت پسند ہے۔ پہلے میں نے دس بارہ شعر بحر جرج سدس مقصورین کے تھے۔ یوسف زلیخا سے جامی اور منثوی زلالی اور

غنیمت کے رنگ میں۔ مگر اب دوسرا ڈھیر اختیار کیا۔

ایک صاحب نے جو خواہ مخواہ میرے شاگرد بننے میں ایک شنیوی اصلاح کے لئے بھیجی ہے۔ پڑھئے گا تو مارے ہنسی کے لوٹن کبوتر بن جائیگا۔ کہیں تو۔

آیا تاکسی شہر میں اک ہنس بچا را

یہ طرز ہے کہیں۔

عزیز و حق تمہارے کبریا ہے

جل جلالہ۔ یہ صاحب اگرچہ قوم کے بننے میں۔ مگر صاحب عروت و منصب میں۔ فرمایش کی ہے کہ اس شنیوی کے لئے نام تجویز کروں۔ بننے کی رعایت کے مطابق میں نے چھوٹے تڑسے کہا کہ اس شنیوی کا نام پیسیری۔ سچ کہنا کہ کسی بہیتی ہوئی۔ اگر یہ صاحب حلوائی ہوتے تو اس شنیوی کا نام بیچ میل مٹائی رکستا۔ برفی۔ پٹرا۔ لڈو۔ گلاب من۔ امرتی سب ایک چنگیہ میں اور اگر گندہ ہی ہوتے تو شنیوی کا عطر مجموعہ نام موزون

والسلام فقط شاد و عفی عنہ

۲۰۲ پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار

آپ کا خط پہونچا۔ غور دیکھا۔ خوشنویسی کا چشم بد دور آپ پر خاتمہ ہے۔ آقاہ۔ اب آپ بھی نام خدا ایسے ہوئے کہ اجباراً اس کا مطالعہ شروع کر دیا۔ یہ کیا جاتی دنیا دیکھی۔ اجی مہربان۔ کیا آپ خواب دیکھ رہے ہیں۔ یا سچ مچ آپ جام سرشار

ٹرانسوال کی جنگ کا سین دیکھ رہے ہیں۔ خیر مجھ سے سُنتے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ وزیراعظم انگلستان نے دل میں ٹھان لی ہے کہ چاہے جو کچھ ہو جنگ ٹرانسوال ٹل نہیں سکتی۔ گویا قضا مبرم ہے۔ اسین سلطنت ہالینڈ کے باشندے ٹچ لوگ بستے ہیں۔ جنگو پویر زکھتے ہیں۔ انگریزوں کی بھی وہاں عملداری ہے۔ کیون نہو۔ کسی کا قول ہے کہ۔ آفتاب ملکہ مغلیہ صہند کی حکومت میں غروب نہیں ہوتا۔ انگریز اپنے آپکو انکا افسر گردانتے ہیں۔ یا تو یہ قول فیصل سمجھئے۔ یا زبردستی۔ انگریزوں کی اطاعت قبول نہیں کرتے ہیں۔ من ہم چیز ہے ہستم کا لغوہ مارتے ہیں۔ نامہ و پیام ہوتے ہوتے نوبت بایں جارسید۔

اب اتمام حجت کے لئے آخری (الٹیمم) بھی نہ بھیجا جائے گا۔ اس سے پر ظاہر ہے کہ مینچے کل پر چڑھے ہوئے ہیں۔ بند و قین بھری ہوئی تیار ہیں۔ تلواریں کاٹھی سے اگل رہی ہیں۔ بہادری کا خون رگ و پے میں ایسا دوڑ رہا ہے جیسے خوشہ انگور میں پانی دوڑتا ہو۔ کیون انگور کا نام بھی کیا تاک کے لکھا ہے۔ جی تو خوش ہو گیا ہوگا۔ منہ میں پانی بہا آیا کہ نہیں۔ ان سب پر طرہ آرم اسٹرانگ تو ہیں۔ ع۔

تبرائے مدعی ازمن کہ آتش در وہان دارم

زبان حال سے کھ رہے ہیں۔ اس سے مطلب میرا یہ کہ دونوں قومیں محاربے کے لئے تلی ہوئی ہیں۔ ورنہ مینچے کیسے اور تلوار کیسی۔ شاید آپ نے دیکھا نہوگا۔

نہند کے خمار میں ہونگے کہ اخباروں سے یہ بھی ظاہر ہے کہ آرنج فرمی اسٹیٹ نے
 برٹش گورنمنٹ کے خلاف ٹرانسوال کے ڈچون کی طرف داری کرنے کے لئے
 ہتھیار اٹھانے کا وعدہ کر لیا ہے۔ الغرض یہ جنگ بہت بڑی جنگ ہوگی۔
 اور اس بات کا بڑا اٹھایا گیا ہے کہ بہادر خون میں ضرور نہائیں گے۔ اور جسکی فتح
 ہوگی وہ ناو رو گاہ سے سُرخرو آویگا۔ جنگ بھی وہ گہسان ہوگی کہ الغرض
 بہت مدت تک یاد رہیگی۔ مگر ہر پہلو و جوانب پر جب خیال کیا جاتا ہے تو انگریزوں کا
 پتہ کہیں بہاری نظر آتا ہے۔ آئندہ ارادۃ اللہ غالب۔ مگر میں تو کہتا ہوں کہ یہ جنگ
 ملتوی ہو جائے تو بہتر ہے۔ اس میں مجھے انگلستان کے فرقہ لبرل سے کئی اتفاق ہے
 اگر لڑائی چٹری تو میں جنگ کے کل نامہ نگاروں کی چٹیان غور سے پڑھوں گا۔ مجھے
 اس میں بڑا لطف آتا ہے۔

آنکھوں نہ دیکھیں اور شریک بھی نہ رہیں تو کیا اب پڑہ پڑہ کر بھی مزے نہ لیں۔
 اخباروں کے جنگی نامہ نگار بھی ستم ڈھاتے ہیں۔ اور جان پر کیل کر میدان میں جاتے ہیں
 وہ جو سوال اپنے میرے آزمانے لئے کیا تھا اس کا جواب یہ ہے۔ کہ بہون تو میری نزدیک
 مونٹ ہے۔ اور ابرو مذکر جس طرح بخار مذکر۔ اور تب۔ مونٹ ہے۔ والسلام فقط
 شاد و عافی عنہ

۲۰۳
 سرشار فیو قارینڈت رتن ناتھ صاحب

| | |
|-----------------------------|-------------------------------|
| گر بند ز کام ہے ہمارا سرشار | اُسکا تو یہی ہے صرف چار سرشار |
|-----------------------------|-------------------------------|

بیجا و کدو کے تخم کا تم شیرہ دم ناک سے جائیگا مٹا راسرشار

یہ چوتھا مصرع اسکا جواب ہے جو اپنے لکھا ہے۔ ع۔

دم ناک میں آگیا ہمارا اے شاد

کیون آنے کے لئے جانا کیا خوب مصرع ہوا ہے۔ اگر نہ سنہی آے تو میرا دم
 احمد لٹ کہ آہلی تنخواہ پہونچی۔ انشاء اللہ ڈیڑہ سو تو کیا۔ تین چار سو روپیہ منصب
 سرکار سے جب ہوگا۔ تب شاد شاد ہوگا۔ اور سرشار کے حق سے ادا ہوگا۔ لکڑ کھت
 بوتلین و نادون اڑا سے جائیگے۔ یہ خرابی ہے۔ کیون رباعی فی البدیہہ جو کھی پسند آئی
 کہ نہیں۔ جواب دو فقط شاد و عفی عنہ

۲۰۴ پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار

خدا کرے کہ اسوقت آپ ہوش میں ہوں۔ دیکھئے کیا بمثل تاریخ کہی ہے۔ یعنی
 میجر افسر الدولہ بہادر کے فرزند سسی ولایت علی مخاطب عثمان یحیٰ کے
 ایک سفرنامہ بنام سفرنامہ نظام لکھا ہے۔ اسکے طبع کی تاریخ کہی ہے۔ کیا
 بے مثل ہے۔ ایک کی کمی تھی۔ بادل شاد کدیا۔

وہوہذا

| | |
|----------------------|---------------------|
| این سفرنامہ شاہ آصف | در سفرنامہ افسرنامہ |
| اگر تصنیف ولایت اورا | ازہم نامہ بہتر نامہ |

| | |
|---------------------|---------------------|
| طبع گروید مظفر نامہ | بادل شاو نوشتہ سالش |
|---------------------|---------------------|

تم خدا ایک کا بال شاو
یعنی (الف)

شاو عفی عنہ

۲۰۵

پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار

شب میں سرکار نے اپنا کلام سنا کر اپنے فدوی کی عزت افزائی فرمائی۔ بچہ
کیا کلام ہے۔ خوشامد کی بات نہیں۔ بس قلم توڑ دے۔
و وقتہ جو میں نے بطور نذر پیش کئے اسکی نقل منسلک ہذا ہے۔
قطعہ

| | |
|-----------------------------------|---------------------------------|
| جہنڈے گڑے ہوئے ہیں مری شہر یار کے | ملک سخن پہ کیوں منوقبضہ نظام کا |
| صدقے کلام آصف گردون قار کے | شب میں کلام شہ سے مشرف ہوا تاشا |

رباعی

| | |
|----------------------------|---------------------------------|
| اُس سے اس فدوی نے عزت پائی | شب کو حاضر تھا میں قدموں کے پاس |
| اس دل شاو نے راحت پائی | وقت جو لطف سخن میں گذرا |

قطعہ

| | |
|----------------------------------|-----------------------------------|
| کیون نہ جان اپنی کروں شہ پہ نثار | وہ مراحم وہ کرم فدوی پر |
| صدوی سال سلامت رہو میرے کار | شاو اپنی دل و جان سوز دعا کرتا ہی |

| | |
|---|----------------------------------|
| ہے تو گستاخی مگر شاہ سے مجھ کو ہے امید | ازرہ بندہ نوازی کرین معروضہ قبول |
| شبہ بین سرکار نے جو غزلین قصیدی تھے پڑھ | شاد کو بارگشاہ سے ہو جائیں حصول |

شاد و عفی عنہ

۲۰۶ سرشارِ جمیل

آپ کا خط پہونچا۔ اس میں شک نہیں کہ دو روز سے تب تھی۔ اب افادہ ہے۔
مگر ناتوانی ہے۔

خدا کا شکر ہے کہ آپ نے پہرہ و نون کو دغادی۔ میں نے تو سنا تھا کہ دو روز کے قبل
سرشار صاحب جنت میں سلسبیل کے قریب جام لئے ہوئے ساقی کے
منتظر ہیں۔ بہت ہی حیرت ہوئی کہ ایسا صادق القول دوست بے اجازت کیسے
روانہ شد۔ مگر حکیم مرزا اسحق بیگ کی زبانی معلوم ہوا کہ نہیں مراقبے میں مشغول تھے
عالم محویت کی تصویر شکل میت نظر آتی تھی۔ اس لئے دھوکا ہوا۔ تب کسی قدر جی کو
ڈھارس ہوئی۔ ع۔

رسیدہ بود بلائے دے بخیر گذشت

ہاں صاحب یہ تو کہئے کہ ان سب تجربات اور خدمات پر بھی آپ نے اپنی
محبوبہ زرین کمر عفت کو شصت ماب عشوق عالم نبٹ العنب مادام عفتا کو کسی دن
طلق تک نہیں کہا۔ واللہ بڑے جواہر و ہوا۔ کوہن او قریس کے بھی کان کاٹے۔ اچھی
محبت بنا ہی۔ جان جائے مگر جان جان نہ جائے۔ اس کا نام عاشقی ہے۔ مگر دوستوں کو

آپکی دائمی مفارقت کا صدمہ ہوگا۔ ذرا انکے حال پر رحم کیجئے۔

مثنوی جسکا نام بھولتا ہوں۔ یہ دونوں میں اپنے مطبع میں طبع کرنیکی اجازت دیتا ہوں۔ گورغریبان ٹریجیڈی ہے۔ اسلئے میں اپنے نام سے مضمون نہیں کرنا چاہتا ہان طبع کرا کے آپکو دیتا ہوں۔ آپ اس سے نفع حاصل کر لیجئے۔

آپ کے مزدوہ صحت میں ایک قطع لکھا ہے۔ اگر قبول ہو باعث لطف و شادمانی ہے۔

قطعہ

| | |
|------------------------|-----------------------------|
| بیاری سے پانی تمنے صحت | نتی زبست تمہاری حق کو منظور |
| ہے شاوکی یہ دعا ہمیشہ | رکے اللہ تم کو مسرور |

شاد و عفی عنہ

سرشار ذلیو قارنپڈت رتن ناتھ صاحب

آپ کا خط توبہ توبہ۔ دو انگل کا پرچہ پہونچا۔ اگر واقعی الف لیلی کا ترجمہ آپنے کیا ہے تو میں ضرور یہ کہوں گا کہ ویسا اچھا نہیں ہوا جیسا کہ چاہئے۔

ہاے فسانہ آزاو کی عبارت آرائی کمان اور الف لیلی کمان۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

مگر ہاں بُرا بھی نہیں۔ اوسط درجہ میں ہے۔ مگر یہ تو کہئے کہ پُرانا ترجمہ ہے یا حال کا اُس کتاب کا ترجمہ اگر حال کا ہے تو آپکو اپنی بیوشی سے فرصت کب ملی تھی۔ شکر ہے کہ خدا نے آپکا کفر توڑا اور یہ دن دکھایا کہ آپ۔ اور ترجمہ کرنے کا ہوش۔ الحمد للہ

وَقَدْ تَقَوَّيْتُ كَرُو وَبَارَهُ وَجَامِ اسْتِ اِيْجَا
سِنِّ بے مے وِمْشَوَق حَرَامِ اسْتِ اِيْجَا

گور عزیمبان کا مسودہ بننے نہیں دیکھا۔

پیرنا بالغ کی شہوی لکھنے لگے۔ مگر کہیں آپ ہی پر پستی نہو جائے۔

ہمارا چہ سندرہیا کی سولخ غری کے ترجمہ کی آپ کو خوب سوجھی۔ ہمارا بھی صاؤ

بشرطیکہ آپ سے ہو سکے۔

اب آپ کا ہل نہیں ہیں تو سبحان اللہ۔ ہم خوش ہمارا خدا خوش۔ مگر توڑے دنوں میں

پہر وہی (تانا بانا تن است و پود) وہی جام اور وہی دلارام صحبت رندان مے آشام
اور خواب و خور حرام۔ ڈیوڑھی کو بھی سلام۔

ہاں صاحب واقعی آج کا سماں بہت سہانا اور لطف خیز ہے۔ اس وقت

بچہلی باتیں سب آنکھوں کے سامنے پہر گئیں۔ ہم تو خیر مگر بوڑھے اور زاہدان عزیمت نشین
اور گوشہ نشینان خمول اور متکفان مساجد کو بھی یہ شعر و زبان ہو

مید صبح کلبہ صحاب

الصبح الصبح یا اجاب

پتہ ت جی۔ انسان پر سب کچھ مصیبت ہو مگر غم اولاد و عجب مصیبت ہے کہ جو

خوشی دل میں پیدا ہوتی ہے اسکی یاد کے ساتھ ہی سب خوشی فنا ہو جاتی ہے۔ جیسے

سن سان میدان ہو کا عالم سواے چشم گریان اور دیدہ بریان اور کچھ بھی نہیں نہ

سینہ بریان دیدہ گریان ریخ و حرمان را چہ کنم
ماہمہ ہستم خوگر راحت ہی ہے حسرت و اودرغیا

بس پہ کوئی بات یاد نہیں آتی سب لطف کر کراہو جاتا ہے۔ ہاے افسوس

شاد دے۔

جان بتن و درگورم این چہ زندگاہینہاست

بس بکچہ اور سی حال ہے۔ خدا حافظ فقط
شاد عفی عنہ

۲۰۸

میکش خمستان معانی پنڈت سورج بہان صاحب

آپ کا خط پہونچا مسرور ہوا۔ واقعی پہلے بھی آپکی درخواست پہونچی تھی۔ چونکہ اُس وقت
خداوند نعمت پیر و مرشد خلد اللہ ملکہ شکار گاہ میں رونق افروز تھے۔ اور میں بھی ہمراہ تھا
حاضر تھا۔ اسلئے فرصت نہیں ہوئی۔ اب ضرور ہیچون گا۔ مگر یہ نہیں معلوم ہوا کہ تاریخ

۱۳۱۶ء کی ہو۔ یا سنہ حال کی۔ اس سے جلد مطلع کیجئے۔ میں آپکا زندانہ اور مستانہ

کلام اکثر دیکھتا ہوں۔ سبحان اللہ عجیب کیف ہو فقط
شاد عفی عنہ

۲۰۹

میکش خمستان معانی پنڈت سورج بہان صاحب

عذیم الفرستی کے باعث صرف ایک قطع تاریخ آپ کی حسب خواہش روانہ

کرتا ہوں۔

قطرہ

| | |
|-----------------------------------|-----------------------------------|
| میکش کا چپا جبکہ یہ دیوان دوم شاد | دہوم اسکی مچی اور ہوا خوب ہی شہرا |
| کی طبع نے جب فکر لکھون میں سن طبع | ہاٹنے نڈادی کو۔ خجائے زیبا |

شاد و عفی عنہ

۲۱۰

میکش خجائے معانی پندت سورج بہان صاحب
 پہلے کی تاریخ تو ضرور پہونچی ہوگی۔ تلاش تاریخ میں ایک اور مادہ عیسوی نخل آیا
 پانچ عدد کی کمی تھی۔ تعداد اشعار سے پوری کر دی گئی۔ قطعہ تاریخ عیسوی بھی منسلک
 ہو یقین ہے کہ ہر دو قطعہ بروقت پہونچے ہونگے۔

قطرہ

| | |
|-------------------------------|---------------------------|
| چپا میکش کا دیوان ان دنوں شاد | عجب انداز اور شان سخن ہے |
| کلمے ہیں پھول یا رب کیسے کیسے | چمن ہے یا گلستان سخن ہے |
| چمکتے ہیں مزاروں ہی عناد | بہار افزا وہ بستان سخن ہے |
| نہیں یہ بوستان۔ رشک ارم ہے | مصنف جسکا رضوان سخن ہے |
| لکھی تاریخ بالتعداد اشعار | کہ یہ بوئے خمستان سخن ہے |

شاد و عفی عنہ

۲۱۱

عند لب گلستان سخن محمد ہدایت صاحب وجد و اکام فریج باسی
 کل مولوی محمد عبداللہ صاحب نے آپکا ایک شعر سنایا۔ جو

در حقیقت وجد کرنے کے لائق ہے سبحان اللہ

وجد

رحمت ہے پس پیش شفاعت ہے چپ راست
کس شان سے آتا ہے گنگا رتا را

واقعی حمت اور شفاعت کی اچھی تقسیم ہوئی۔ دوسرے مصرع میں۔ (کس شان آتا ہے)
سونے پر سہاگا ہو گیا۔ کیا کننا۔ آپکی ذات حیدر آبا و کے لئے نہایت
مغنیات سے ہے۔

میں نے تو خیال کیا تھا کہ آپ نے مجھ کو فراموش کیا مگر صد شکر کہ میری یاد میں
ایک زمانہ کے بعد آپ کا کلام سنتے میں آیا۔ کیا اچھا ہو کہ گا ہے ما ہے لطف صحبت کی
آپ ہم بہار لوٹیں۔ اس قافیہ گنگا پر دو سر شعر اسکے مقابل کا ہونا محال ہے مگر مجھے
اسی قافیہ پر ایک شعر فی البدیہ شب میں یاد آیا جسکو میں اپنی یاد کے حوالہ کر کے آپ کے
پاس بھیجتا ہوں۔ کیا میں اور کیا میری شاعری۔ میں تو سپاہی ہوں۔ اس میدان کے
فن سے البتہ واقف نہیں۔ مگر ہاں حضرت آصف خلد اللہ ملکہ کا ایک ادبی تلمیذ ہوں
اس لئے اپنے کلام پر مجھے ناز نہیں تو فخر تو ضرور ہے اب شعر شاد سنئے۔ وہو ہذا

شاد

بخشائش عاصی کا وسیلہ ہے یہی ایک
کستی ہے مجھے خلق گنگا رتا را

کبھی کبھی ضرور ملا کیجئے ع۔

غنیمت جان اس مل ٹہینے کو

والسلام فقط شاد وعفی عنہ

۲۱۲ میرے ہونا شریف احسن۔ نواب
کہئے مزاج شریف کیسا ہی۔ کچھ دوستوں کی بھی خبر ہے یا نہیں۔ خط لکھتے لکھتے
ہاتھ بھی تھک گئے۔ اور پھرتے پھرتے آدمی کے پاؤں بھی تھک گئے۔ جواب تو کجا۔
پیامے نہ سلامے۔ میں نے مانا اور یہ سب صحیح کہ آپ کو اپنی متعلقہ خدمات کے کاروبار کی وجہ
سے فرصت نہیں۔ مگر میرا جوٹا سا معاملہ ایسا نہ تھا جو آپ کو دشوار ہوتا وہ کیا؟

دو حرفی۔ یعنی خیریت فقط

جواب کا طالب شاد وعفی عنہ

۲۱۳ عشق نہفتہ میر نور علی صاحب شیفتہ
اللہ آپ کو خوش رکھے۔ ابھی ابھی ایک خط پہنچا سچ ہے کہ آپ کی تحریر کی سحر ازبان
دیکھ کر دل خوش ہو جاتا ہے۔ آپ نے جو غزل کیسی بھیجی تھی۔ وہ میرے کبس میں موجود
ابھی میں نے دیکھی نہیں۔ میں اُنکے کلام کو نظر اصلاح دیکھوں یعنی چہ تعجب کی بات ہے۔
بہر حال آپ کی خواہش کے موافق دیکھ بہال کر روانہ کروں گا۔ مگر وہ اپنے اُستاد کو
ایک نظر ضرور دکھائیں۔ کیا اس کو تصود امتحان ہے۔ چوٹے میان کو سلام فقط
شاد وعفی عنہ

۲۰۴ مہربان من قاسم علی خان صاحب ارشاد

آپکی دو غزلیں ایک اُردو اور دوسری فارسی پہونچیں۔ بنور دیکھا حقیقت یہ ہے کہ میں شاعر نہیں ہوں۔ مگر طبیعت موزون ہے۔ کچھ کہہ لیتا ہوں۔ ابتدا میں شوق میں فارسی بھی کہتا تھا۔ اب آٹھ دن سال سے مطلق فارسی کتنا چھوڑ دیا۔ ہاں کبھی کبھی اُردو کہہ لیتا ہوں۔

بہر خبہ فن شعر میں قلیل البضاعت اور ناقص الصناعت ہوں۔ لیکن آپکی راسخ الاعتقاد و محبور کیا۔ جو کچھ رطب و یابس خیال میں آیا اس کے مطابق اشب خامہ کو میدان چامہ میں جولانی دی۔ آئندہ سے غزل اپنے رقعہ کی پشت پر نہ لکھئے۔ علحدہ کاغذ پر ایسا لکھئے کہ اصلاح کے لئے بھی کاغذ میں جگہ کی گنجائش باقی رہے۔

واضح ہو کہ (خادم) بالکسر وال ہے۔ نہ بالفتح۔ لفظ (انجم) جمع نجم بضم میم صحیح۔ بالفتح غلط۔ لفظ (گلزار) (ذال) سے نہ لکھئے۔ (جو) اور (اگر) کی تکرار ایک مصرع میں غیر صحیح۔ غزل کی رسید سے ضرور اطلاع دینا والسلام فقط
رسید کا طالب شاہد عفی عنہ

۲۱۵ مہربان من محمد قاسم علی خان صاحب ارشاد

واضح ہو کہ مجھے آپکی ایک ہی رجسٹری پہونچی۔ غزل دیکھ کر واپس کر دی اسوقت تک کوئی اور غزل آپکی جیسا کہ آپنے اپنے خط میں ذکر کیا ہے نہیں پہونچی۔ بلکہ میرے خط کے جواب میں جو تاخیر ہوئی اس سے مجھے اندیشہ ہوا کہ شاید آپکو میری رجسٹریاں نہیں پہونچیں۔

معلوم ہو کہ آپ کے کلام کو میں جو دیکھ کر روانہ کرتا ہوں۔ اگر کسی اصلاح میں آپ کو کلام ہو یا مذاق اصلاح پسند نہ تو مجھے اطلاع دیا کیجئے میں زیادہ خوش ہو گا۔ کیونکہ میں نے خود پہلے خط میں لکھ دیا ہے کہ میں شاعر نہیں ہوں۔ فقط آپ کے حسن عقیدت کا اتباع مجھ پر لازم ہے۔
اپنی تصنیفات سے دو کتابیں بھیجتا ہوں۔

مجموع الکلام کا ایک اشتہار ملفوف ہے۔ اگرچہ اس مبارک نام کا رسالہ غرہ ذلیقہ سے ہی شائع ہونے کا تھا مگر چونکہ حضرت پیر و مرشد خداوند نعمت بندگانقا دام ملکہ کا کلام مبارک بنور سرفراز نہیں ہوا اس لئے شائع نہیں ہوا۔ اگر آپ کچھ فکر کریں تو مناسب ہے آپ کا کلام حسب عادت بخط راست میرے نام آیا کرے۔ اس اشتہار کی پابندی کی ضرورت نہیں۔

حدیقہ احمدی اس نام کا ایک رسالہ دارالریاست رامپور سے شعر و سخن میں شائع ہوتا ہے۔ اُس کے دو مصرع درج ذیل ہیں۔ آئندہ سے آپ کے حسب درخواست جو مصرع طرح مجھے پہونچا کریگا۔ میں آپ کے پاس ضرور روانہ کیا کروں گا۔

مصرع طرح

| |
|------------------------------------|
| اپنے قصور پر بھی تو مجھ سے ملال ہے |
| وصال۔ جلال۔ قافیہ۔ ہے۔ رولیف |

دیگر

تمہارے روئے تابان سے میرا گزرتا ہٹے
شبابِ خواب۔ قاتیہ۔ اٹھے۔ رولیف

خدا حافظ ہمیشہ شاد اور بامراد ہو فقط **شاد عفی عنہ**

۲۱۴ مہربان من محمد قاسم علی خان صاحب ارشاد

کچھ میں نے آپ کی غزل دیکھ کر ادھر آدمی کو ڈاک خانہ میں رجسٹری کرنے کے لئے
بھیجا۔ ادھر ڈاک کے لئے ایک اور خط آپکا لا دیا۔ یہ وہ خط ہے جو میرے پہلے خط کا
جواب آپ نے دیا ہے۔ اور اسکے ساتھ ایک غزل بھی منسلک ہے جسکو دیکھ کر اسی
ڈاک روانہ کرتا ہوں۔ اس غزل کی زمین نہایت شگفتہ اور دلچسپ ہے۔ اسمین کا ایک
شعر آپکا نہایت عمدہ اور بے مثل ہے۔ مرجا۔ آفرین۔ صد آفرین۔ کیا بات
پیدا کی ہے

غسل میت کیا اور چین سے سویا تہ خاک
لے لے سیتا ترے بیمار نے صحت پائی

ماشاء اللہ شمیم بدور۔ مصرع ثانی کیسا پڑھتا ہوا ہے۔ واقعی ایک دیوان کا

شعر ہے

کیا سخن سنج سخن فہم ہوا شاد، اللہ
نور کی تپنے ہے ارشاد طبیعت پائی

شاد

پرچہ غزل کی پشت پر پانچ چہ شعر اور مین نے گھیٹ و لے ہیں۔ اگر پسند ہوں تو غزل مین شریک کر لیجئے۔ ورنہ داخل دفتر۔

مجھے یقین ہے کہ میری دونوں جہڑیاں بحفاظت پہنچیں گی۔

اساتذہ کے کلام مین کسا کلام آہکو زیادہ مرغوب اور دلچسپ ہے۔ اور کسا دیوان مطالع مین ہے۔ ضرور لکھئے۔

۷۔ اب تک مجھے یہ معلوم نہوا کہ آپکا وطن کونسا ہے اور آپکا اہل زبان سے لکھنؤ کا مذاق پسند ہے یا و تلی کا فقط
شاد عفی عنہ

۲۱۷
مہربان من محمد قاسم علی خان صاحب شاد

آپکا شق مع سہ غزلہ ایک فارسی اور دو اردو مین پہونچا شیم بدو دور بہت جلد فکر کی۔ آجکے شعر اکثر اچھے ہوئے ہیں کیفیت مندرجہ رقعہ سے من وعن آگئی ہوئی ہر سہ غزل بعد اصلاح واپس ہیں۔ میرا ایک دیوان جو ابتداءے شوق مین طبع کرایا تھا اسکے ساتھ آپ کے حسب درخواست روانہ کرتا ہوں۔ حال کا کلام ابھی شایع نہیں ہوا۔ میرے خداوند نعمت حضرت پیر و مرشد بادشاہ و کن غلام اللہ ملکہ نے چند شیر و گشاہ کیا جسکی تاریخین مین نے لکھ کر پیش کی ہیں۔ اور اجاب کو بھی تقسیم کی ہیں۔ ایک پرچہ آپکو بھی پاس بھیجتا ہوں۔ فقط

شاد عفی عنہ

۲۱۸ مہربان من محمد قاسم علی خان صاحب ارشاد

دو غزلیں پہونچیں۔ بنا کر بھیجتا ہوں۔ دوسری غزل ذرا ڈھیلی ہے۔ بندش چست نہیں۔ پہلی غزل البتہ کچھ راجھی ہے۔

دو مصرع طرح کے بھیجتا ہوں۔ ایک ہفتہ کے قبل میرا مزاج بخار سے غلیل تھا اب بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہوں۔

مصرع طرح

| | | |
|----------------------------|---|--------------------------|
| غم سنیں کرو ماہ محرم آیا | { | غم گزری نالہ و فریاد میں |
| ما تم۔ قافیہ۔ آیا۔ غم آیا۔ | | یا قافیہ۔ میں۔ رولیف |

شاد و عفی عنہ

۲۱۹ مہربان من محمد قاسم علی خان صاحب ارشاد

اسوقت نیک گیارہ بجے ہیں۔ دیوان فوق مطالعہ کر رہا تھا کہ ڈاکے نے آپکا خط پہونچا یا۔ دیکھ کر باغ باغ ہو گیا۔ لغافہ چاک کیا۔ آپکے تینوں عرائض پڑھے۔ ایک میں آپ نے اپنی ناچاتی مزاج کا اظہار کیا تھا مگر اسکی دوسری سطریں صحت کے مژدہ دل شاد کیا۔ خدا تندرست رکھے۔ یہ ظاہر ہے کہ آپکے میرے روحانی تعلقات ایسے ہیں کہ میں آپکو اپنا عزیز سمجھتا ہوں۔ شاگرد اور عزیز میں کوئی فرق نہیں۔ بہر حال شاد و خرم رہو۔ اور آپکے علم میں روز افزون ترقی ہو۔

ہاں صاحب خوب یاد آیا۔ آپکی فارسی اگرچہ خوب ہے۔ مگر اہل زبان کی فارسی نہیں معلوم ہوتی۔ اگرچہ ہم اہل زبان نہیں ہو سکتے۔ مگر کوشش کرنے سے اُمتناع
اور تقلید پورے طور پر کر سکتے ہیں۔ بلکہ ہم تکہ کہیں قومی زبید سے

شاد

ہم نہیں ہیں اگرچہ اہل زبان
ہیں مگر رشک طالب و سببان

سعدی کا رنگ سب سے اچھا ہے۔ خدا کرے ماوشما جسد رشا یقین علم ہیں۔
انکی زبان سعدی کی سی ہو جائے۔ اگر فارسی لکھنا چاہتے ہو اور انشا پر دازی تو
البتہ نعمت خان عالی۔ ابوالفضل۔ بیدل۔ طاہر و حمید اپنے
عصر کے بیدل اور بے نظیر ہیں۔

سعدی کی زبان حاصل ہونا البتہ مشکل ہے اگر وہ حاصل نہو سکے تو خیر عالمگیری
سلیق فارسی بھی کچھ قند و نبات سے کم شیرین نہیں ہے۔

مثلاً (فرزند سعادت تو ام حفظہا اللہ تعالیٰ وسلم شیندم کہ جامہ پلوانی و ربر
وجبرہ زعفرانی بر سر۔ و ردیوان عامی نشیند۔ بن شریف چل و شمش۔ نازم ہر اینش
وشش)۔

سعدی شیرازی کی گلستان کا لطف کسی فارسی کتاب بین حاصل
نہیں ہو سکتا۔ مثلاً۔ این بگفت و بر سپاہ دشمن زد و ستے چند مردان کاری را
بگشت۔

اگرچہ قدیم سے گلستانِ مبدیوں کو پڑھائی جاتی ہے۔ مگر میرے خیال میں منہی بھی کئے
حقیقت کو نہیں پہنچ سکتے۔ شاعری میں آپکو وئی کی زبان کا شوق ہے تو یہ ذوق
مومن۔ غالب کا کلام ضرور دیکھئے۔

غالب مرحوم کی جدت پسندی کا میں عاشق ہوں ہاے ایک شعر اسوقت
یاد آیا۔ کیا بات پیدا کی ہے ۵

خدا شرمائے ہاتھوں کو کہ رکھتے ہیں کشاکش میں
کبھی میرے گریبان کو کبھی جانان کے دامن کو

عجب ٹکینی ہے۔ ہر مصرع شوخی سے بہرا ہوا۔
خول اپنے جو لکھی ہے دیکھو واپس کی۔ تاریخین بھی ٹھیک ہیں۔ ایک تاریخ اُردو
جسین ناول کو تائیت لکھا ہے۔ وہ درست نہیں۔ ناول مذکور ہے۔ اسلئے اسکے معاضہ
میں دوسری تاریخ کمدی۔ یہ دونوں تاریخین رسالہ و بدبہ آصفی میں ضرور
طبع کرادون گا۔ اور یہ بھی خیال رہیگا کہ اگر مطلع خورشید دوبارہ طبع ہو تو اس
لکھری جائیگی۔ والسلام۔

و د مصرع طح کے درج ذیل ہیں۔

کوئی دنیا میں برکتہ مقدّر ہو تو ایسا ہو { مرادل بھی مجھ سے خفا ہو رہا ہے
انسر۔ سخنور۔ مگر قافیہ ہو تو ایسا ہو۔ } خفا۔ فیه۔ ہو رہا ہے۔ مدحیف

شاد عفی عنہ

۲۲۰ میرے ارشادِ سلمہ اللہ تعالیٰ

کل بذریعہ جیٹری جسین ایک غزل اور دو مادہ تانچ تھے ویکٹر ہیجڈے۔ غالباً
 پہونچے ہونگے۔ آج جو میں محرم روز سے شنبہ کو دو غزلین اور آئین۔ بواپسی ڈاک بھیجتا ہوں
 خدا کرے بحفاظت پہونچیں۔ یہ دونوں غزلین کہ یہ قدر سبکی ہوئیں۔ مگر انشاء اللہ تعالیٰ رفتہ
 استاد بے بدل ہو جاؤ گے۔ ابتدا میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ آپکا کلام ابتدا میں بھی بہت
 اختیار رہا۔ اصلاح کی گنجائش کم ہوتی ہے۔ خدا کرے آپکا کلام ایسا پختہ اور شہرت پذیر ہو
 کہ کوئی شاگرد شاو کا گمان نہ کرے پس میرا تو یہی کہنا ہے۔ ع۔

مے نویس مے نویس مے نویس

تھوڑے دنوں میں میدان شاعری کا پالاجیت جاؤ گے۔ استاد کو خوشی اُس روز
 زیادہ ہوتی ہے جب شاگرد اس سے فائق ہو جائے۔ جیسا کہ سپر کا باز پدر ہونا باکیچے
 معراج ہے۔

۱ خط و کتابت سے تو آپ میرے شاگرد۔ اور میں آپکا استاد ٹھہرا۔ یا آپ
 میرے استاد۔ میں آپکا شاگرد ہی ہوں۔ مگر صورت آپکی دیکھی نہیں۔ کوئی قول ہو تو ضرور
 بیجو۔ کہ تصویر خانہ میں اسکو رکھوں۔ اور میان ارشاد کو دیکھا کروں۔
 ۲ آپکے نام کا ایک سچ جمعینے موزون کیا ہو جو درج ذیل ہے۔

سچ

چشمہ کوثر ہے قاسم علی شاد عقی عنہ

۲۲۱ مہربان من محمد قاسم علی خان صاحب شاد

آپ کی غزلین اور تاریخین پہونچیں۔ فارسی غزل البتہ ٹھیک ہوئی ہے مگر دونوں اردو غزلین اور تاریخین بالکل لائق اصلاح نہ تھیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے لکھنے میں نہایت عجلت کی گئی۔ بہت غور اور فکر کے ساتھ نہیں لکھی گئی۔ اگرچہ ایک اردو غزل میں چند اشعار میں نے بہرتی کر دیے ہیں۔ مگر دوسری غزل کو صرف دو چار اشعار دیکھ کر خپور دیا۔ مگر آپ اس میں غور کر کے لکھئے۔ اور متقدمین کے دواوین میں سے قافے دیکھ کر لکھئے۔ کیونکہ قافیوں کا انتخاب بالکل غلط ہوا ہے۔ اکثر شعرا نے ان دونوں زمینوں میں غزلین کہی ہیں۔ ضرورتاً متقدمین کا کلام دیکھا کیجئے تاکہ آدیا اور مضامین میں مدوٹے۔

نمبر ۱۵۔ کی غزل کے متعلق آپ نے کوئی صراحت سے جواب نہیں لکھا کہ دراصل وہ غزل کیا ہو گئی۔

۱۶۔ اصلاح شدہ غزلین دوسرے کاغذ پر صاف کر کے منسلک کی ہیں فقط

والسلام۔ شاد و عفی عنہ

۲۲۲ مہربان محمد قاسم علی خان صاحب ارشاد

کیون صاحب کئے۔ مزاج شریف؟۔ یقین ہے کہ اصلاح شدہ غزل بحفاظت پہونچی ہوگی۔

نمبر ۱۔ کی غزل اب تک وصول نہیں ہوئی۔ غالباً ڈاکے نے نہ پہونچائی ہو۔
یا ڈاکخانہ ہضم کر گیا ہو۔

ایک اشتہار منسلک ہذا ہے۔ ضروران مصرعون پر غزل لکھئے۔ او قبل از مشاعرہ
روانہ کیجئے۔ تاکہ مین ایک نظر و کیہ لون۔ اور مشاعرہ مین نپٹت جی سے پڑھا دون
میری غزل بھی وہی پڑھتے ہیں فقط شاد و عفی عنہ

۱۲۳
مہربان من محمد قاسم علی خان صاحب ارشاد

مبارکبادیان اور غزل پہونچی۔ دیکھ کر واپس کرتا ہوں۔

نمبر ۱۔ کی کوئی عرضی یا غزل آپ کی نہیں پہونچی۔ خدا جانے ڈاکے چرالے گئے۔
یا فرشتے اڑالے گئے۔ اگر اسکی نقل ہو تو بھیجئے۔ ضرور دیکھ کر واپس کروں گا۔
دس نمبر کی عرضی کی تاریخ کو نسی ہے۔ وہ بھی لکھ بھیجئے۔ ماشاء اللہ اب تو آپ کے
کلام مین روز افزون ترقی ہو رہی ہے۔ آپکا شوق بھی لائق قدر ہے۔

رسالہ و بدیہ اصفی حسین آپ کی تاریخ مین طبع ہوئی ہیں روانہ کرتا ہوں صفحہ (۳۸)

مین قطعات طبع ہوئے ہیں۔

ایک مصرع طبع بھیجتا ہوں اس پر ضرور لکھئے۔ زمین نہایت کشادہ ہے۔

مصرع طبع

شاد و عفی عنہ

کہ ہوا میدہ قائم یہ عالم ایجاد
تایید مع رویت شمشاد وغیرہ

۲۲۴ میرے مہربان محمد قاسم علی خان صاحب ارشاد

اس غزل کو بغور دیکھا۔ ابتدا سے انتہا تک۔ دوسری غزل از سر نو لکھنا بہتر ہے۔
 اس غزل میں معلوم ہوتا ہے کہ کم فوجی کی گئی۔ بہت بے ربط اور بے معنی اور خلاف محاورہ
 اور غیر موزون لکھی گئی ہے۔ بعض بعض مصرع موزون ہیں۔ مگر بے معنی اور بے ربط۔
 لہذا میں اسکو واپس کرتا ہوں۔ اگرچہ اس زمین میں دوسری غزل چند اشعار کی لکھ کر بھیجا ممکن تھا
 مگر ان دنوں کاروبار سرکاری میں زیادہ مصروف ہوں۔ اسلئے مہلت بھی کم ہے۔
 اور طبیعت بھی اس طرف مخاطب نہیں۔

بے نقط غزل اور معروفہ لکھنے میں آپ نہایت مشاق ہیں۔ میرے پاس کے منشی جو میں
 اُنکو با نقط لکھنے کی عادت ہے۔

اجتماع ضدین محال خصوص جب آپ کی غزل کی نقل کی جاتی ہے۔ اُسوقت پڑھنے والے کو
 دقت ہوتی ہے۔ قفاط آرایش و زیبایش اور زیور خط ہیں۔

بس یہی ایک نکتہ کی بات ہی فقط شاد عفی عنہ

۲۲۵ مہربان من محمد قاسم علی خان صاحب ارشاد

یہ قصیدہ اول کے قصیدہ سے نیک ہوا۔ یقین ہے آپ خیریت سے
 ہوں گے۔

محبوب الکلام روانہ کیا۔ اس میں آپ کی غزلیات طبع ہوئی ہیں۔ اور

سرکارِ ظلیہ فی خلد اللہ ملکہ کا کلام بھی موجود ہے فقط شاد و عفی عنہ

۲۲۶

مہربان محمد قاسم علی خان صاحب ارشاد

اس غزل کے آخر شعر ٹیک ہوئے ہیں۔ بسبب کاروبار سرکاری آپ کی غزلیت واپس کرنے میں دیری ہوتی ہے۔ اور اسید وجہ سے میں آپ کے خط کا جواب لکھ سکا الحمد للہ سب خیریت سے ہیں یقین ہے کہ آپ بھی خیریت سے ہونگے فقط شاد و عفی عنہ

۲۲۷

مہربان من محمد قاسم علی خان صاحب ارشاد

ابکی آپ کی غزلیات دیکھ کر واپس کرنے میں ضرور کسی قدر تاخیر ہوئی اور آپ کو بیشک انتظار کرنا پڑا مگر مجبور تھا اسلئے کہ وہ مولیٰ کے عرس میں ایک ہفتہ کی خست لیکر گیا ہوا تھا آج وہاں سے واپس ہوا ہوں۔

بعض شعر اپنے اپنے گم لکھے۔ ذرا طبیعت پر زور زیادہ ڈالو اور دیوان کا مطالعہ ضرور ہے۔ آتش۔ ذوق۔ داغ کا کلام ضرور دیکھئے۔ اگر آپ زیادہ لکھیں بھی خود آپ دوبارہ نظر ثانی کر کے اشعار منتخب کیجئے۔ اور وہ منتخب شدہ اشعار بھیجا کیجئے۔ تو اس میں بہت جلد آپ کے کلام میں زور پیدا ہو جائیگا۔ اور انتخاب کے بعد جو اشعار اصلاح میں قابلِ صاف ہوئے انکو دیکھنے کے بعد آپ کو اپنے اپنے اور برے کا امتیاز پیدا ہو جائیگا۔ اور اس بات کو جاننے لگیں گے کہ انتخاب کے وقت کیا سمجھ کر اپنے اس شعر کو قائم کیا

اور اصلاح کے بعد وہ کس وجہ سے قائم رہا۔ یا اگر ترمیم ہوئی تو کیا ترمیم ہوئی۔
یقین ہے کہ آپ بہت خیریت سے ہونگے۔ محبوب الکلام بابا نہ پہنچتا ہے
یا نہیں۔ یہ لکھ بھیجے فقط شاہد عفی عنہ

۲۲۸
مہربان من محمد قاسم علی خان صاحب ارشاد
آپ کی غزل مورخہ ۲۲ جمادی الاول کی نسبت حسین آپنے نسبت زنجبیل بجای
عطر و عنبر و گلاب و صندل دریافت کیا تھا اسکا جو بدیم الفرستی جواب لکھ نہ سکا۔
چنانچہ غزلیات آپ کی اسی وجہ سے بدیر روانہ کی گئیں۔ آج کچھ توڑی سی فرصت ملی۔
مناسب سمجھا کہ آپکو اسکا جواب دوں تاکہ آپکی تشفی ہو جائے۔

وہو ہذا

پارہ ۵-۲۹-۱۰۰ من جو سورہ و ہر ہے۔ اس میں یہ آیت ہے کہ۔ وَلَیْسَتْ قُنُیْہَا
كَأَسَاکَانَ مَزَاجَہَا زَنْجَبِلًا۔ جسکی تفسیر میں نے یہ کی ہے کہ ماءٌ شَبَّہَ الزَّجْبِلَ
فَی الطَّعْمُ وَكَانَتْ الْعَرَبُ یَسْتَلْذِنُ الشَّرَابَ لِمَنْزُجٍ بَدَ۔

صاحب مالمات الاسرار نے۔ یہ لکھا ہے کہ (نوشتہ درخت کا سہ کہ باشد
مزا جش زنجبیل۔ یعنی چشمہ کہ مسمیٰ کر وہ شدہ پلسبیل)۔

صاحب مدارک نے یہ تفسیر کی ہے کہ (پلاے جائینگے ابراہیمت میں
پیالہ شراب کا جسکا مزا زنجبیل کا ہوگا۔ اور اس چشمہ کا نام زنجبیل اسلئے رکھا گیا ہو کہ

اُسکا مزار نجیب کا ہو کہ عرب اس سے لذت اُٹاتے ہیں اور اُنہیں خوشگوار معلوم ہوتا ہو
 صاحبِ معالم التنزیل نے یہ تفسیر کی ہے کہ (زنجبیل اُن چیزوں سے ہے
 کہ عرب اسکو اچھا سمجھتے تھے موسمِ گرما میں۔ وعدہ کیا خدا نے اُن سے کہ بیشک وہ
 پلائے جائیں گے جنت میں ایک پیالہ کہ جو ترکیب دیا گیا ہو گا زنجبیل جنت سے اُسکی مشابہت
 زنجبیل دینا سے نہیں ہے۔)

تحریر مذکورہ بالا سے آپ خیال کر سکتے ہیں کہ خدا نے اپنے کلامِ پاک میں
 زنجبیل کی تعریف کس طور سے کی ہے۔ یہ بھی ایک چشمہ ہے جنت میں کہ جسکا مزار زنجبیل کا ہے
 حوض کوثر کے نسبتِ صراحت کی ضرورت نہیں کہ اسکا علم ہر ایک
 مسلمان کو ہے۔

کیا کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ ان دونوں کی لطافت و خوبی و خوشگوار سی مزہ وغیرہ
 عطر و گلاب و عنبر و صندل سے بڑی ہوئی ہے۔ ہرگز نہیں پس ان دونوں میں جو نسبت
 اسکا اندازہ آپ ہی کیجئے۔

بوجہ تذکرہ بالا بجائے عطر و عنبر و گلاب و صندل زنجبیل و حوض کوثر کا استعمال
 کیا گیا۔ اب بھی اگر کوئی بات ذہن میں نہ آئے تو اطلاع دیجائے کہ پراسکو بطراحت

لکھ دوں فقط شاد و عفی عنہ

۲۲۹
 مہربان من محمد قاسم علی خان صاحب ارشاد

ماشاء اللہ یہ غزل اچھی تھی۔ اکثر شعرا چھپے ہیں۔ اللہم زو فرد۔ یقین ہے کہ آپ بہت خیریت سے ہونگے۔ الحمد للہ والمنة بین اور میرے بچے سب خیریت سے ہیں۔ آجکل حیدر آباد میں سردی بہت ہے۔ وہاں سردی کا کیا حال ہے۔ ایک سال آپ کے مدرسہ کے بچوں نے امتحان دیا یا نہیں۔ کل کتنے پڑھتے ہیں۔ اور کون کونسی کتاب میں پڑھائی جاتی ہیں۔

آپ کے فرزند نے بھی شعر کہنا شروع کیا۔ ذہین ہیں۔ یقین ہے کہ اچھا کہنے لگیں گے فقط شاد و عفی عنہ

۲۲
مہربان من محمد قاسم علی خان صاحب شاد

غزل بعد اصلاح واپس ہے۔ ایسے قافیہ و ردیف میں ابھی سے طبیعت پڑھ رہے ہیں۔ پہلے سلیس سلیس زمینوں میں لکھا کیجئے۔ یکس دیوان سے مصرع لیکر لکھتا تھا۔ معلوم ہوا۔

بفضلہ یہاں سب خیریت سے ہیں۔ یقین ہے کہ آپ مع اپنے بال بچوں کے خیریت سے ہونگے۔

بوقت فرصت اس مصرع میں لکھئے ع۔

نصدق مرادل ہوا چاہتا ہے

شاد و عفی عنہ

ہوا رفتایہ۔ چاہتا ہو۔ ردیف

۲۳۱
مہربان من محمد قاسم علی خان صاحب شاد

ماشاء اللہ یہ غزل اور غزلوں سے بہت اچھی ہوئی۔ اب ہفت روزہ میسر سے کہیں چلا

کنے لگے فقط شاد و عفی عنہ

۲۳۲
مہربان من محمد قاسم علی خان صاحب شاد

یہ غزل اچھی لکھی گئی۔ ماشاء اللہ آپ روز بروز ترقی کر رہے ہیں نصیری اللہ

کی آپ نے جو مبارکبادی اسکا شکریہ۔

۲۔ آپ کے گذشتہ معروضے جو آپ کے فرزند کی شادی کے تعلق ہیں پیش ہو رہے ہیں

قریب میں انشاء اللہ اسکا انتظام ہو جائیگا فقط شاد و عفی عنہ

۲۳۳
مہربان من محمد قاسم علی خان صاحب شاد

آپ نے خدا جانے کس دہن میں غزل لکھی۔ کُل غزل دوسری بحرین ہے مصرع

طرح بہ تھا۔

برائے دل کی جو کچھ آرزو ہو

اسکا وزن یہ ہے۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ فعلن۔ آپ نے بحر مقارب سالم میں غزل

لکھی۔ فعلن۔ فعلن۔ فعلن۔

میں نے اکثر آپ کے قافیوں پر دوسرے شعر لکھ گیارہ شعر کی غزل لکھی ہے۔

بہتر ہوگا کہ آپ عروض کے ایک دو سالہ کسی سے پڑھتے۔ اسکے قبل ماہِ محرم
آپ نے دو تین قطعات مع تاریخ بھیجے تھے۔ وہ بالکل اصلاح کے قابل نہ تھے۔ اسلئے
داخلہ فتر کر دئے۔ ممکن تھا کہ اسکے معاوضہ میں ایک دو قطعہ اور تاریخ میں لکھ کر بھیجتا۔
مگر فائدہ کیا۔ آپ ہی طبیعت پر زور ڈال کر خود لکھئے۔

پرسوں کا خط پہنچا۔ میں نے آپ کی فرزند کی شادی کے لئے جو کچھ معاونت کرنے کا
وعدہ کیا تھا اس کو ضرور ایفاء کرونگا۔ مگر جو غرضی آپ نے حضور پر نور ^{دام اللہ} میں پیش کر نیکی لئے
بھیجی تھی اس وقت موقع نہیں ہے فقط شاد و عفی عنہ

۴۴۴
مہربان من محمد حمید علی خاں صاحب نوشاد

آپ کی غزل ابتدائی بغرض اصلاح پہنچی۔ اس فن کی اُستادی انہیں کا ملین کیلئے
سزاوار ہے جنہوں نے اپنی تمام عمر اس فن کے چال کرنے میں گزاری۔
میں اس فن کا اُستاد نہیں ہوں۔ بلکہ ابتدا سے مشق کنا بے محل نہوگا۔ ہاں طبیعت
کے قدر موزوں ہے۔ کبھی کبھی کچھ کہہ لیتا ہوں۔ چنانچہ میں نے آپ کے والد کو بھی یہی
لکھا تھا۔ اور آپ کو بھی لکھا ہوں کہ اگر آپ کسی کامل اُستاد سے اصلاح سخن لین
تو مناسب ہوگا۔

فن شعر کوئی نہایت نازک ہے۔ اگر ذرا بھی غلطی ہو جائے تو ہزاروں اعتراض پیدا
ہو جاتے ہیں۔

بلحاظ اسکے کہ آپکے والد سے مجھے اتحاد ہے اور آپ اُسکے فرزند ہیں۔

غزل مرسلہ سب خواہش رطب و یابس و میکرو واپس کی فقط
شاد و عفی عنہ

۲۲۵
مہربان محمد حیدر علی خان صاحب نوشاد

دونوں غزلین میں نے ویکسین۔ پہلی غزل تو بالکل ٹھیک نہ تھی۔ مکرر اسکو کہئے۔

دوسری غزل میں کوئی شعر چڑھا ہوا نہیں تھا۔ ذرا طبیعت پر زور دیکر کہا کیجئے فقط

شاد و عفی عنہ

۲۲۶
مہربان محمد منور علی صاحب ساجد

ایک قطعہ اور ایک غزل جو بتقریب سالگرہ مبارک حضرت خداوند نعمت خلد اللہ ملکہ آپنی

لکھی تھی پہونچی۔ ماشاء اللہ سالگرہ تو آپنے خوب ہی لکھی بعض بعض اشعار میں کچھ کمی بیشی ہوئی

ہی۔ قطعہ بھی حسب حال ہے۔

آپکو غیر معمولی انتظار کرنا پڑا ہوگا۔ عذیم الفرستی کے باعث سے مجھے آپکا کلام و کمینہ کی

فرصت نہیں ہوئی۔ کیونکہ آپ خود اچھا لکھتے ہیں۔ اور صاحب استعداد ہیں۔ لہذا میں سب

سمجھتا ہوں کہ حضرت داغ جو اس فن کے اُستاد مانے جاتے ہیں انسے اصلاح

لیا کیجئے۔ تو آپکی موجودہ استعداد میں اور ترقی ہوگی۔

میں اس فن کا اُستاد نہیں ہوں۔ لہذا میری اصلاح سے آپکو ویسا کہ چاہئے نفع نہوگا فقط

شاد و عفی عنہ

۲۳۷ مہربان محمد منور علی صاحب ساجد

غزل اور ایک قطعہ جسکو آپ سہو ارباعی لکھ گئے ہیں آپ کے معروضہ کے ساتھ پہنچا
غزل اور قطعہ دونوں سے بہت کم توجہی پائی جاتی ہے۔ غزل ابتدا سے آخر تک غیر موزون
ایک مصرع دوسرے مصرع کا متضاد۔ بندش الفاظ سست۔ محاورے غلط۔ خدا جانے
کس دہن میں لکھی گئی تھی۔ از سر نو دوسری غزل لکھنی پڑی۔ اول تو غیر موزون ہونے سے
میں خود حیران رہا کہ کس بحر میں غوطہ ماروں۔ یہ بحر بھی عجیب بحر ذخار تھی کہ العظمت للہ

دُرِ مقصود کیونکر ہاتھ آئے
نہیں ہو جس سمندر کی کوئی تہا

شاو

بہر حال مجھے بھی اسکی شنناوری میں مدد لینی پڑی۔ آئندہ سے ذرا عروض کا
خیال رکھیں تو بہتر ہوگا۔ صرف موزونی طبع سے شاعری نہیں آتی۔ اندھیری راہ میں ٹھوکر
کہنا نا ضروری بات ہے۔ اور روشنی میں اتفاقی امر۔ رباعی کا مضمون کچھ ایسا پیچیدہ تھا کہ
واقعی بہت غور سے دیکھنا پڑا۔ وہ بھی درست کر دی گئی۔

سابق میں اپنے جو قطعہ اور غزل بھیجی تھی بعد اصلاح واپس کر دی گئی یقین ہے کہ
بہو پنے ہو گئے۔ ع۔

دعا بس ہیں است تو شاو باشی

شاو عفی عنہ

۲۳۸
مہربان خواجہ محمد فرید الدین خان صاحب فرید

آپکا معروضہ مع غزل پہونچا۔ کیفیت سے مطلع ہوا جس ذریعہ سے آپ تعارف حاصل کرتے ہیں یہ آپکا حسن عقیدت ہے۔ بگڑا شکل یہ ہے کہ زمین شاعر ہوں اور نہ اُسمین کمال ہے۔ بہر کیونکر ہو گا کہ میں آپکے کلام کو اصلاح دوں۔

حیدر آباد میں جہان اُستاد حضرت داغ سے بڑا بھائی کوئی اُستاد نہیں آکل امیر مینائی ہی حیدر آباد آگئے ہیں۔ یہ اُستاد داغ کے ہم عصر ہیں۔ دونوں بے بدل۔ ان کو چھوڑ کر آپ مجھ سے اشعار کی اصلاح کی خواہش کرتے ہیں۔ آپ ہی اس کو سوچیں۔ میں ابھی تک مشورہ لیتا ہوں علاوہ اسکے کاروبار سرکاری سے اس قدر کمان فرصت بہر حال آپکی خواہش کے موافق غزل دیکھ کر واپس کر تا ہوں گلدستہ بھی طبع ہو جائیگی فقط شاد عینی عنہ

۲۳۹

یادگار دودمان قادریہ محمد حسینی صاحب قادری عقیل

آپ کے عزادار کے جو افرگ ہونے کا حال سن کر سخت افسوس ہوا۔ حیف حیف کہ کیسے کیسے گھمے نو دمیدہ موت کے خزان رسیدہ ہاتھوں سے برباد ہوتے ہیں اور کیسے کیسے غنچہ ہائے ناشگفتہ قضا کے پامال جفا ہوتے ہیں۔ سب کا دل پسچا۔ مگر اس کجنت کا دل کس بلا کا سنگین ہے کہ نہ پسچا۔

اسمین شک نہیں کہ جو رنج آپ کو ہوا ہے اسکی کیفیت بھی آپکے دل ہی سے پوچھنا چاہئے مگر جتنے دل زخمی ہیں اُنکے زخم رسیدہ قلوب پر اسکا اثر ایسا ہوتا ہے جیسا کہ ہرتی رشتہ

سرائیت کرتی ہے۔

درحقیقت صبر کرنا کیا ہے۔ اپنے دل پر جبر کرنا ہے۔ مگر کیا کیا جائے صبر کے سوا
چارہ نہیں۔ جبر کا نام صبر ہے۔ عالم اسباب کی یہی تعریف ہے کہ مجبور ہونا۔ ایک فرض ہوگا
کوچ کرنا ہے اللہ بس باقی ہوس فقط شاد وعفی عنہ

۲۴۰

شاعر نبیل و طویل عقل مولوی سید محمد حسام الدین گارسلہ اللہ تعالیٰ

میں نے تاریخ دینے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر افسوس ہے کہ اس وعدہ کو جلد ایفا نہ کر سکا۔
اسکے وجوہ بہت سے ہیں۔ مگر بیان بیان کرنا عذر گناہ بدتر از گناہ کے مفہوم کا مصداق ہوگا
علامہ اسکے مادہ سابق کا وُخورد ہو گیا۔ ہزار ڈھونڈ مارا مگر کہیں اسکا پتہ نہ لگا۔

مادہ اس طرح ہوا غائب

جیسے غفا جہان سے ہے معدوم

تلاش کرتے کرتے خدا کا پتا ملتا ہے بقول شخصے جو بندہ یا بندہ۔ مگر یہ نہ ملا۔
گویا غفا ہو گیا۔ یا ملا کہ نورانی رفرت پر اڑا کر لے گئے۔ خیر عجلت میں ایک
اور مادہ تاریخ ڈھونڈ ڈھانڈ کر بھم بھونچا یا ہے۔ واقعی کسی نے خوب کہا ہے۔
تاریخ بر نیاید۔ تاریخ بر نیاید۔ خدا کرے کہ آپ کو پسند آئے۔

یہ فرہنگ یعنی فیض گہر بار جب تک فیض رسان عالم رہیگا۔ تب تک
میرا رمان تاریخ بھی صفحہ قرطاس اور دیباچہ عالم پر قدر و انون اور پر کئے والون کی

آنگون کی جو ہر شناس نظرون سے مستفیض ہوگا۔

زمانہ ہو گیا کہ لطف سخن اور صحبت باغ و چین نظارہ نسیرین و نسترین سے ایسے دورین

جسے ۵

بلبل ہوں صحن باغ سے دور اور شکستہ پر
پردانہ ہوں چراغ سے دور اور شکستہ پر

یقین ہے کہ آپ کا مزاج بہت خیریت سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ شادمان

رکھے فقط

شاہ معنی عنہ

زمین گیر کو چہ سدا د

۲۲۵

سرمایہ ناز اسیر ہشتی امیر احمد صاحب امیر مینائی سلمہ اللہ القدر

خیابان آفرینش چوٹ کماے ہوئے دلون کے لئے نشتر ہے اور نشتر کا لطف

وہی جانتے ہیں جو جانتے ہیں۔ اور اسکو خضراہ معرفت وہی پہچانتے ہیں جو پہچانتے ہیں

ہزار نکتہ باریک تر زموایہ نجاست

نہ ہر کہ سر تیرا شد فسانہ دری داند

مصرعہ پسندیدہ۔ لولاک لما خلقت الافلاک کی تفسیر ہے بین السطور لکھشان

تو ایک بیت شگرف بدرمیز ہے بے غافلہ ریب۔ آپ یادگار اسیر و معنی ہیں۔ آپ کے

کلام کا اور فوق النظر ہے۔ توجا دو بیانی کا حسن برشتہ و گلوں موز فوق السما ہے

ماشاء اللہ اصناف سخن پر آپ قادر ہیں یہ کیا کم کمال ہے تعریف میں یہ شعر

کافی ہے

اہل ہنر کی شاد ہو تعریف کی طرح موتی کلام ہے تو وہ بحر کمال ہیں

شاد و عفی عنہ

۲۲۲

یکہ تازہ عرصہ سخن منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی سلامت

آپ کی علالت مزاج نے اس میں شک نہیں کہ آپ کے دوستوں اور جو بہر شناسوں کے
دلوں کو پژمرده کر دیا تھا۔ بارے شکرا آئی کہ پنڈت سرشار صاحب نے
یہ مرزہ طرب انگیز سنایا کہ اب آپ کے چارون عناصر میں اعتدال ہے علالت بروحت
ہو رہی ہے مگر ضعف باقی ہے۔ خدا نے چاہا تو شفا جلد حاصل ہو جائیگی۔

رسیدہ بود بلائے و لے بخیر گذشت

آپ کے حیدر آبا و آسنے کے قبل ہی میری آنکھوں کو انتظار اور کانوں کو اشتیاق
تھا کہ آپ کو دیکھوں اور آپ کا کلام سنوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اب وہ وقت قریب
آتا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو شفا سے عاجلہ عطا فرمائے۔

کلمات الشاد

قطرہ

یہ علالت خدا کی ہے حکمت
ویسے بیمار کے لئے صحت
شاد و عفی عنہ

ہے زکوٰۃ بدن یہ بیماری
رنج کے بعد جس طرح ہے خوشی

مہربان منشی لطیف احمد صاحب مینائی

آپ کے والد بزرگوار امیر احمد صاحب مینائی جن کو پر سون تک سلائے اللہ تعالیٰ
 لکھا کرتے تھے آج خدا بخشے مرحوم لکھے جاتے ہیں۔ انکی بے وقت اور غریب الوطنی
 کی موت نے ایک عالم کو ناشاد کر دیا۔ اس میں شک نہیں کہ اس جامعیت کا مقدس
 سچے مسلمان اور اُستاد کا ہمیشہ کے لئے آنکھوں سے اوجھل ہونا قیامت کا سامنا ہی
 مجھے مرحوم کی وفات نے بہت صدمہ پہنچایا۔ افسوس ہے کہ صورت بھی نہیں
 دیکھنے پائی۔

جینے والوں کو انکی ملاقات اور دیکھنے کا جواش تیاق تھا اسپر اندازہ ہو سکتا
 کہ مرنے والے کے آرزو مند دل پر کیا کچھ محشر پڑا ہوا ہو گا۔ مگر ہم بشر کو مجبوری جو

| | |
|---------------------------------|----------------------------------|
| ہمہ از دیدہ ما بچو نظر مے گذر و | ہفت در گلشن اسباب جہان رنگ نبات |
| عمر آسودگی ما بسفر مے گذر و | چون نفس خانہ پرستیم نذر ایم آرام |

سواے اسکے کہ انسان افسوس کرے اور کیا ہو سکتا ہے۔

آپ کے دل پر جو صدمہ گذرا اسکا اندازہ کوئی نہیں کر سکتا۔ مگر حقیقت صبر کرنا گویا
 اپنے اوپر جبر کرنا ہے۔

اللہ کی مشیت میں بشر کی کیا قدرت چل سکتی ہے اسلئے مجبوری جو اور مجبوری ہی کا
 نام صبر ہے۔ یہ سفر سبکو درپیش ہے۔ اللہ تعالیٰ آپکو اور مرحوم کے باقیات صالحات کو

صبر عطا کرے۔ ان اللہ مع الصابرین فقط شاہ وحفی عنہ

۲۲۳ میرے ہریان خواجہ شاہ احمد صاحب جنیدی
 آپکا خط کوئی پانچ بجے پہونچا۔ لفافہ چاک کیا دیکھا۔ جی تو چاہا کہ پرہون تو اگر پہونچے
 اور مشاعرہ میں شریک ہو کر آپکا دل شاد کروں۔ مگر بے بال و پری نے بصد اقس
 شعر کے مجبور کیا۔

بلبل ہوں صحن باغ سے دور اور شکستہ پر
 پردانہ ہوں چراغ سے دور اور شکستہ پر

غالباً آپ اس غز کے پڑھنے کے ساتھ ہی ضرور یہ کہیں گے کہ لگی بین گھوڑے جوت کر
 پہونچ جاتے۔ اور یہ ممکن بھی تھا مگر دو عذر درپیش ہوئے۔ ایک تو یہ کہ میں نے کوئی غزل
 نہیں کہی تھی۔ دوسرے یہ کہ چار بجے کے قریب میری سب گاڑیاں سرکار عالی میں
 حسب الحکم بھیج دی گئیں۔ میری سواری کی گاڑی موجود ہے مگر گھوڑے کو کرکری ہوئی
 جنگل میں منگل منار ہا ہے۔ خدا جانے صبح تک وہ رہتا ہے۔ یا مولیٰ کی سواری کے لئے
 کوچ کرتا ہے۔

الغرض یہ وجوہ ہیں کہ آج میں شریک ہونے سے مجبور رہا۔ افسوس کہ آپ
 اور آپ کے راجہ صاحب علی انصوص حضرت داغ یاد کرین۔ اور
 میری شرکت کو صحبت مشاعرہ میں ضروری سمجھیں۔ اور میں عذر کروں۔ بخدا اسکا بھی میرے
 دل پر داغ رہیگا۔ کیا کروں العذو مجبور۔ ایک قطعہ فی البدیہہ کہتا ہوں اور معاف
 بھیجتا ہوں۔ حضرت داغ کو دکھا کر پڑھ دیجئے۔ یا داخل دفتر کر دیجئے۔ آپچنین آپکا کام چلے

کیا آپ بھی عس ویکینے آئیں گے۔ میلانہ ویکینے مضایقہ نہیں۔ مگر اپنا جلوہ دکھا دیجئے۔
وہو المطلوب۔

قطرہ

| | |
|---------------------------------------|-----------------------------------|
| عادی ہوں شعر کہنے کا پر کیا کروں کہ آ | مکجوغزل کے لکھنے کی فرصت نہیں رہی |
| ہے لایق قبول مرا عذر واجبی | کچھ جاے شکوہ جاے شکایت نہیں ہی |

شاد عقی عنہ

ہم کفیر بلبل باغ سخن لفظت شایق حسین صاحب سفیر۔
آپنے اس تکلف کے ساتھ اپنے دیوان کی تاریخ مانگی کہ میں حیران رہا۔ جب کہ آپ خود
اپنی تحریر سے اقبال کرتے ہیں کہ مجھ سے آپ کو محبت اور عقیدت ہے تو پھر تکلف اس موقع پر
اگر بجا نہیں تو بجا بھی نہیں۔ بہر حال آپ کے دیوان کے لئے تاریخ کا دینا ضروری ہے۔
زبردستی مجھے آپ لوگوں نے شاعر بنا دیا ہے۔ بہر حال ایک لٹری پھولی تاریخ
بھیجتا ہوں۔

تاریخ

| | |
|------------------------------|---------------------------|
| شاعر خوش بیان و ذی جودت | ملکت سنچ وفہم و خوش تقریر |
| مومن پاک شایق حسنین | کرتے ہیں جو شخص اپنا سفیر |
| ایک دیوان نغمہ انہوں نے لکھا | کینچڑی حسن و عشق کی تصویر |
| لکھنؤ والوں کا ہے رنگ اسمین | انکے استاد تھے جناب امیر |

سال تاریخ شاد نے فی الفور

سخن خوب۔ کر دیا تحریر

شاد عقی عنہ

۲۴۵

مہربان ناراین واس صاحب قہر

آپنے حکمرانی کے اصول پر جو مضمون لکھا ہے ماشاء اللہ طبیعت کو زور دیا۔ واقعی
اچھا مضمون ہوا۔ مگر حکمرانی کے چند اصول ہیں جنکے بغیر حاکم حکومت نہیں کر سکتا۔
وہ اصول تمدنی حالت پر نظر ڈال کر حکمران میں ضرور ہونے چاہئیں۔ ورنہ طعام بے
پیلے۔ نصف پسند ہو۔

دوسرے متعصب ہو۔

تیسرے۔ ہفاکش اور بیدار مغز ہو۔

چوتھے۔ رحم و غضب کو موقع پر استعمال کرنے کی لیاقت رکھتا ہو۔

پانچویں۔ عباسا شل و رصوف ہو۔

بدون ان پانچ باتوں کے حاکم کیسا ہی عالم اجل اور فاضل پابند شرع کیوں ہو
کبھی حکومت کرنے کے قابل نہیں سمجھا جاتا۔ اگر یہ باتیں صحیح ہیں اور پسند کرتے ہو
تو اپنے مضمون میں کسی موقع مناسب پر شریک کیجئے ورنہ خیر۔ داشتہ آید بکار۔
آجکل سالگرہ مبارک کے جلسوں کی جو طرفہ وہوم و ہام ہے۔ ہر کہ ویریگانہ ویریگانہ
رعایاے سرکارین اس خوتیویں سالگرہ مبارک کی تقریب منانے میں سرگرم ہیں۔

یہ صرف ہمارے حضرت خداوند نعمت مظلہ العالی کی عدل گستری اور رعایا پروری پر
اصول حکمرانی میں جو باتیں بتائیں۔ انہیں سے جملہ صفات سے حضرت کی ذات بابرکات
موصوف ہے جب ہی تو یہ جان تھایاں اور اظہار خوشنودی بہ عقیدت عامہ رعایا
کی جانب سے ہو رہی ہیں۔ آپ بھی کوئی قصیدہ کہئے۔ میں بھی فکر کرتا ہوں فقط
شاد و عفی عنہ

۲۴۶
میرے شفیق رائے دیوی پر شاو صاحب سہر
آپنے ارض الرمل میری مصنفہ کتاب طلب کی تھی۔ ابھی وہ چپی نہیں اور
وہ نام باقی رہا۔ کیونکہ ارض الرمل سترہ کے لئے موزون تھا۔ جب تو وہ مکمل بھی نہیں
ہوئی تھی۔ اب تو سترہ ہے۔ کوئی دوسرا تاریخی نام سوچ رہا ہوں اگر ملجائے تو
فہوالمراور۔ ورنہ سید ہاسا وہ کوئی نام رکھ دوں گا۔ آپکے حسب استدعا مقدمہ معلومہ
قرعہ ڈالکر دیکھا۔ اشکال سعد داخل اور اپنے گھر کے۔ دائرہ سکون کے حساب سے
تین اشکال اپنے گھر میں نہایت زبردست ہیں۔ اور وہ تینوں طالع کے گواہ ہیں کامیابی
ضرور امید ہے مگر کی قدر دیر سے۔ اور یہ ظاہر ہی ہے کہ مقدمہ پیدار ہے۔

ایک جلد مطلع خورشید اور ایک جلد روضہ شریف اردغان
سیمتا ہوں۔ گلستان کا انتخاب ابھی طبع نہیں ہوا۔ آجکل مطبع کا انتظام بہت
خراب ہو میری پسند نہیں۔ ہاں ایک شخص ہوشیار۔ خواندہ۔ مہذب۔ ملا ہے وہ مہتمم کے
قابل ہے۔ اُنکے سپرد جب یہ مطبع ہو جائیگا کام بھی اچھا چلے گا ورنہ

گرہین مکتب است و این ملا +
کار طفلان تمام خواهد شد

باقی عند الملاقات فقط
شاد و عفی عنہ

۲۴۷
عزت آثار لکچمی نار این صاحب عارف

آپ کا معروضہ مورخہ ۷ جون ۱۹۷۹ء مشعر خبر وشت اثر انتقال جگر نر این صنا
پہونچا۔ افسوس صد افسوس کہ ایک نونہال اس گلشن دنیا سے دنی سے ابھی پہولا
نہ پہلا تھا کہ باد خزان کے جھونکوں نے فنا کر دیا۔ اور دار فانی سے دار بقا کو پہونچا یا
اِنَّ اللّٰهَ وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۵

میف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

اسکے سوائے اور کچھ چارہ نہیں کہ فَاَصْبَلَنَّ اللّٰهُ مَعَ الصّٰلِحِيْنَ

۲۴۸
قبلہ عالم راجہ بہریشن بہ در آمد ظلمہ
شاد و عفی عنہ

آداب و کورنش۔ نامہ عنایت سے فدوی ممتاز ہوا۔ خیر و عافیت سے
دل نیا ز منزل کو تشریف حاصل ہوئی۔ خداوند تعالیٰ جل شانہ سایہ عاطفت پدری کو
تا صدوی سال برقرار رکھے۔

فدوی حضرت کی بارگاہ سے محض ہو کر الوال پہونچا تیسرے روز
جاتا رہا ہوئی۔ مخلوق کم تھی۔ دکانیں حسب دستور سچی سجائی۔ مگر بکری کم ہوئی۔
کئی دوکانداروں نے معافی محصول کے لئے درخواست پیش کی۔ حسب مناسب
حکم دیا گیا۔

آب و ہوا ٹھیک ہے۔ مگر جاڑے زمهریر کومات کرتے ہیں۔ کمان حید آباد
اور کج ز مہریر۔ جہاں تھوڑا سا ٹھنڈا پانی پیابیں لرزہ ہو جاتا ہے۔ کانپتے کانپتے
کلیجا منہ کو آتا ہے دشواری ہے کہ گرم پانی پیانہیں جاتا۔ ایک دو روز کے بعد
کوہ شریف جاؤنگا۔ اور بعد عرس کے واپس حاضر ہونگا۔

حضرت قبلہ عالم طلبہ سحانی سے بھی عرس شریف کی رخصت حاصل
کی ہے۔ بندہ زادوں کی طرف سے آداب و قدس ہوسے عرض کرتا ہوں۔ حدائق فقط
شاد و عظمیٰ عنہ

۲۳۹

میرے عزیز بر خور دار راجہ چندر پور شاہ و طول عمرہ۔
کل بائیس بجے منگل پٹی جو اپنی جاگیر ہے۔ وہاں پہونچا۔ ادھی رات تک کیا پیکر
آرام سے بیٹھے رہے اور اسکے بعد یکایک آندھی آئی اور طوفان بے تمیزی کی ہوا
چلنی شروع ہوئی۔ معاذ اللہ ڈیرے کی طنابین ٹوٹ گئیں۔ بہوانی پر شاہ و پر
خمیرہ گر پڑا۔ اور وہ اُسمن پارسل ہو گئے۔ انہوں نے اس قدر غل میا کیا کہ عیاذ باللہ
ایک تماشہ تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد منہ برسنے لگا۔ تمام ڈیرے مین پانی آ گیا تھا۔

کشتی نوح تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد پانی تو موقوف ہوا۔ مگر ڈیرے کی چیت برسنی شروع ہوئی۔ وہ دو گھنٹی برسی تو یہ تمام رات پرستی رہی بہت مشکل سے شب گزری اب اسوقت صبح کے آٹھ بجے ہیں۔ چارپی کے بیٹا ہوں۔

چار بجے تک اگر ہر اوکالی برسات نہ ہوئی تو آگے روانہ ہوتا ہوں۔ اپنے چھوٹے بھائی محبوب پر شاؤ کو دعا کہو۔ شاؤ عفی عنہ

۲۵۰

جان پدر راجہ چندا پر شاؤ بہادر

تمہاری عرضی پہونچی۔ تمنے خوب یاد دلایا۔ واقعی محرم قریب آگیا۔ خیر مقدم خداوندی ظل سبحانی کے لئے قطعات ضرور ہونے چاہئیں۔

سال گذشتہ کے قطعات محمد حسین خوشنویس نے میری بیاض میں صاف کر دیے ہیں۔ انہیں قطعات کو لیکر کسی خوش نویس سے لکھاؤ۔ اور آئینہ میں نصب کر کے رکھو۔ ایک دعائیہ قطعہ جو صنعت نقاط تحت و فوق میں لکھا تھا وہ اسوقت یاد آگیا۔ یہ بھی صاف ہو کر آئینہ میں نصب ہو۔ اس قطعہ کا ایک شعر فوق النقاط ہے اور دوسرا تحت النقاط۔

قطعہ

| | | |
|---|--|--|
| آصف ظل خدا گردون و تار بر سر پرچہ اسے پروردگار | | شاہ رسم صولت و خاقان شہم میر محبوب علی آباد باد |
|---|--|--|

باقی بفضلہ سب خیریت ہے۔ آج تمہارا دفتر میں جانیکا دن ہے۔ ضرور وقت معینہ پر جانا اور کام سیکھنا جس قدر تفصیل علم میں کوشش کرو گے میری خوشنودی ہے۔ خداوند عالم مجھ سے زیادہ صاحب علم و ہنر کرے۔ اور مخلوق خدا کو یہ کہتے ہوئے سنون کہ (بہ از پدر) ہیں۔ خدا بچپن کنا د زیادہ دعا۔

دعا گوشتا و عفی عنہ

۲۵۱

برخوردار چند اپر شاہ

دایا حق رسکھے تمہیں آباد
دلِ ناشا و شاہ و شاہ ہوا
اسکا مطلب تمام مجھ پہ کھلا
جسکو کھنا غلط نہیں ہے ہزل
بات کی داد دی مجھے صاحب
کیا کروں گا میں اُسکو اے لیکے
دل لگا کر لکھا کرین اچھا
دلِ سرور باغ باغ ہوا
شہد و شکر ہے جسکے آگے ت
منہ مرا تنے کر دیا میٹھا

میرے پیارے عزیز جان پدر
خط ہجرت خط مجھے پہونچا
من وعن ایک ایک حرف پڑا
اسی خط میں وفا کی آئی غزل
خود ہی افسانہ کیجئے صاحب
کرتا واپس ہوں اُسکو بے دیکھے
اُنکو تا کیسے کیجئے گا ذرا
آم کا تحفہ آپ نے بھیجا
ہے یہ میوہ کہ رشک قند و نبات
نیشکر کا بھی رنگ ہے پسکا

رہو دلشاد اور شیرین کام

ختم کرتا ہوں اس دعا پہ کلام

شاد و عفی عنہ

۲۵۲

جان پد ر راجہ چندا پر شا و بہا در

کل پنڈت جی کی زبانی میں نے بہت خوشی سے سنا کہ جب وہ تمہارے ساتھ
ایٹ ہو مین گئے تھے۔ پلٹتے ہوئے فقیروں نے سڑک سے تمہاری گاتھکا
بیچھا کیا۔ اور ہمراہیوں نے اُنکو انعام دیا جب وہ لوگ نظر سے اوجھل ہوئے۔ تو کہا
(ایسے سٹون بد معاشوں کو کچھ دینا صرف یہ دیکھنا ہے کہ ہم امیر ہیں۔ ورنہ نظر نشا
انکو دینا میری رائے کے خلاف ہے۔)

یہ فقرہ مجھ سے پنڈت جی نے کہا تو میرے دل پر اثر ہوا۔ اور تمہاری اس فراست
اور خیالات کا حال سُکر خدا کا شکر ادا کیا۔

اللہ تعالیٰ تمہیں عمر طبعی عطا کرے۔ آمین۔ بیشک اس قسم کے فقیروں کو دینا ثواب
نہیں بلکہ اظہار امارت ہے۔ اور یہ خیال بھی لوگوں کو ہوتا ہو کہ ہمارا نام ہوگا۔

خیرات تو اسی کا نام ہے جو اپنا رزق آپ پیدا کر سکتے ہوں اُنکو دین۔ یہ کیا معنی
کہ ادھر جا رہے ہیں اور سینہ ہی خانے پہنچے۔ اور مزے اڑا رہے۔
جب نشہ میں چور ہوں تو راستہ سے آتے آتے چہرہ کر لڑائی مول لیں۔ اور جوتی پہنے
ہو جائے یہ تو ثواب نہیں عذاب ہے۔

لیکن جس قسم کی خیرات جاریہ چلی آتی ہے۔ اسکا اس مغلیں ریاست میں روکنا معین

سمجھا جاتا ہے۔ بہر کیف مجھے تمہارے اس خیال سے بڑی خوشی ہوئی، مگر خانہ دار کو حکم دیا گیا ہے کہ تمہیں اس جلد میں پانچ اشرفیان فوراً دیدے، خدنگار کو بھیج کر منگالو، ہان خوب یاد آیا میں نے سنا کہ آج تم نے بھرنگ کو بیٹا۔ آدمیوں پر ہاتھ چلانا بالکل بد تہذیبی ہے۔ ان پانچ اشرفیوں میں سے ایک جرمانہ۔ اب چار ہی رہ گئیں۔

میں جانتا ہوں کہ تم مجھ سے بہتر بہ از پدر ہو۔ اور راجہ چندو لعل کا نام روشن کر دو۔ تم نے کل کو فنی نئی کتاب شروع کی اس سے اطلاع دو۔

گلو ریا صاحب برابر آئے ہیں کہ نہیں۔ اخبارات کا دیکھنا ضروری ہو۔ جو پڑھتے ہو شب میں نہوڑی دیر تک اس کو مکر دیکھا کرو شب کا پڑھا ہوا زیادہ

یاد رہنا ہے فقط مشاوعنی عنہ

۱۵

جناب مامون تراب علیخان صاحب قبلہ

بعد عرض آداب گزارش کہ عنایت نامہ سے مشرف ہوا۔ کیفیت مندرجہ سے خوشی

ہوئی۔ زیادہ کیا عرض کروں

رواق منظر چشم من آستانہ تست
کرم ناو فردا کہ خانہ خانہ تست

نیا زمند کے لئے آپکی اور ممانیوں کی تشریف آوری باعث خوشی ہے

دربان کو تاکید اکید کر دی گئی۔ زیادہ حد ادب فقط
شاد و عفی عنہ

۲۵۴

جناب مامون تراب علیخان صاحب قبلہ

آداب عرض ہے۔ آپ کے حسب ارشاد معتمد پیشی کو حکم دیا ہے۔ آج یا کل
جاری ہو جائیگا۔ دو تین روز سے بوجہ کاروبار سرکاری و حاضر باشی ڈیوٹی بنا
جواب عرض نہ کر سکا۔ معافی چاہتا ہوں۔ یقین ہے کہ مزاج عالی خیریت سے ہوگا۔
۵۔ میں نے افواہا سنا ہے کہ جناب نے محاورہ بریکم صاحب کے ہمیشہ
ہونے سے انکار فرمایا ہے۔ غالباً یہ خبر غلط ہوگی۔ کیونکہ بہائی اپنی بہن کی نسبت
ایسا خیال نہیں کر سکتا۔ چہ جائیکہ آپ جیسا بہائی ہو۔ اور یہ خیال مجھے محال

معلوم ہوتا ہے فقط
شاد و عفی عنہ

۲۵۵

جناب مامون تراب علیخان صاحب قبلہ

آداب و نیاز۔

بن رسالہ مصنفہ سید شاہ محمد ہاشمی قادری چشتی صوفی۔
موسوم بقدر عرفان سبیل الوصول۔ نردبان معنوی۔ پہونچے
دو دو چار چار صفحہ ہر سالے کے میں نے پڑھے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ نقد عرفان
نہایت ہی بیش بہا عظیم السیم کتاب ہے۔

سبیل الوصول معرفت حق کے لئے عمدہ سبیل ہے۔ بہترین السطور گویا چشمہ کو شرذخ نبیل ہے۔

نردبان معنوی مبتدبون کے لئے زینہ ہے منزل مقصود کو پہنچنے کا اسکو قنطرۃ الحقیقت کہنا بجا ہے۔ جو اس پل سے عبور کرے تو مصیبت کا بیڑا پار ہے۔

ان تصانیف نیف سے شاہ صاحب کے مذاق اور واقفیت کا ٹھیک اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ مین کیسوقت ضرور شاہ صاحب موصوف کی ملاقات سے مستفیض ہونگا۔

شاہ صاحب کو حسب ارشاد بر خوردار راجہ چندا پر شاہ کی تعلیم کے لئے ضرور مقرر کرتا۔ مگر اسوقت کوئی عمدہ اُستادی کا خالی نہیں ہے لہذا مجبوری ہے فقط شاہ دعفی عنہ

۲۵۶

عزیز القدر راجہ نانک پر شاہ

آپکی صحت کی کیفیت سنکر خوشی ہوئی۔ علاج ڈاکٹری کسکا ہے۔ یہ معلوم نہوا۔ دو چار روز نہوے آپکے مامون کا ایک رقعہ آیا تھا جس میں انہوں نے لکھا تھا کہ پانچ چار روز تک نانی صاحبہ نہیں مل سکتیں۔ لہذا میں نے اپنا ملتوی کیا۔ اگر اب مل سکیں تو انشاء اللہ تھالے لال کل پانچ بجے بلکہ چار بجے

آؤنگہ فقط شاد و عفی عنہ

۲۵۶

عزیز القدر راجہ نانک پیر شا و

نقل و درخواست حکیم طالب آفندی بھیج کر لکھا جاتا ہے کہ اس قدر کم رقم کا ادا کرنا موجب بدنامی ہے۔ فوراً ادا کر کے اطلاع دیں۔ یا وہی رقم اپنا بھیج دیں کہ انکو دیکر سید طلب کیجائے۔ فقط شاد و عفی عنہ

۲۵۷

ہمیرالال صاحب نشاط

ایک ڈبہ کا غذا اور چہ پٹیاں مع چہ عدد قلم کے پہونچے۔ ماشاء اللہ ایسا چکنا کا غد تو دیکھا نہیں گیا۔ خدا بھٹ نہ بلو اسے۔ بس صورت دیکھ لو۔ آئینہ کی حاجت نہیں۔ ہاتھی دانت کی تقطیع ہے۔ یا رخسار یار کا اسپر پر تو پڑا ہے۔ عجب قسم کا کا غذا ہے۔ کاشمیری اسکے روپر پہنچ ہے۔ اور کاشمیر کا بازار سرد ہو گیا۔ قلم ماشاء اللہ۔ نہایت ہی خوش وضع اور خوبصورت۔ اگر انکو فرمانروائے ہفت قلم گرو کشا امید و بیم کہوں تو سنراوار ہے۔ تیغ نہیں بیکر اسکا کاٹا پانی نہیں پیتا۔ ذوالفقار نہیں۔ مگر عدو کا جگر اسکو دیکھ کر دو نیم ہے۔ اسکا فرمان جف القلم ہے بارٹہ ندارد۔ مگر برش کی صفائی میں کاسہ فرق اعدا کو ایک قط من قلم کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپکو بامیں مہربانی ہامد و ستائش و خرم رکے فقط شاد و عفی عنہ

ہیرالال صاحب نشاط

آپ سچ کہتے ہیں کہ بہت سے مسودے میرے ایک نمبر کے صندوق میں اصلاح کے واسطے فراہم ہوئے ہیں مگر آپ کو یہ خیال نہ ہو کہ آپ کی کوئی غزل یا قصیدہ یا قطعہ یا رباعی اصلاح کے بغیر رہ گئی ہے۔ شوق صاحب کی غزلیں بھی دو چار بڑی ہوئی ہیں۔

مشکل تو یہ ہے کہ نہ میں شاعر ہوں نہ استاد کامل۔ زبردستی لوگ اصلاح سخن کے لئے مجھے مجبور کرتے ہیں۔ اجاب کی خاطر شکنی بھی مجھے منظور نہیں۔ مگر اب تو ہفتہ عشرہ دنوں میں غزل ضرور آہی جاتی ہیں۔ کاروبار سرکاری سے کم فرصتی ہے۔ جیسا دل کاروبار سرکاری میں لگتا ہے اب شعر شاعری میں نہیں لگتا۔ ہاں بیکاری کے زمانہ میں یہی دہن اچھی معلوم ہوتی تھی۔ مے و عشق۔ گل و بلبل۔ انہیں سے کام تھا۔ خواب میں بھی یہی نظر آتے تھے بفضلہ تعالیٰ شائد جب سے خدمت سرفراز ہوئی ہے ہر وقت قواعد پر ڈرتے وقت نظم و نسق کی سوچتی ہے۔ بندہ تو قوم کا خود سپاہی لینے چھتری راجہ راجندر کی قوم کا اور خدا نے خدمت بھی فوجی عطا کی۔ سچ ہے کہ خدا شکر خورے کو شکر دیتا ہے بہت آرام سے گذرتی ہے۔

ذرا کاروبار سرکاری سے فرصت پاؤں تو ضرور آپ کی غزل بے بدل و یکسر روانہ کرونگا۔ مطلع بے مثل لکھا ہے۔ اگر بہت ضروری اور جلدی ہے تو فوراً بندہ سوار اطلاع دیجئے۔ معالیٰ صاحب کے ہاں بیٹھا ہوں کہ وہ دیکھ کر واپس کر دے۔ آپ کو دلی والوں کا کلام پسند ہے۔ اور میں بھی دلی والوں میں غالب مرحوم کا

شبداہون۔ باقی تا دم تحریر سب خیریت ہے والسلام۔
جواب کا طاہ الشبا و عفی عنہ

۲۵۹

ہیرالال صاحب نشاط

آپکی غزل پہونچی۔ بنور دیکھی۔ اور بنا کر روانہ کر دی۔ چونکہ ابھی آپکی ابتدائی مشق ہے لہذا اشعار میں زیادہ اصلاح ہونا مقام تعجب نہیں۔ یہ جو آپکوشکایت ہے کہ میرے اکثر اشعار کاٹ دئے گئے۔ ابتدا سے مشق میں کل غزل بیکار اور ترمیم کے لائق ہوتی ہے۔ بہر حال آپکی غزل کو میں نے فکر کے ساتھ دیکھا۔ اور جہانتک ممکن ہوا آپکے اشعار یا مصرع قائم رکھ کر اصلاح دی۔ خدا کے فضل سے محرم آیا اسلئے امر شروع ہو گیا۔ مصرع طرح بھیجتا ہوں۔ اس پر غزل لکھئے باقی خیریت ہے۔ دعا کرتا ہوں کہ آپ بھی باخیر و عافیت رہیں۔ والسلام فقط

مومنو غم کے ہیں دن ماہ محرم آیا

جواب کا طاہ الشبا و عفی عنہ

۲۶۰

ہیرالال صاحب نشاط

مبارک۔ مبارک۔ مبارک۔ ڈیڑھ گز کی مبارکبادی۔ میری طرف سے قبول ہو۔ آغا ہ اب تو پانچون گئی مین مین اور سر کڑھائی مین۔ لیجئے نشان تو بڑھا۔ خدا خدا کر کے فطشادی ٹوپیان اُچھل رہی ہیں۔ اب اسکے بعد ہیرالال کے فرزند جو امیرالال کی سواری گڑم دہم کے ساتھ جلوہ افگن ہوگی۔

حضرات پنج ڈنکے پگھن گرج چوٹ لگائیں گے۔ ہر طرف سے بدہاموں کی بوجھار ہوگی۔ مبارکبادی کے خطوں سے ڈاکخانہ مبارک کی باچسپن کھل جائیں گی۔ ڈاکے ہٹاش ہٹاش منہ میٹا کرنے کی فکر میں کل پہونچانے کا خط و منٹ میں باد صبار فتاکر طرح لا کر پہونچائیں گے۔ جواب دیتے دیتے منشی کے پتھر بکڑ جائینگے۔ شکر یہ ادا کرتے کرتے آپ کا ہاتھ تک جائیگا۔ مگر یاروں کو یہی سوچیں گی کہ جلسہ لین ۵

ساقی ہوئے ہو باغ ہو گردش میں جام ہو
گلرو بسل میں اور زمانہ بکام ہو۔ ❦

کین تپا پڑ رہی ہے۔ کوئی نشہ میں سرشار۔ دہشت بنا ہوا۔ باغ کی روشن پرنانینا گلبدن چل پھل کرتی ہونگی اور ادھر باریک باریک پہوار پڑتی ہوگی۔ اور کوئی خوش گلو ملہا رہیں کستی ہوگی (آئیو بدراکارے کارے ہی بجلی چمک مورے آنگن میں اور حضرت شاد و مظلمہ چچان لگائے ہوئے رندان سے آشام کا ٹھاٹھ دیکھ کر پہولون زمین ہمائیں گے۔ زاہدان خشک کی گت بنائی جا رہی ہے۔ واللہ عجب لطف ہوگا کیونکہ نشاط صاحب یہاں پڑ کر خوش تو ضرور ہوئے ہو گے کہ شاد صاحب نے بھی گلشن قرطاس پر کیا سین کیخچر دکھایا کہ اگر بہرا و و مانی ہوتے تو وہ بھی اپنا قلم توڑ دیتے۔ خیر اللہ وہ دن جلد لاتا ہے۔ مگر ہتیا صاحب خجشی کیا کم ہے۔ جٹ پٹ جلسہ کا دن مقرر ہو جائے۔ اور ہماری دعوت ہو۔ کھانے مزے مزے کے کمپین۔ رشک حوران بہشتی طلب کی جائیں اور یہ مطلع پہلے گایا جائے ۵

خاک بر سر کن غنیم ایام را

ساقیا بر خیز و در وہ جام را

مصراع

در کار خیر حاجت ہیج استخاره نیست

بہت جلد و ہوم و ہام کی تیاریاں شروع ہو جائیں۔ اور دعوتی رقعے داخل ہو جائیں
ورنہ پہر بڑی ہوگی۔ دو مہینے کی خواہ صرف تندرانیہ داخل کرنا پڑیگا فقط
جلسہ کا طالب شاد و عفی عنہ

۲۶۱

ہیرالال صاحب نشاط

کل کے روز آپکو ڈیڑھ گز کی مبارکباد لکھی۔ اور ایک ٹکٹ جواب کے لئے روانہ کیا
مضامین سحر آمیز سے آپ کا دل خوش کر دیا۔ اور منتظر تھا کہ اُسکے صلہ میں آپ جلسہ دینگے
مگر واہ رے مرے شیر آدہ آنے کا ٹکٹ بھی ہضم کیا اور ڈکا تک نہ لی جواب تک
قلم انداز کیا کہنا سٹ۔ اس بہ دلیل شعر پر ختم کرتا ہوں ۵

نہ جلسانہ و لسانہ سے اور نہ میں

ہوا ہضم اُلٹا ٹکٹ۔ آدہ آنا

جواب کا طالب شاد و عفی عنہ

۲۶۲

ہیرالال صاحب نشاط

آپ لکھتے ہیں کہ۔ یہاں بحث آجکل ہو رہی ہو کہ (آئی) کے گیارہ عدد لین یا
اکیس۔ میرے خیال میں دونوں صحیح ہیں۔ گیارہ بھی لے سکتے ہیں اور ۱۲ بھی۔ میں آپکو

ایک گرتائے دیتا ہوں اسکو ذہن نشین کر لو۔ ہمزہ کا کوئی عدد دفن تاسخ میں نہیں لیا جاتا۔
 لیکن جب یا پر ہمزہ ہو جیسے (پائی۔ آئی۔ بہائی) تو اس ہمزہ کی (دی) کی دویا ہو گئیں۔
 جب دو ہوئیں تو خواہ مخواہ ہیں عدد لے جائیں گے۔ مگر بعض شعرا نے دس ہی عدد لے ہیں
 لہذا اب ہم کو اختیار ہے کہ چاہے دس عدد لین چاہے بیس جیسا موقع ہو۔ اسیر لکھنوی
 جسکی اُستادی کا ادنیٰ ثبوت یہ ہے کہ امیر مینائی لکھنوی ساسلم الثبوت
 اُستاد اُنکا شاگرد ہے۔ ریاض خیر آبادی اور رتن ناتھ سرشار
 لکھنوی بھی انہیں کے خاندان کے چشم و چراغ ہیں وہ لکھتے ہیں۔ ع۔

دعاے خلق دوا ہو گئی شفا پائی

اسمین (پائی) کے ۲۳ عدد لے ہیں اور اُنکے شاگرد رشید سرشار دام کیفیتہ
 کسی کے شوالے تاسخ بنا یوں لکھتے ہیں۔ ع۔

سرشار سال لکھو۔ بے خانہ خدائی

(خدائی) کی یکے بیس عدد لے ہیں شیخ امام بخش ناسخ لکھنوی کا
 مادہ تاسخ سنو۔ ع۔

ہمالیون و مسعود شد کہ خدائی

بعض اُستادوں نے دس عدد بھی لے ہیں۔ جیسے ہمارے جہان اُستاد
 نواب فصیح الملک بہادر حضرت داغ دہلوی کا مادہ تاسخ ع

شان و شوکت وہ جاہ و اقبال اب یہ آئے

اسمین و سہی عدد لئے ہین۔

فن تارنج دل لگی اور تارنج گوئی بازی طفلان نین سہ کسی نے کیا خوب لطیفہ کہا ہو۔
تارنج بر نہ آید تارنج بر نہ آید۔

مجھ سے ایک صاحب نے پوچھا کہ بعض شاعر لفظ آئینہ کے (۶۶)، عدد بتاتی ہیں اور بعض (۷۶)، اب آپ کیا فتویٰ دیتے ہیں۔ میں نے لکھا دونوں بر سر حق ہین۔ اس معنی کر کے کہ لفظ آئینہ اگر تقطیع میں (آ۔ ای۔ نا) رہے تو (۷۶) لین گے اور اگر آئینہ بروزن فعلن ہے تو (۶۶) لین گے آپ بھی یاد رکھئے کسی جانگو شاعر نے اپنے آقا کو خوشامد میں لکھا۔ ع۔

تمہارا شہ سے بڑا بکر مرہ ہے

معاذ اللہ۔ شاعر بھی گماڑ اور اُنکے آقا بھی۔ اسمین ایک دزاسی باریکی ہو۔
تمہارا شہ (مفاعیلن) سے بڑا بکر مر (مفاعیلن) بہ ہے (فعلون)، (مر) کا لفظ بد دعا ہے یہ تو وہی ع۔

اے تلج دولت بر سر تانا بتانا انتما

والی مثل ہوئی کسی بادشاہ کی شان میں ایک شاعر نے قصیدہ لکھا تھا۔ سرور باریک اور شاعر نے جو اُس شاعر قصیدہ لکھنے والے کا جانی دشمن تھا موقع پا کر عرض کی کہ حضور اسکی تقطیع فرمائیں۔

اے تلج دو (مستفعلن) لت بر سر (مستفعلن) لت بر سر سُکریا و شاہ

غضب میں آیا اور بیچارے شاعر کو دربار سے نکلوا دیا۔ خدا کی پناہ و راسی بات میں
عمر بہر کی فرمانبرداری ٹیٹا میل ہو گئی۔

اب کاروبار سرکاری کا وقت ہو خدا حافظ فقط
شاو عننی عنہ

۲۶۲ شہاکر پر شاو صاحب شوق

آج آپ نے غزل بھی۔ اُسکے پڑھنے سے جی خوش ہو گیا۔ ماشاء اللہ اچھی غزل
اور سیر غزل ہے۔ آپ میں ایک نقص یہ ہے کہ دیوان کم پڑھتے ہیں۔
خواجہ حمید رعلی آتش کا دیوان۔ صبا کا دیوان ضرور دیکھو۔ دلی والوں میں
مومن اور سودا و ذوق کا کلام مجھے بہت پسند ہے۔ مرزا نوشہ غالب کا
رنگ سبحان اللہ۔ میں تو عاشق ہوں۔

میری تو یہ دعا ہے کہ خدا کرے میرے کلام میں غالب کا رنگ آجائے۔ مگر وہ رشتہ
ہم اختیار نہیں کر سکتے وہ انا خاصہ ہو گیا ۷

| | | |
|--|---|------|
| | کوئی میرے دل سے پوچھے تری تمکیش کی یہ غش کہاں سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا | غالب |
|--|---|------|

بارک اللہ کیا شعر ہوا ہے۔ وجد کرنے کے لائق ہے۔ آپ کی غزل کا یہ شعر میں نے
کاٹ دیا۔

شوق

| | | |
|---|---|--|
| | زلف مشکین ہے یا خطا ہے یہ سیج کو کون سی بلا ہے یہ | |
| <p>زلف کے لئے خطا صحیح مگر خطا کو بلا کہنا یعنی چہ۔ دوسرے مصرع میں آپ نے سیج کے لفظ کو ہائے ہوز کے ساتھ لکھا ہے (سیج) میں بھی بہت دنوں تک اسی غلطی میں تھا۔ مگر سرشار کی بدولت یہ غلطی جاتی رہی۔ ہائے ہوز لکھنے کی ضرورت نہیں۔ یس۔ سین۔ اور ج۔ کافی ہے۔</p> | | |
| | سیج اگر پوچھے تو زلفون کو :- مشک کہنا مری خطا ہے یہ :- | |
| <p>اسکی ردیف کا آخری لفظ (یہ)، کانون کو اچھا نہیں معلوم ہوتا۔ اور سیج اور جھوٹ سے بھی کوئی سروکار نہیں۔ میں نے شہر یون بدل دیا۔</p> | | |
| شوق | عنبرین زلف یار کو میں نے مشک باندھا مری خطا ہے یہ | |
| ذیل کے شعر کو | | |
| شوق | خون ہاتھوں میں مل کے کہتے ہیں کیسی اچھی بہلی حنا ہے یہ | |
| خون ہاتھوں میں ملے عاشق کا کہتے ہیں کیا رچی حنا ہے یہ | | |
| خون ہاتھوں کو نہیں ملا جاتا۔ ہاتھوں میں ملا جاتا ہے۔ باقی شعر بے عیب ہیں | | |

والسلام فقط شاد و عفی عنہ

۲۶۴ ہٹا کر پر شاد صاحب شوق

آپ لکھتے ہیں کہ سچ کو کا تب نے سچہ۔ لکھ کر اس لفظ کی مٹی پلید کی ہے۔ اس سے مجھے اتفاق ہے۔ میں خود ان کا ہون سے بیزار ہوں۔ آپ کی غزل اچھی ہے مطلع بھی خوب ہے ۵

| | |
|-----|---|
| شوق | بانوں بانوں میں جب بگڑتے ہیں سرِ محفل وہ مجھ سے لڑتے ہیں |
|-----|---|

میں نے اس میں حسن مطلع بڑھا دیا ۵

| | | |
|--|--|--|
| | مول لیسکر لڑائی لڑتے ہیں بے سبب مجھ سے وہ بگڑتے ہیں | |
|--|--|--|

ایک شعر کاٹ دیا لفظ چڑنی نہیں ہے۔ چڑ بنے۔ ہاے ہوز کے ساتھ ہے۔
قافیہ غلط ہے فقط شاد و عفی عنہ

۲۶۵ ہٹا کر پر شاد صاحب شوق

آپ کی غزل واپس ہے۔ اکثر اشعار اچھے ہیں مگر معلوم ہوتا ہے کہ شرارِ رضا کی دیکھی ہوئی غزل ہے۔ ورنہ ایسی سنگ لاغ زمین میں ٹٹو چلنا دشوار ہے۔

اور ایسے اشعار بے تکلف کہنا ٹیڑھی کبیر ہے خیر اگر نپڑت سرشار صاحب
غزل نہیں دیکھی ہی تو اب انہیں دکھائے گا کہ اصلاح کیسی ہوئی فقط **شاد و عنی عنہ**

۲۶۶ عزیز من سید عبد العلی صاحب

آپ نے تو تعریف کے پل باندھ دیئے۔ مبالغہ بھی ایسا کہ اسکی دم میں دم دار ستار
لگا دیا۔ اب میں حیران ہوں کہ آپکے اس مبالغہ کا کیا جواب دوں۔ کیونکہ نہ مبالغہ گو
ہوں اور نہ مبالغہ پسند۔

اللہ میاں کی بھی کبھی میں نے تعریف کی تو سوائے جشائے اور سبحان بی ^{علیہ}
کے اور کچھ نہیں کہا۔ جو سچے الفاظ ہیں۔ اور نص قرآن سے ثابت۔ ہر اسبہ آپ ہی
کہیں کہ میں آپکے مبالغہ کا جواب بجز اسکے کہ اس امر کی خواہش کروں کہ وہ جو اسبہ
مجھے نہ ملے۔ جسکے جواب دینے سے میں عاجز رہوں۔

پہروں کی ایسی تاکید ہے کہ جہاں کہیں خلاف حکم بہرہ کی اجرائی ہوئی۔ کہ
حکم نظر بند اور پہرہ مع دروی اور بندوں کے کاخنی ہو ^{میں داخل ہوا}
تاہم کچھ فکر کرتا ہوں۔ کیا شادی کی شادمانی اکیلے ہی مناؤ گے۔ یا ہم بھی برائیوں میں
شریک کے جائیں گے خدا آجکو شاد رکھے فقط **شاد و عنی عنہ**

۲۶۷ مہربان من رائے شکر پر شا و صاحب

بی بی سہال کنور کے بے وقت مرنے کا غم اور انکی ہمیشہ کی جدائی کا صدمہ جو میرے دل پر ہے اسکا اندازہ وہی کریگا۔ جو مجسادل رکستا ہو۔ آپکی تو سخت جگہ ہی ہیں آپکے رنج کا شریک میرا دل منوم ہے اور کیون نہ کہ اولاد کی مفارقت کا صدمہ میں نے اٹھایا ہے۔ اللہ اللہ یہ وہ غم ہے جبکا کوئی نغمہ البدل نہیں اور وہ غم ۵

اگر پیر نو دسالہ بمبیر دعبے نیست
این ماتم سخت است کہ گویند جو انمرد

غم کے وقت اگر کوئی کہے کہ صبر کیجئے تو آگ پر تیل ڈالنا ہے۔ مگر قدرتی طور پر خود بخود صبر آتا ہے۔ یہ سب کچھ سہی مگر دبی زبان سے ضرور میں یہ کہوں گا کہ اللہ تعالیٰ آپکو اور اسکے پیاری دختر کو جو اسکی یادگار ہو صبر عطا کرے فقط
شاد و عفی عنہ

۲۶۸

مہربان محمد عبد الباقر خان صاحب

علی الصباح بتاریخ ۲۷ ذی قعدہ ۱۳۷۰ء۔ دانہ انجیر کے پائے۔ یہ انجیر ہے یا شاخ نبات۔ لب لعل شکر خاے شکر لبان مہ جبین سے شیریں اور گوارا تر۔
سبحان اللہ نہایت ہی خوش ذائقہ شیرینی کی نباتات ہمسے پوچھے۔ مصری کی ڈلی کہوں تو میزید۔ آپنے میرا منہ میٹا کیا۔ اللہ تعالیٰ آپکو شیرین کام اور آپکے نخل مراد کو باور کرے فقط
شاد و عفی عنہ

۲۶۹ منشی غلام محی الدین صاحب

آپکی حسب خواست یرمغان کے لئے اور روتا یخنین لکھنؤ بیٹا ہون یقین ہو کہ اب معظم شاہ کے پسند آئینگے۔

| | |
|-----------------------------|------------------------|
| یرمغان نامی کتابے شد جو طبع | از تصانیف معظم با مداد |
| سال طبعش ہاتھ غیبی زمن | کلب افسون معظم گفت شاد |

دیگر

| | |
|--------------------------|-------------------------|
| معظم علی چون نوشتہ کتابے | بتوصیف و تعریف شاہ مکرم |
| چنان ہاتھ شاد و تاج بھری | بدیہا بگفتا۔ سپہر معظم |

۲۷۰ شاد و عفی عنہ خیر اندیش گو پال راو

سوا سورو پر نقد اور غلبہ کما نیکے لئے بہ تقریب شادی آپنے جو پیش کیا قبول کیا میری دعوت تو پرسوں ہو گئی تھی۔ یہ دھری دعوت کیسی۔ اس قدر تکلیف کی ضرورت نہ تھی۔

| | |
|------------------------|-----------------------|
| ہے بہتجہ کی آپ کے شادی | ہو مبارک یہ حنا آبادی |
|------------------------|-----------------------|

۲۷۱ شاد و عفی عنہ لموہن لال معتمد

آپکی دو تین عرضداشتیں متعلق بٹپاے فردشال ماتم پرسی پہونچین کیفیت سے مطلع ہوا۔ آپکے والد کے انتقال کے بعد آپکے بھائی کو جو فردشال ماتم پرسی اس سرکار سے عطا ہوئی تھی۔ حق بحقہ در رسید اب با وجود سموہن لال کے فرزند ہوتے ہوئے آپ اپنا پورا

فردشال کی جو خواہش کرتے ہیں اسکی کوئی خاص وجہ معلوم نہیں ہوئی۔ اولاد کے ہوتے ہوئے
بہائی کو ایسے عطیات کے حامل کر نیکا حق نہیں۔ لہذا درخواست نامنظر فقط
شاد و عفی عنہ

۲۷۲

میرے دوست سید عبد العلی صاحب حقانی زندہ باش
کل میں جب جلسے سے واپس ہوا بہت دیر تک آپکا ذکر خیر کرتا رہا۔ آپکی ہنسا منوالی باتیں مجھے
گدگد کر ہنساتی ہیں۔ اور میں بے اختیار لوٹن کبوتر ہوا جاتا ہوں۔ اُف وہ پیٹ میں بل پڑ پڑ گئے ع

اے وقت تو خوش کروقت ماخوش دی

ہاں صاحب ادھر سنئے اور کان دہر کر سنئے مطلع خوشیہ آپکے پاس ہیجتا ہوں۔
چپ چاپ نظرے خوش گذرے۔ بائے بسم اللہ سے تاسے تمت تک دیکھ جاؤ مگر کین غم
نہ جڑ دیتا۔ مجھے خود ہنسی آتی ہے کہ میں ٹوٹے پھوٹے قصہ کو ناول لکھنا ناول نویسوں کے زمرہ میں یا
ناول کے شہید و نمین داخل ہوتا ہوں۔ یا یوں کہوں کہ اس فن ناول نویسی کو دہبا لگتا ہوں۔
الغرض جو کچھ ہو مگر کچھ بکت و باہی۔ ہاں یہ بھی یاد رہے کہ زبان پر نکتہ چینی ہنویں حیدر آبادی
ہوں۔ اور آپ بھی حیدر آبادی ہیں مگر آپ گرگ باران دیدہ۔ اور میں طفل نوبکتب سیدہ
الغرض کین غلطی نظر آئے تو آنکھ بند کر کے اُس غلطی کو بذریعہ پیڈ پراسل وائے نامید بزرگ نہیں
یہ بھی یاد رہے کہ کسی جگہ شعر بھی موزون ہوئے ہیں۔ اگرچہ بقول غالب ع۔

کچھ شاعری ذریعہ عورت نہیں مجھے

مگر آصف کا غلام اور شاگرد ہوں۔ اپنی خوش قسمتی پر مجھے کیوں نہ ناز ہو۔

جس قدر ناز کروں می زبید۔ اور جیسا کچھ فخر سمجھوں می شاید سے

شاد

گو شاعری سے مجھ کو سہو کار کچھ نہیں
پر فخر کیا یہ کہ ہے کہ شاگرد شاہ ہون

شب کو حضرت داغ کی جس غزل کو رنڈی ادا سے دلربا یا نہ سے گا کرو جہ میں
لائی تھی اس پر چند شعر وہی بتا ہی کدے ہیں۔ وہ بھی بھیجتا ہوں سچ سچ انصافاً کہے
ایسے استاد کے مقابلہ میں ہمارے شعر اگر شیر نہیں تو شیر صورت تو ہیں۔
ہاں پر کہو تو کیا مطلع تھا۔ افوہ اب تک مزا باقی ہے سے

داغ

چوٹ کما ناول حسنین نہ کہیں
در در ہجائیگا کہیں نہ کہیں +

واہ حضرت داغ واہ آخر استاد ہیں۔ والدہ دوسرے مصرع نے
غضب ڈھال دیا سچ ہے جس کو در و نہ وہ کیا جانے چوٹ کا مزا قبول شخصے پیش کیا جانے
صابون کا بہاؤ۔ والدہ غضب کا مطلع ہے۔ خدا حافظ

غزل مندرجہ رقعہ یہ ہے

| | |
|---|---------------------------------------|
| دو پہر ہو گی انہیں گھر سے نکلنے کے لئے | ابھی منگوائی بیوہ شاک بد لئے کے لئے |
| آہیں بہر تاہوں کبھی اور کبھی روتا ہوں | یہی راہیں ہیں مرے دلکے بہنے کے لئے |
| خیر مقدم ہو مبارک تمہیں مرغان چمن + | باغ میں آتے ہیں وہ آج ٹہلنے کے لئے |
| تا امید می نے لگا یا یہ ہٹسہ دے لکے پاس | حسرت میں روتی ہیں چلا کے نکلنے کے لئے |

| | |
|--|---|
| <p>آنکی تصویر کلیجے سے لگا رکھتا ہوں مین نے بوجھا کہ رقبہ ونسے بڑھایا کیوں بڑھ روبرو میرے وہ غیر ونسے ہنسا کرتے ہیں کام یہ روز ازل سے ہی ملا قسمت میں فصل گل آئی ہے اولیل نادان بخش ہو آؤ اب میرے جنازہ پہ یہ سُکر مژدہ نوجوانی ہو ابھی عشق بھی یہ پہلا ہے</p> | <p>حرزِ جان ہے یہ مرے دِلکے پہلنے کے لئے ہنسکے بولے ترے رونے نثری جلنے کے لئے راہ تو خوب نکالی مرے جلنے کے لئے شمع روئیکے لئے دل مرا جلنے کے لئے بھی موسم ہے ترے پہولتے پہلنے کے لئے روح آمادہ ہے اور جان نکھنے کے لئے عمر اک چاہئے ایسا دسبنلنے کے لئے</p> |
|--|---|

شاد و عفی عنہ

۲۷۳
مہربان سید عبد العلی صاحب حقانی

ہم تو سرورِ نگرین دن و نما رہے ہیں۔ دس روز کا مقام ہے اس س روز میں
ایک دو بار ہو سکے تو ضرور آئے۔

اللہ اللہ کر کے دن تو جون توں گذرا سگرات نوشیطان کی آنت ہے
یقین ہے کہ آپ خیریت سے ہونگے فقط

شاد و عفی عنہ

۲۷۴
مہربان سید عبد العلی صاحب حقانی

این کار از تو آید و مردان چنین کنند

و قافو متا جوبان آپ کیا کرتے تھے اور بمقدار ۷

مولوی معنوی

خوشتر آن باشد کہ سر دلبران
گفتہ آید در حدیث دیگران

مجھ سے استمراج کرنے تھے۔ آج آپ کے دوست کی تقریر کے ذریعہ سے اسکا پورا پورا اظہار ہوا۔ تبرک کے لالچ بتا کر میرے عقائد دریافت کئے جاتے ہیں۔ سبحان اللہ کیا آپ نے صاحب مذکور سے اسلئے ملاقات کرائی تھی کہ میرے عقائد دریافت کریں۔ اور مجھے ہدایت کریں کہ مسلمان ہونے کا اعتراف باللسان کروں۔ سبحان اللہ کیا خوب۔ یک نشد و دشد مسلمانوں کی صورت میں جو لوگ یا جو جو گروہ کافر منش ہیں۔ انہیں تو پہلے مسلمان بنائے۔

مہربان۔ میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ دوست کی آجکی اس تقریر کا کیا مطلب تھا۔ اور میرے عقائد دریافت کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ سالکان طریقت کا کیا یہی مسلک ہوتا ہے پیشوایان حقیقت کی رہنمائی کا کیا یہی طریقہ ہے۔

کیا میں نے کبھی آپسے یا اسے دعویٰ اسلام کیا تھا جو اس پہلو سے میرے عقائد دریافت کر کے شاہد بنا چاہتے ہیں۔ اور مجھے اظہار اسلام کی تحریریں دیکھاتی ہے۔ واہ ماشاء اللہ۔ قاضی جی دُبلے کیوں۔ شہر کے اندیشے سے۔ میرے عقائد سے آپ کو کیا کام اور انکو کیا غرض۔ کیا عاقبت میں آپ مجھے بخشوائینگے یا آپ کے دوست باعث نجات ہونگے۔ کافر ہوں تو میں ہوں۔ مومن ہوں تو میں ہوں۔ الحمد للہ کہ اس وحدہ لا شریک کا بندہ ہوں۔ آپ کا اسلام۔ ختنہ روزہ اور نماز ہی۔ میرا اسلام ترک خودی

و معرفت بے نیاز سے

نماز زاهدان سجدہ سجود است
نماز عاشقان ترک وجہ و است

آپ مجھے کافر ہی کہنے دیجئے جیسا کہ عموماً اہل اسلام سوائے مسلمان کے کل اقوام کو کافر سمجھتے ہیں ایسا ہی آپ مجھے بھی کافر سمجھئے۔ میرے مومن بنانے کی آپ فکر نہ کیجئے۔ آپ اپنے زعم میں ہی سمجھئے کہ ع۔

از ازل کافر زنا بردوش آمدہ شاد

اگر اللہ کی ایسی مشیت ہوتی تو کوئی امرایع نہیں تھا۔ وہ آپ اپنے کو مسلمان کہتے ہیں اور کلام الہی سے مشرف بھی ہیں اور یہ نہیں جانتے کہ اِذَا دَعَا اللّٰهُ غَالِبًا عَلٰی اٰلِہٖ اَنْہٗا اَکْثَرُ اَلْعَمَالِ بِالنِّیّٰتِ میرے پیروں میں کیوں پڑے ہیں ع۔

زاهد تو اپنی آپ تو پہلے بنیڑ لے

خیر آجکی گفتگو سے معلوم ہوا اور صاف ظاہر تھا کہ یہ سب آور و ہر۔ میں ایک آزاد اور فقیر منقش متوکل دنیا دار ہوں۔ میرا مشرب صلح کل ہے۔ بت پرستی کو شرک سمجھتا ہوں۔ نماز پڑھتا سیکھا ہی نہیں۔ اللہ اللہ کہتا ہوں۔ گلے میں زنا رکھتا ہوں۔ احمد اللہ زمین طالب دنیا ہوں نہ طالب عقبے۔ طالب مولیٰ ہوں۔

اے عزیز طالب دنیا رنجور راست و طالب عقبی مردود است و طالب مولیٰ از ہر مرد

جہان دورے

| | |
|------|--|
| سعدی | فرق است میان آنکہ یارشش در بر با آنکہ و چشم انتظارش بر در |
|------|--|

الخیر فی مایع - آئندہ را احتیاط فقط
صوفی مشرب خدا پرست شاد و عینی عنہ

۲۷۵
مہربان سید عبد العلی صاحب حقانی
آپ کا خط پہونچا۔ کیفیت سے مطلع ہوا۔ مولوی صاحب کی کل کی گفتگو
آپ کے خیالات کی تائید میں تھی۔ اسلئے مجھے گمان غالب ہوا۔ ع۔

اسے باد صبا ایندہ آور دہ تست

آپ کے آج کے خط سے ظاہر ہوا کہ آپ کے خیال کو اس میں دخل نہیں۔ اور نہ آپ
اس بے سرو پا تقریر کے لازم دار ہیں اسکو یقین کرنا اگرچہ کسی قدر غور طلب امر ہے۔
مگر آپ نے قسمیہ اپنی لاعلمی ظاہر کی ہے تو مجھے اب مان لینا ضرور ہوا۔ میں آپ کو ایسا بھی
بے اعتبار نہیں سمجھتا کہ آپ کی قسم کو بھی باور نہ کروں۔ مگر ہاں فضل الہی سے شاعر بھی ہو۔
اگر یہ قسم بھی شاعرانہ ہے تو اسکا خمیازہ آپ کی گردن پر۔ میں تو صاف ولی سے
مان لیتا ہوں۔

انسان کو چاہئے کہ ہر وقت اپنے قول کو پیش نظر رکھے۔ ع۔

ظاہر اور باطن میں ہوا صلانہ فرق

آپ کا یہ فقرہ کہ مولوی صاحب کو میں طامع نہیں سمجھا الخ۔ اسکا کیا مطلب

کیا آپ اور کیا مولوی صاحب۔ اور کیا میں سب ظاہر ہیں۔ اللہ کی نظر
 دل پر ہے۔ مگر دو رہنماں جادہ حقیقت جو ہیں وہ خوب جانتے ہیں۔ اور چاہئے بھی
 درپست منکر در نقد دوست بنگر۔ مسلمان اور کافر اگرچہ نظام بہت سہولت کے ساتھ
 پہچانی جاتی ہے۔ مگر دل پر کیسی نظر نہیں پڑتی۔ مولوی ہوں کہ ملا ہوں۔ انکی
 نظر محدود ہے۔ وسیع نہیں۔ بات یہ ہے کہ از خود تا مولاد و گام است۔ اما تولد و
 خواہی کہ تا در سراے مراد و گام است۔ عاقبت خود را فنا ساز کہ کار در سر انجام
 میں ہمیشہ مولوی اور ملاؤں سے ایسا ہاگتا ہوں جیسے خزان سے چمن اور برق سے
 خرمن کسی نے کیا خوب کہا ہے

| |
|----------------------------|
| یا مردم نا اہل مبادا صحبت |
| کز مرگ بتر صحبت نا اہل بود |

میں دل سے انکا غلام ہوں جو حق پرست اور حق میں ہیں جنکی مسند خاک ہے۔ اور
 جو باوشما کے جھگڑے سے پاک ہیں۔ دوستی بہت مشکل ہے۔ یا رباش خار بمباش۔ اسکو
 دوست کہتے ہیں۔ جتنے زاہدان ریائی ہیں ان سبکو اپنے صوم و صلوة کا غرا ہے۔
 شریعت کی آٹھ میں جی کھول کے شکار کرتے ہیں۔ اور ناحق و ناروا دوسروں کے افعال
 اور اقوال پر حرف دہرتے ہیں۔ ہمارے عقائد سے کیسکو کیا۔ یا رک یاری سے کام
 یا رکے فعلوں سے کیا کام۔ سزا و جزا سب کے لئے ہے۔ ہم مزدور نہیں ہیں کہ بطع
 فرو۔ اللہ کی اطاعت کریں کہ اطاعت سے جنت کی حوریں ملین۔ کوئی ایسا کام نہیں کرتے

کہ بخشایش کی امید ہو۔

ہاں اسکی رحمت اور فضل کے امیدوار ہیں۔ اور یہ دعا کرتے ہیں کہ خدا نیک و نافع
وے۔ اپنی اپنی سب بہکت لیں گے۔ خدا کی رحمت سے کوئی فرد بشر نا امید نہیں ہو
مشرک شرک میں مبتلا ہوتا ہے۔ مگر اللہ والا اپنے افعال و مہمہ کو یاد کر کے روتا ہی۔
خداوند عالم اُسکا بیڑا پار کر دیتا ہے نفسی نفسی کا سبکو معاملہ و پریش رہیگا۔ یہ تو پہلے
سوچیں۔ پھر ہم سے گفتگو کریں۔ کچھ اور خیال نہ کریں۔

رباعی

| | |
|-----------------------------------|-------------------------------|
| غافل مشوک مرکب مردان مرد را | در سنگلاخ بادیه پیا بریده اند |
| نومید ہم مباشرش کہ زندان باد فویش | ناگہ بیک خروش بمنزل رسیده اند |

اللہ بس باقی ہوں۔ اگر درخانہ کس است یک حرف بس است والسلام فقط عنہ
مرد آزاد اساک سکتا دشاوی

۲۷۶ دوست روحانی سید عبدالعلی صاحب حقانی

کل میں سرور نہ گریا تھا۔ گرمی سے ڈر کر شہر سے بھاگا۔ مگر نوز باد شہر گل میں بھی
گرمی نے پیچھا نہ چھوڑا۔ معلوم ہوتا تھا کہ آگ برس رہی ہے۔ ع۔

وقتا ربنا عذاب النار

آخر پہر مکان واپس ہوا۔ ناحق رحمت فہم قری ہوئی۔ بعد اچار پہر ایسے گزرے
جیسے تنور کے پاس نان بائی رہتا ہے۔

معاذ اللہ۔ خیر میرے واپس ہونے ہی آدمی نے آپکا خط دیا حبیب اللہ ذکا کا
 قطعہ پہونچا۔ بار بار اسکو پڑھا۔ اور نہایت محظوظ ہوا۔ واقعی ایک ایک مصرع موتیوں
 تو لے گا ہے۔ اے سبحان اللہ کیا خدا داد طبیعت پائی تھی۔ واقعی شاعر انکو کہتے ہیں
 نہ کہ ہمارے سے لوگ کہ کچھ طبیعت موزون ہوئی اور شاعرون میں نام لکھوانے چلے
 یہ بھی کوئی بات ہے۔ شاعری دادا کی میراث نہیں۔ کہ وارث بنکر بیٹھ جائیں۔ واللہ
 یقین جانو کہ میں نے جتنے بار پڑھا جھوٹا لگیا۔ اور وجد کرتا رہا۔ یہ دو شعر آخر کے
 کس غضب کے ہیں۔

| | |
|---|-------------------------------------|
| پر ہے دریافت کہ کیا امنین میں یہ بھی حرکت | جسکو ہم غمزہ و انداز و ادا کہتے ہیں |
| یا زے پہلے ہیں کافور کے بہولے ہالے | رازدن صل علی اصل علی کہتے ہیں |

اُہو ہو ہو کیا بے مثل شعر ہیں۔ سالم قطعہ ایک دیوان کے مقابل ہے۔ ہاں صاحب
 آپ نے تو وعدہ دیا کہ میں حیران ہوں کہ میں وعدہ کیونکر وفا کروں۔ کیونکہ آپ کے
 نانا صاحب کے دو تین قطعہ لکھے ہوئے ہیں۔ از اجمالہ کونسا قطعہ آپ کی پسند
 اور مرغوب ہے۔ اسکا علم مجھے کیونکر ہوگا۔ اسلئے جسروز آپ آئینگے وہ قطعے دکھا دو
 جو آپ پسند کریں گے پارسل کر دوں گا فقط جناب شاد و عفی عنہ

۲۶۶
 مہربان من سید عبد العلی صاحب حقانی
 ٹیک ساڑھے پانچ بجے میر و تفریح کے لئے حسب عادت صا ر م جنگ بہا کے

باغ کے مغربی سمت پیادہ پا آیا تھا۔ موٹری ویروہان سستایا۔ آپکا ذکر خبر رہا۔
 حسن اعلیٰ بھی بہت دیر تک آپکو یاد کیا کئے۔ وہاں سے جب لوٹا اور خورشید خاوا
 مغرب کی طرف رخ کیا۔ اسوقت آپکا آدمی محمد حسین پہونچا اور لفافہ دیا۔ یاد شن خیر
 لکھے لفافہ لیا اور چاک کیا۔ مکتوب کیا تھا مضامین بوقلمون کا گلہ سہہ تھا۔ باغبانِ قدرت
 کے قربان جائے۔ کیسے کیسے چیزیں اپنے بندوں کے لئے پیدا کی ہیں۔ آپکے بھیجے ہوئے
 ہار پہولون کے نصف اپنے گلے میں ڈالنے کے قابل ہیں۔ بلکہ کسی گلابدن کے
 زیب تن کر کے خلوت میں اسکے باغِ حُسن کے مزے لوٹنے کے لائق ہیں۔

ہاں صاحب۔ آپکے آدمی سے میں نے پوچھا کہ صرف پھول ہی لے آئے
 یا کوئی مالن بھی ساتھ ہے۔ ہنیکے چپ ہو رہا۔ جوابے نثارو۔ بہر حال میرا دل اپنے
 گل گل شگفتہ کیا۔ خداوندِ عالم آپکو پھولا پہلا رکھے۔

کل مجلس کا دن ہر صبح میں بلدہ آؤنگا۔ وہاں سے چار بجے سرورنگر آؤنگا۔
 اگر آپ بھی ٹیک چار بجے کی ڈیوڑھی میں آئیں تو بوقتِ برخاست
 آپ ہم ملکر چمی گویاں کرتے ہوئے چلین۔ چونکہ آپنے کل کے روز آئینکا وعدہ
 کیا ہے لہذا میں نے زحمت دی۔ اگر تکلیف نہ تو آئے۔ ورنہ پھر کسی روز۔
 یا رشا طرم نہ بار خاطر۔

مومن خان کے ترجیع بند کے متبع میں ایک غزل میں نے لکھی ہے جو منسلک
 ہے۔ اگرچہ میرے اور آپ کے اتحاد ہے مگر میرے کلام کو آپ دشمن کی نظر سے

کوئی شعر پسند آئے تو داد طلب ہوں۔ ورنہ اگر سکوت کرو گے تو یہ شعر کہنا لازم آئے گا۔

صائب و دجیز می شکند قدر شعر را
تخمین بیوقوف و سکوت سخن شناس

راجہ مریمینو ہر بہادر کی دختر نیک اختر کے انتقال کی کیفیت سُنکر نہایت
ریج ہوا۔ افسوس ع۔

این ماتم سخت است کہ گویند جوان مرد

خدا حافظ باقی عند الملاقات فقط
شاد عفی عنہ

۲۷۸
مہربان سید عبدالعلی صاحب حقانی

یہ حکیم منور الدین صاحب بھی آتے ہیں۔ اب ڈاکٹر صاحب کی
ضرورت نہیں۔ یونانی علاج بہت ہی باقاعدہ علاج ہے۔ مگر آجکل چونکہ ڈاکٹری
ادویات نہایت سریع التأثير ہیں اور فوراً اپنا عمل دکھاتی ہیں اسلئے عقیدہ نہیں آتا۔
اس مرض میں میں بھی مبتلا تھا۔ مگر جب سے اس فن شریف کے سیکھنے کی طرف طبیعت
مائل ہوئی ہو اور کچھ دیکھ رہا ہوں بفضلہ اس مرض سے صحت ہوئی ع۔

خود غلط بود آنچه ما پنداشتیم

شفا اللہ کے ہاتھ ہے فقط
شاد عفی عنہ

مہربان من سید عبد العلی صاحب حقانی

فارورہ دیکھا۔ ابھی حدت باقی ہے۔ شربت آج صبح کے نسخہ میں شریک کیا۔
 ناتوانی ضرور ہوگی کیونکہ ہنوز بفضلہ آپ کے قومی ہمیشہ سے ایسے ہیں کہ لندہ ہور کا
 مقابلہ کریں۔ زیادہ اصراف کا باعث ہے بحالت نصیب اعدا۔
 سخی ایسے کہ بے مانگے دینے کو موجود۔ یہ سخاوت نہیں گہر لٹا نا ہے۔ ناتوانی کا
 خیال نہ کیجئے۔ یقین ہے کہ خدا نے چاہا تو آج بخار نہ آئے اور آئے بھی تو خفیف۔
 ناتوانی کے لئے۔ سرخ شیریں نار کی وقت دس میں واند استعمال کیجئے۔ تو مضائقہ نہیں۔
 پرسوں کی کیفیت انشاء اللہ تعالیٰ بالمشاذ کہو گا **اللہم خیر لنا وشر لنا**۔
 سب خدا کا فضل ہے۔

کیا بہوانی پر شاوکل آئے تھے شب میں آپ کا ذکر خیر بہت دیر تک رہا **اللہ تعالیٰ**
 جلد شفا بخشنے۔ بر خور دار کو شب میں پہر کب قدر خفیف سا بخار آگیا تھا۔ اب اللہ کا
 فضل ہی۔ باقی عند التلاقی۔

فارورہ سے یہ بات بھی معلوم ہوتی تھی کہ جگر کا فعل شب میں برابر

نہیں ہوا؟

اگر یہ صحیح ہے تو اطلاع دیجئے۔ اسکی رعایت بھی خاص طور پر رکھی جائے گی

والسلام فقط شاد و عفی عنہ

میرے دوست سید عبدالعلی صاحب حقانی

میں نے صرف آپکو اطلاع دی تھی۔ اس سے ہرگز میرا مقصود یہ نہ تھا کہ آپ پریشان ہو کر مولانا کو دھولوی صاحب کو زحمت بجا دین۔

کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ میں گہرا یا ہوں۔ ارے توبہ توبہ۔ چوبیس برس کی عمر میں دفعۃً میری نانا کا سایہ سر سے اُٹھ گیا۔ اور اسکے ساتھ ہی انواع و اقسام کے مصائب اور آفتماے آسمانی نے دھاوا کیا۔ اُس وقت تو رفق برابر بغرض نہیں ہوئی۔ کیا اچتیں برس کی عمر میں ذرا سی بات پر گہرا جاؤ گنا۔ خدا نکرے۔ واللہ باللہ مجھے ذرا سی بھی فکر نہیں ہے۔ اگر میں یوں کمون کہ دنیا دار نہیں تو آپ جوٹ بھجیں گے۔ کیونکہ تمام دنیوی سامان موجود ہیں۔ ہر دنیا دار نہیں کہنا و عواے باطل ہے۔ مگر خدا آگاہ ہے کہ صرف مالک کی عنایت کیونچے اور پانچ سات بچے جن کی قسمت کو اللہ نے اَصَف کی ٹکڑی اری کیلئے مقسوم کیا ہے۔ ورنہ اگر سچے مسلمان ہو تو میری اس بات کو باور کرو کہ فقیر دل ہوں۔ ع۔

من بستہ ام خناے توکل بپاے خویش

اچھی تو بات ہے کہ دنیا کے تعلقات کم ہو جائیں اور کچھ خدا کی بھی بندگی کریں۔ ورنہ ایک دن کوچ ہو جائیگا۔ اور دل کی حسرت رجائیگی۔

آنہم رفت و اینہم رفت۔ حیووت یہ خبر ہو چنی اُس وقت ایک رباعی فی البدیہ ہوئی۔
الحمد للہ علی کل حال۔

رباعی

| | |
|---------------------------------------|------------------------------------|
| کیا شکر خدا ادا ہو مجھ سے اسے شاو شاو | جو دلکی تھی منیر یاد ملی اُسکی داد |
| چھوڑا دنیا نے ہم کو ہنسنے اسکو | پہلے قیدی تھے ہو گئے اب آزاد |

اب آپ مولانا کو اور مولوی صاحب کو تکلیف نہ دیجئے مشیت کے آگے
 سب دم بخود ہیں۔ لا تتحک ذمۃ الا باذن اللہ یہ اقتضائے بشریت ہے کہ سپر
 بہر و سامنین ہوتا اور دوسرے اسباب کو ذرائع قضاے حاجات سمجھتے ہیں جس کو کھانا
 چلو اچھا ہوا۔

نے غم دزد نے غم کالا

الحمد لله والحمدہ کہ میں اپنے خدا پر بہر و سا کرتا ہوں۔ مگر افسوس یہ ہے کہ حریف نامزد ہو۔
 خیر جب بھی تجھے پروا نہیں ہے

نست از موج حوادث ہچوش پروا مرا
 جنبش گوارہ باشد موج دریا مرا

بچے کو بخیر پر آگیا ہے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ بچوں کو سلامت اور با عافیت رکھے
 باقی والسلام۔ مولوی صاحب کو سلام دینا زکنا فقط
 شاو عفی عنہ

۲۸۱

میرے دوست سید عبد العلی صاحب حقانی

مبارک مبارک مبارک۔ کیا مبارک۔ بیٹی کا بیاہ۔ نئی نویلی ولہن کو نوشاہ۔
 نوشہ کو عروس سے چاہ۔ میان بی بی کا باہی بناہ۔ برایتوں کو بٹھے اور قاہ قاہ۔

ایجاب و قبول کے لئے دو گواہ آپ کو منصب و جاہ۔ ہکو ہماری تلوار اور ہمارا بادشاہ
 موجد و مکملہ الاموالہ۔ لیجئے شب کو وعدہ کیا تھا کہ شادی کی تاریخین کہوں گا۔
 تا بڑ توڑ تین تاریخین لکھ بھیجتا ہوں۔ پہلی تاریخ میں اگرچہ ایک کی کمی ہے لیکن جو نہ کہ
 دل شاو سے یہ تاریخ نکلی ہے لہذا عدد پورے ہو گئے۔ یہ تو شادی کی تاریخین جو گئیں
 اب لیجئے آپ کے نواسے کی تاریخ ایک سال پہلے ہی کہی۔ انشاء اللہ تعالیٰ
 یہ مادہ تاریخ کبھی خالی نہ جائیگا۔ بعون اللہ کریم

تاریخ شادی

| | |
|-------------------------------|----------------------------------|
| جو دست پریر و زرین کمر کو | دوہن چوتھی کی فضل حق نے بنایا |
| دل شاو سے بن نے لکھی یہ تاریخ | یہ شادی چڑھ ہے ہیل منڈو سے خدایا |

ایضاً

| | |
|------------------------------|-------------------------|
| دوہن آئی دولہا کے گہرین جواج | بصد جلوہ شوخ و حسن مبین |
| تم اے شاو بھری بن تاریخ طوے | لکھو کتنی آئی زہرہ جبین |

تاریخ عقد

| | |
|-----------------------------|---------------------------|
| بہارستان کا عالم ہے دکن میں | ملا لیلائے گل سے قیس بلبل |
| مبارک سال ہجری عقد کا شاد | لکھو یون۔ عقد خوانی باجمل |

مادہ تاریخ پیشگی

| | |
|----------------------------|----------------------|
| شاد نے دل سے لکھی یہ تاریخ | پسرا دل فضل حق سے ہے |
|----------------------------|----------------------|

بارگشت کی دہوم دہام دیکھنے کے لئے آنکھیں منتظر ہیں۔ کیا تصویر بن لی گئیں۔

خدا حافظ۔ شاد رہو فقط شاد و عفی عنہ

۲۸۲ مائی ڈیر دیوان دولت رام صاحب

ایک مدت کے بعد آپ کا خط پہنچا۔ مجھے تو یقین کامل ہو گیا تھا کہ آپ اپنی یاد اور محبت کو حیدر آباد اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر ہی چھوڑ کر خیر باد کہہ گئے۔ مگر ہم آپ کو کہاں چھوڑتے ہیں۔ آپ کی یاد اور محبت دل کے ساتھ اس طرح مثل شیر و شکر ہے۔ جیسے خمار مل میں۔ رنگ و بو گل میں۔ بہر حال میں نہایت خوش ہوا کہ آپ خیریت سے ہیں۔ میں اس وقت تک ہنر ہائیں مہاراجہ صاحب کے اخلاق اور آپ صاحبوں کے اتحاد کو حب یاد کرتا ہوں تو لطف صحبت تازہ ہو جاتا ہے۔

یقین ہے کہ مہاراجہ صاحب مدوح الشان بہت خیریت سے ہو گئے میری جانب سے جناب مہاراجہ صاحب مدوح کی خدمت میں سلام کا یہ پیش کر دیجئے۔

حکیم صاحب اگر حیدر آباد آئیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ میں ضرور بالضرور آپ کی حسب خواہش آنے ملاقات کرونگا۔ گا ہے ماہے خط و کتابت سے دلشاد کیا کیجئے کہ المکتوب نصف الملاقات مشورہ ہے۔ ع۔

ای وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

شاد و عفی عنہ

جناب محمد امام الدین رضاؒ

مزاج شریف۔ ایک زمانہ دراز کے بعد میں آپ کو خط لکھ رہا ہوں۔ یقین ہے کہ آپ کو ضرور شکایت ہوگی۔ اور آپ کو گنجائش شکوہ سخی بھی ہے۔ کہ یا تو وہ روزانہ ملاقات یا یہ فراق کہ برسوں سلائے نہ پیامے۔ اسکے دو وجوہ ہیں۔ ایک تو یہ کہ اسباب کچھ ایسے و پیش آتے رہے کہ میں خود آپ کو بھول گیا۔ دوسرے جب کبھی آپ یاد آئے میری ندامت ٹٹھہ لگا کے روبرو کٹری ہو گئی۔ اس پس پیش میں قدم آگے نہ بڑھا۔ اور سخت انفعال ہوا۔ آپ کا خط جو محمد علی صاحب کے نام آیا تھا جس میں مسئلہ ابر یون کے ذریعہ سے آپ نے مجھے یاد کیا ہے۔ اُس سے میری ندامت دور ہو گئی۔ اب ندامت دور ہوئی۔ یا قریب۔ اب آمدم برخواست۔ اسلئے میں آپ کو خط لکھ رہا ہوں یقین ہے کہ میری اس رام کہانی سُننے کے بعد اب آپ بھی میری عدم تحریر کا گلانا کریں گے یقین ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔ ابر یون کا بنانا مجھے کہاں سے آتا۔ اور فی الجملہ خط میرا حوصاف ہوا ہے ایسا کہاں صاف ہو سکتا۔ جب تک آپ کی فیض بخشی نہوتی پہلے میں آپ کی دلی توجہ کا شکر گزار رہوں۔ اور بعد اپنی مشق اور دوسرے استادوں کا جنکی صحبت سے بمصدق۔ ع۔

شاعر نیک ہر دوکان کہ باشد

فیض پایا۔ دو سال سے مشق خط تو کیکلام ترک۔ مگر اب ارادہ ہے کہ کسی کتاب کی نقل کروں۔ البتہ ابر یون کا شوق باقی ہے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ کسی کبھی ہفتہ عشرہ میں

آپ مجھ سے ملین اور شغل نہ ہی صرف یہی کافی ہے

خوشا وقتے و خورم روزگارے
کہ یارے بر خور د از وصل یارے

۲۶۸ شاد و عفی عنہ

محب صادق غلام محبوب خاں حبیب

در حقیقت راجہ نانک پر شاد کی بیوفت موت نے دل کے ساتھ وہ کام
کیا جو خزان گلستان کے ساتھ کرتی ہے۔ ع۔

این ماتم سخت است کہ گویند جوان مرد

و د لوگ واقعی اچھے رہے جو دنیا کو ترک کر کے خدا کے کہلائے۔ اور خدا ہی کو
ڈھونڈا۔ اور اسکو پایا۔ جو رو بچون سے دل نہیں لگایا۔

یہ لڑکا ایسا خلیق اور لایق تھا کہ مین کچہ کہ نہیں سکتا مگر افسوس ہے کہ صحبت اچھی نہیں
پائی۔ آخر تلخی کے ساتھ اپنی جان شیریں گنوائی۔ اگرچہ میرے سامنے کال لڑکا تھا۔ مگر
قربت اور ناتے مین میرا ماموں ہوتا تھا۔

آپ کا کہنا بالکل صحیح ہے کہ صبر کرنا چاہیے۔ مگر حضرت دل بھی تو مانتین۔ یہ تو ہماری مانتی ہیں
نہ جیتی۔ انکی ہٹ انکی ضد انکی عداوت۔ انکی محبت دنیا سے نہالی جو

جو دل قابو مین ہو تو کوئی رسوائی جان کیوں ہو
فلق کیوں ہو الم کیوں ہو تم کیوں ہو فغان کیوں ہو

غالب

دل کے ہاتھوں بے بسی ہے ہم نہیں روتے۔ جانے والے کی محبت
 رلاتی ہے۔ کرین تو کیا کرین۔ کچھ کرتے دہرتے بن نہیں پڑتی۔ اس بچارے کی
 دکیا مان کی آہ و زاری۔ سینہ کو بی اور بقراری دیکھ کر کلیجہ شق ہوا جاتا ہے۔
 اللہ تو ایسا غم کسی دوست کو نصیب نہ کر بلکہ ساتوین دشمن کو بھی نہ دے۔

آپ اچھے آسانی سے چوٹے۔ نہ نون لگانہ پٹگری۔ از دنیا سے دنی دست کشیدی
 وپائے توکل دراز کردی۔ چلو چٹھی پائی۔ اللہ اللہ خیر صلاح۔

ف۔ ہاں اپنے لکھا تھا کہ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ آتش دنیا اور نار دوزخ سے
 بچائے۔ میں بھی آمین کہتا ہوں۔ مگر میں دل سے یہ دعا کرتا ہوں کہ خدا اپنا دیدار نصیب
 کرے۔ دوزخ اور بہشت زاہد ان خشک کے لئے چوڑ دیجئے۔ ہمتوانشا اللہ تعالیٰ
 یہ کہتے ہوئے

| | |
|------|---|
| قدسی | روز قیامت ہر کسے در دست گیر دنا مہ من نیز حاضری شوم تصویر جانان در لیل |
|------|---|

داخل خلد علین ہونگے۔ اللہ بس باقی ہوس۔

جناب یہ کہئے کہ اب آپ کو کس نام سے پکاریں اور لکھیں۔ اب تو آپ کی کایا پلٹ
 ہو گئی۔ کیا وہی نام رہیگا۔ یا کایا کے ساتھ نام بھی بدل دیا گیا۔ ہونا تو ایسا ہی

چاہئے فقط شاد عفی عنہ

۲۸۵ مہربان من نار این واس حسب

دو شیشے شربت صندل کے پہونچے شکور ہوا فوراً توڑا سا استعمال کیا۔ ماشاء اللہ نہایت خوش الفہ پایا۔ شیرین کام ہوا۔ بو سے خوش سے دل و دماغ کو فرحت حاصل ہوئی۔ کیونکہ انہو۔ اس کے خواص بھی عجیب و غریب ہیں۔ اس موسم گرما میں مجھ ایسے صفراوی مزاج کے لئے اس سے بڑا کھڑ کوئی تبرید نہیں ہو سکتی۔ جہاں ایک گھونٹ پئے۔ تسکین ہو گئی پینٹل تبرید ہے۔ طرفہ یہ کہ محرم میں شربت کا پلانا بھی ثواب داخل ہے۔ اپنے اجر حاصل کیا۔ اور میرا دل ٹنڈا ہوا حضرت امام حسینؑ آپکو بھی شیرین کام رکھیں ۵

مثل صندل کے رہیں آپ معطر دایم شاد اور مصری کی طرح رکھے خدا شیرین کام

شاد عفی عنہ

۲۸۶ سوامی ہری پرشاد جی

آپکا خط پہونچا۔ اس کے مختلف مضامین سے آپکے خیال کا پورا پورا ثبوت ملتا ہے۔ جو میری نسبت اس وقت تک آپکے دل میں ہے۔ خیر مجھے آپکے اس اظہار سے بھی کچھ افسوس نہیں ہوا کہ بے سبب آپکو مجھ سے کیوں عداوت ہو گئی۔ بقول شخصے زمین آپکے لینے میں نہ دینے میں۔ مگر سخت افسوس اس امر کا ہو کہ آپکے دل صفا منزل میں (نفاق) نے کیونکر جگہ پیدا کی۔ آپکی شان تو اس بات کی مقتضی نہونی چاہی تھی۔ اور فقری دراصل ہی بھی یہی کہ ۵

صاف چون آئینہ می باید شدن بانیک و بد
 هیچ چیز از هیچ کس و ردل نمی باید گذاشت

اب رہا اپنے حضرت چندا شاہ صاحب پر جو حملہ کیا ہے اس سے صاف
 اس بات کا اظہار ہوتا ہے

خوشتر آن باشد کہ سہ دلبران
 گفتہ آید و در حدیث دیگران

چونکہ یہ غیبت ہے۔ اسلئے مجھے اسکے جواب دینے کی ضرورت نہ تھی۔ حشر میں
 اس غیبت کا خود ہی فیصلہ ہو جائیگا۔ جو کرے گا وہ اپنی آپ پائیگا۔ میں قاضی نہیں
 کہ فیصلہ چکاؤں۔

مگر چونکہ آپ نے شاہ صاحب پر میرا مرشد مخاطب کر کے حملہ کیا ہے اور اس
 حملہ میں انکی فقیری پر اس بات کا دہیالگایا ہے کہ وہ تین عورتیں عقد میں لائے و درست
 و حقیقت انکو میں اپنا مرشد سمجھتا ہوں۔ میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ کیا عقد
 حرام اور حرام حلال ہے۔

واللہ میں نے بھی ایسا ہی سنا ہے کہ چندا شاہ صاحب ممنوعات شرعی سے اجتناب
 فرماتے ہیں۔ نعوذ باللہ۔ بقول آپ کے بہت بُرا کرتے ہیں۔

۱۔ نظام الدین اولیا اور گرو نانک صاحب وغیرہ
 ان بزرگوں سے آپ نے جو اپنے کو نسبت دی ہے۔ اگرچہ آپ کے لئے بڑی بات ہو

اتنی سی جان گز بہر کی زبان۔ بے ادبی معاف ۵

شاد

نکر و عوے تو ہر گز ہم سہری کا
کمان ذرہ کمان خورشید تابان

اسلام کے احکام سے نہ آپ واقف ہیں نہ میں۔ پہر ناحق بدخل در معقولات

یعنی چہ۔

اب تو بحث اس پر ہے کہ جنگ و دعویٰ تارک الدینا ہونے کا ہی اور جو اپنے کو مجروح اور متوکل سمجھتے ہیں یا سنیا ساسی یا اوسا ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں وہ کیوں اسکے مصداق بنے جاتے ہیں ۵

تشمہ چشمان را بہمت سیر کردن مشکل است
دشت گرد دیا سوریکے وان سیراب نیست

۲۔ آپ نے آخرین اس بات کا بھی دعوے کیا ہے کہ آپ کی دعا نے مجھے پیشکاری دلائی بجا ارشاد ہولع۔

این کار از تو آید و مردان چنین کنند

آپ کے اس ستر ستر سچے دعوے کو تسلیم بھی کیا جاسے تو افسوس ہے کہ اپنے کئے ہوئے کی بھی آپ کو لاج نہیں۔ ہم دنیا دار جب کہ یکو اپنا کلمہ دیتے ہیں تو اسکو ہر طرح بناہ دیتے ہیں مگر توبہ توبہ آپ کی عجب ہمدردی ہے کہ اپنی دعا سے پیشکاری بھی دلائے ہیں۔ اور پھر دعا دینے کے لئے میدان میں خم ٹھوک کر تیار بھی ہو جاتے ہیں۔

واہ سو امی جی واہ ماٹا را اندر ع۔

جوبات کی خدا کی قسم لا جواب کی

یہ گیدڑ بھیلیاں کسی اور کو دیکھے۔ اور جو کچھ جی میں آئے کیجئے بقول سعدیؒ

تو اتم انیکہ نیازم اندرون کسے
مسود را چہ کنم کوز خود برنج دراست

خیر۔ اب اس خط کو اس قدر لکھ کر اور جتا کر ختم کرتا ہوں۔

اما با خداے خویش کبشتی شستہ ایم

ایمان خدا از مصلحت مابشوے دست

شاد و عفی عنہ

منشی محمد حسن اعلیٰ رضوی

مولانا فضل الرحمن صاحب قبلہ کا حال مفصل آپ کے خط سے

ظاہر ہوا۔ کیا کہنا حضرت کی ذات بابرکات ہم گنگارون کے لئے وسیلہ بخشایش ہے
بمصدق ع۔

بدان را بہ نیکان بخشہ کرتہ کم

حضرت کے خوارق عادات آپ ہی اپنی نظیر ہیں۔

خاصاں خدا خدا بنا شند

لیکن ز خدا جدا بنا شند

اسمین شک نہیں کہ حضرت کی عنایت مجھ پر بہت ہے اگرچہ میں نے کبھی زیارت

نہین کی مگر دل سے مین شیدا ہوں۔ وہ اہل باطن ہیں کیونکہ میرے دل کی بات
 اپنے ظاہر ہوگی۔ قلب سے قلب کو راہ ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مجھے امید ہے کہ حضرت نے
 جو جو دعائے خیر میرے لئے کی ہر وہ سب مستجاب ہوگی۔ ایسے بزرگان دین کا وجود
 صرف باعث ترقی اسلام ہی نہیں ہے۔ بلکہ باعث ہدایت گمراہان ضلالت ہے۔
 مذہب ایک تین ہے۔ اللہ والے لوگوں پر اگرچہ شرع کے پابند رہنا فرض عین
 و عین فرض ہے مگر جاوہ حقیقت میں جب قدم دہرتے ہیں تو بادۂ (الست بریکم) کے
 نشہ میں جہوم جہوم کر رہ سکتے ہیں۔

کفر کا فرا و دین دیندار را
 ذرہ در دل عطا را

آواز اللہ اکبر۔ صدائے ناقوس و جرس۔ نور کعبہ و صومعہ۔ جلوہ تہجدہ۔ دونوں
 ایک ہیں۔ اگر حقیقت پوچھو تو دونوں ایک ہی کہیں کے مکان میں۔ سب جگہ اس کا
 جلوہ عیان ہے۔ وگرنہ بقول شادہ

جہان جاؤ وہاں پتھر پڑے ہیں
 حقیقت کھل گئی دیر و حرم کی

میں تو عالم طفلی سے بزرگان دین کا عاشق ہوں۔ مجھے ہنسی آتی ہے کہ بعض
 خارج العقل ہندو جو میرے ہمعوم ہیں وہ میرے عقائد کو دیکھ کر مجھے ہندوؤں میں کافر
 سمجھتے ہیں۔ اور بعض مدعی خرد مسلمان گلے میں زنا را اور ظاہر پرستی کے لحاظ سے

مجھے مشرک کہتے ہیں۔ لاحول ولا قوۃ سچ پوچھو تو یہ دونوں متعصب ہیں اگر بقول اہل اسلام کے بن ہند و ہونے کے باعث سے مشرک ہوں تو (الغلط) کیونکہ ہندو سنکے مذہب میں جو کتاب آسمانی ویدیا جاتی ہے اسکو کوئی دیکھے کہ حق پرستی کے کیا کیا جلوے بھرے ہوئے ہیں سچ پوچھو تو وحید اصل ہندو کا ایمان ہے۔ ان بت پرستوں نے کبھی ہندو کو بدنام کر دیا۔ بقول غالب

خواہش کو احمقوں نے پرستش دیا قرار
کیا پوجتا ہوں اُس بت بیدادگر کو یہ من

مشرک تو اسیکو کہیں گے کہ جو کسی اور کو خدا کا شریک سمجھے۔ استغفر اللہ ہم اور کسی کو خدا کا شریک سمجھیں۔ اُن ہونی بات ہے۔ سَوَادُ الْوَجْهِ فِی الدَّارِیْنِ جیسا خیال کرے۔ توحید تو میرا ایمان ہی صلح کل میرا مذہب ہی ہے

اے شاو نہ کا فرم نہ مومن
صوفی صفتیم و سبے ربایہ تم۔

ہیں نے تو سوائے حق پرستی کے اور کوئی بات نہیں سیکھی اور نہ سیکھوں گا پھر مجھے اہل اسلام کیوں مشرک کہتے ہیں۔ حیران ہوں۔ ان سے کوئی یہ پوچھے کہ شرک کے صرف کیا ہی معنی ہیں کہ بت کو پوجیں تو شرک کہلائیں۔ نہیں نہیں۔ بہت نازک بات ہے۔

مَنْ عَرَفَ اللَّهَ لَا يَقُولُ اللَّهُ۔ اب اور کیا کہوں سمجھاؤ۔ زیادہ کون تو لیں

شریت کی پولیس نے منصور کو دارپنہیدیا تو بلما مجبیا پر سے کی کیا بساط ہے۔
 فہم فہم کوئی کچہ سمجھے۔ جیسا جو بی چاہے وہ سمجھے۔ اُنہہ! سمجھا کرو۔ مگر ہکو
 اپنے کام سے کام ہے۔ ہمارا عقیدہ ہکو خوشوائیگا۔ نہ جنت انکی ملک ہے نہ دوزخ
 انکے توے سلگانے کی انگلیٹھی ہے۔ جسکے جی مین جو آے کہہ لے۔ ہمارا
 ان باتوں کو دور ہی سے سلام۔ مگر جسکے قلوب آئینہ جہان نما ہیں وہ خوب جانتی ہیں
 کہ مشرک ہیں کہ نہیں۔ اب رہا ہندو جو کہتے ہیں وہ بھی کچہ کم و بیش اپنے طریقہ کے متعلق
 کچہ مجھے خواہ مخواہ مٹوون کرتے ہیں۔ کرین۔ پر کو لگا تو یہی کو لگا

کفر کا فرار و دین دیندار را
 ذرہ در دل عطا را

باقی الملاقات فقط
 شاد و غنی عنہ

۲۰۸

حبیب لبیب ابو دہیا پر شا و صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

قلم و رسیف دونوں کے وہی ہیں
 اینین دونمٹون سے ہم غنی ہیں

اسوقت چین اور جاپان کی لڑائی کے مزے اڑا رہا تھا کہ آپکا شقہ
 اتحاد آمیز ہو چکا۔ بنور پڑھا۔ عجب اتفاق کی بات ہے کہ جس اخبار میں چین اور
 جاپان کے کارہائے نمایاں کا حال دیکھ رہا ہوں اُسی اخبار کے آپ بھی طالبین

یو ایسی جواب اجنا ردانہ کرتا ہوں۔ دیکھئے۔ اور بغور دیکھئے۔ مین تو جاپان کی
 بہادری اور اسکی عقلی ترقی اور جیالے پن کا عاشق ہوں۔ کمان چین۔ کمان
 جاپان۔ بقول شخصے ریگستان مین رائی کا دانہ۔ مگر واہ رے مائی کے پوت
 کیا کیا حملے کئے اور دشمن کو کمان کمان زکون پر زک دی۔ دشمن نے منہ چڑھتی
 منہ کی کمانی۔ جنگ بھی کیا مزے کی چیز ہے۔ لڑائی کے نام پر میرا خون رگ و پے
 مین تیزی کے ساتھ دوڑتا ہے۔ منو نا تعجب اور باعث نفرت ہے۔ کیونکہ ہماری
 قوم کی قوم سپاہ۔ تلوار کے وہنی۔ ہم ہی لوگ کھلاتے ہیں۔ ہمارا لوہا سبھوں نے
 مانا ہے۔ راجپوت ہم ہی کھلاتے ہیں۔ راجپوت بمعنی راجہ کے پتر۔ سوچ منشی
 چند منشی۔ سوچ منشی راجہ راجچندر۔ مین۔ ہم راجہ راجچندر کے منس ہی ہیں
 اب یہ راجپوت کسی گروہ کا نام ہو گیا ہے۔ جنہوں نے اپنا مسلک ہی جدا قرار دیا
 خدا کی قدرت کے قربان جائے۔ اسکی بھی کیا سرفرازی ہے کہ جزا رو کتر افوج کی حد
 عنایت فرمائی۔ وزیر فوج کی عزت سے سر بلند کیا۔ سچ ہے کہ خدا شکر خور کے کو
 شکر دیتا ہے۔ اور مودی کو ٹکری۔ ہم نرے اجد سپاہی ہی نہیں ہیں۔ بلکہ ہر فن مین
 مشہور۔ ہمارا مشیر قلم۔ سیف میدان فتح کا علم۔ رگ و پے مین بہادری کا جوش ہے
 ہر جہان کوئی فوج آراستہ و پیراستہ دیکھی۔ یا کسی جنگ کی خبر سنی لہو جوش مین
 آجاتا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ ایسے بادشاہ و بجاہ کے ظل عافیت مین پرورش
 پاتے ہیں کہ ہر طرح چین ہی چین ہی۔ خدا حافظ شاہد عفی عنہ

۹ تہربان من میر فیاض علی صاحب

مین نے سنا ہے کہ آپ کے پاس نیابت آبکاری وغیرہ کی چند جائیدادیں
تقرر طلب ہیں۔ اسلئے میں اپنے ایک عزیز سید عباس علی کو آپ کے پاس
روانہ کرتا ہوں۔ یہ چار سال تک صدر محاسبی میں کار آموز رہے اور لیاقت
بھی حاصل کیا جو کام انکو دیا جائے اسکو بخوبی انجام دینگے۔ سرشتہ آبکاری
میں جو جائیداد خالی ہو اسپر اگر اتفاقاً رکھا جائے تو موجب میری خوشنودی کا ہے۔
یہ ضلع جانے پر راضی ہیں فقط شاد عفی عنہ

۲۹۰ تہربان من میر فیاض علی صاحب

کہئے آپ دورہ سے کس روز آئے۔ اور اب مزاج کیسا ہے۔ پانڈان کے
انتظار میں چشم براہ ہوں شبنم کے کام پر تو اوس پڑ گئی۔ خیر سید ہا ساد ہی ہیں۔
ایک مہینے کے پانچ مہینے ہو گئے۔

رباعی

| | | |
|------------------------------------|-----|-----------------------------------|
| وعدہ ہے روزِ کل کا قیامت کی بات | شاد | فردا ہر شہر ہے کہ جدائی کی رات ہے |
| یہ تو نسل ہی ایسی مرے دوست شاد ہاں | | عاشق کی شاخ آہو یہ جیسے برات ہے |

شاد عفی عنہ

۲۹۱

سید حسین علی صاحب سید

چاشنگاہ پہلی جون ۱۹۶۷ء روز پنجشنبہ جب وقت میں ہوا خوری کے لئے گاڑی میں
سوار ہو کر جا رہا تھا آپکا خط پہنچا۔ قہوہ دہنیا کی چار کشتیاں ارمنان پہنچنے کا خط
ذکر تھا۔ اسکے موافق میں نے سرسری طور سے آپکے آدمی کو کہا کہ میرے آئے تک
دیوڑھی پر لیکر حاضر ہو۔ اور ہوا خوری کے لئے چلا گیا۔ جب وہاں سے واپس ہوا۔
اور آپکے آدمی سے دریافت کیا۔ کہ قہوہ کی کشتیاں کمان ہیں۔ بیچارہ ہکا بکا ہو کر
اکڑا ہو گیا۔ سراسیمہ عرق آلود بُت بنگیا۔ مجھے اسکی حالت دیکر خود حیرت ہوئی۔ مگر
سمجھ گیا۔ کہ یہ خط آپ نے اُس وقت لکھا ہوگا۔ جب پینک کی دہن میں غین ہو گئے تھے
اور چینیامیکم سر پر سوار تھیں۔ لکھ تو دیا۔ مگر ہیچنا فراموش۔ ماشاء اللہ ار خود فراموشی
اس نشہ کی بدولت ہو جاتی ہی ہے کشتیوں کا ہیچنا ہو لجانا۔ کوئی بڑی بات نہیں۔
کیون سچ کہنے کیسی پتے کی کمی ہے۔

ہاتھ دے اُستاد کیوں کسی کمی

خیر آپکے ارمنان کا شکریہ جو لکھا وہ پہر واپس لیتا ہوں عطاے توبہ بقاے توبہ
بخشیدم۔ اچھے رہو۔ مگر اس بڑا پے میں جیسے یہ چلے بازی۔ واللہ ہمیز سہی۔
آپ پر تو ہیبتی ضرور ہوئی۔ آپکی اکثر باتیں فسانہ ازاد کے کموسٹ شوہر سے ملتی جلتی
ہیں۔ مگر فرق یہی ہے کہ اُسکی بیوی نو خیز و نو خواستہ پری جہم۔ برق دم تھی۔ اور
آپکی بیوی خدا بخشہ آپسے زیادہ بزرگوار معلوم ہوتی ہیں۔ بگڑنا نہیں۔ آج نہیں
کل ضرور خشیکا۔ دوستوں کی دعا پیشگی قبول ہو جاتی ہے۔

اس فراموشی کا جب خیال آتا ہے بے اختیار مہنسی آتی ہے۔ لوٹن کیو تر بنجاتا ہوں را در
یہ کہا کرتا ہوں ۵

شاد

ہم چھو دی کے نشہ میں بیہوش ہو گئے
کچھ ایسے ہو گئے کہ فراموش ہو گئے

خدا زندہ رکھے۔ دو گڑی الگی تو ضرور ہوئی فقط
ارمغان خیالی کا شکر گزار شا و عفی عنہ

۲۹۲

اخلاص آثارِ بشن سر و پ صاحب

آپ کے دو ناقطعہ عرایض مع کتاب واگہور و نامہ ایسے وقت پہنچے کہ میں
بسبب علالت مزاج بر خوردار راجہ چندا پر شا و سخت ترو دتا بیماری نے
ایسی ترقی پائی کہ بر خوردار نے ۱۵ ذیحجہ ۱۳۱۵ء کو جان بحق تسلیم کی۔ بذریعہ اخبارات
آج کو غالباً اس واقعہ جاننا و حادثہ جانگزا کا علم ہوا ہوگا اُسکے بعد سے آج تک اُس
کتاب کے دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ چونکہ آپ نے اپنے عرایض میں یہ لکھا کہ سو ا
اس کاپی کے اور کوئی کاپی نہیں ہے لہذا اصل کتاب موصولہ بدین غرض ہیں ہر
کہ اگر ممکن ہو تو اسکی نقل روانہ کیجئے فرصت سے دیکھ کر روانہ کرونگا۔ اور اُسوقت

اسکے طبع یا عدم طبع کی نسبت اپنا خیال ظاہر کرونگا فقط
شا و عفی عنہ

۲۹۳

مہربان راے کنور پر شا و صاحب

اچھا نامہ تعزیت پہونچا۔ آٹھ آٹھ آنسو رلایا۔ زخم تازہ ہو گیا۔ مین کیا بتاؤن۔
کہ کیا ساخہ ہوا۔ اور مین کیسا ہون۔ اور کیسی میری گزرے گی۔

ساخہ تو ایسا ہوا کہ میری خاک کا غبار بھی اگر اڑے گا تو اسکے ہر ذرہ پر داغ نظر
آئیگا۔ مین اچھا ہون زندہ ہون۔ مگر شکل مردہ ایک جسم بے روح متحرک ہون ع۔

یکے مردہ شخصہم بردی روان

گزرنے کے لئے تو مہربان گزری جاتی ہے۔ کوئی مرنے والے کے ساتھ
تھوڑا ہی مرنے کے لئے مگر گزرنے کے لئے مین ہی تو فرق ہے۔ ایک خوشی سے گزرنا
دوسرے رنج سے گزرنا۔ خوشی سے تو دنیا میں گزرنا ہی محال ہے۔ تمام عمر رنج میں
گزرتی ہے۔

داغ فرزند خدا کی پناہ۔ یہ وہ داغ ہے کہ ہستی فنا ہو جائے تو ہو جائے مگر روح تک
بھی اس داغ کا صدمہ رہیگا۔ اس میں شک نہیں کہ دنیا گزشتی ہے اور صبر ہو ہی جاتا
مگر

دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت
روسی بہرہ آئی کیون

مرحوم کا نام اپنے چندی پر شاد و کما ہے واصل نام چندا پر شاد و تھا
چودہواں سال ختم ہونے کو تھا۔ ابھی غچہ تھا کہ مرجھا گیا۔ ہاے افسوس کیا کہون کہ
جب یاد آتا ہے مجھ پر کیا گزرتی ہو۔ اللہ اللہ

| | |
|----------------------------------|------------------------------------|
| ہستی بود کہ بر دیدہ بینا کردیم | تا نظر بر چمن وضع جهان واکر دیم |
| حیرت آلودہ بہر رنگ نظر ہا کردیم | نہ سمن بوسہ وفا داشت نہ گل رنگ بقا |
| حیرتے بود کہ در خواب تماشا کردیم | آنچہ بیداری ما دام نظری ہمید |

بیماری کیا تھی کیا کمون۔ مرض الموت تھا۔ چند ہفتے قبل گھوڑے سے علیحدہ ہوا۔ کچھ سرین چوٹ آئی۔ یہی بہانا ہوا۔ چوٹ بھی خفیف تھی۔ اسکے بعد ہفتے دو ہفتے تک مزاج بالکل اچھا رہا بعد اسکے بخار آگیا۔ یہ بخار تا بزرگ جدا ہوا۔ اخیر میں سرسام ہو گیا۔ دوا دار و سب کچھ کی مگر کیا ہوتا ہے۔ چودین تاریخ کو مزاج بہت بگڑ گیا۔ اُس روز مین الوال چلا گیا۔ پندرہویں تاریخ ماہ ذی الحجہ کی بارہ بجے انتقال ہوا۔ مین الوال کوہ شریف آیا اور دو ہفتہ کی رخصت کے لئے سرکار میں عرضی پیش کر کے بنارس روانہ ہوا وہاں پھر تا پرتاب سرور نگر میں آیا ہوں۔ کل پانچویں تاریخ محرم کی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مکان میں جاؤنگا۔ باقی لکھوں تو کیا لکھوں اور کمون تو کیا کمون بجز اسکے

| | |
|-----------------------------|-----------------------------------|
| ہم از دیدہ ماہمچو نظری گذرد | نہست در گلشن اسباب جهان رنگ نبات |
| عمر آسودگی ما بسفری گذرد | چون نفس خانہ پرستیم نہ داریم آرام |

باقی اللہ اللہ خیر صلاح۔ اللہ بس باقی ہوس یقین ہے کہ آپکا مزاج خیریت سے ہوگا بال بچے سب عافیت سے ہونگے فقط

نشانہ بیدار شا و عفی عنہ

۲۹۴ مہربان غلام دستگیر خان صاحب

کیا خوب ہو یہ اُردو سے اعلیٰ واللہ
اُردو سے معلیٰ کو ہو اس سے نسبت
ماشاء اللہ واما شاء اللہ
لاحول ولا قوۃ الا باللہ ربہ

شاہد عفی عنہ

۲۹۵

مہربان سید عباس علی صاحب

آپ کا مرسلہ اچار نارنج کل ٹیک دو بجے پہنچا مشکور کیا۔ اگر جھوٹ نہ سمجھئے اور
شاعری نہ خیال کیجئے تو سوچ یہ ہے کہ یہ پہلا بار ہے کہ اچار نارنج اور ایسا خوش ذائقہ
میں نے چکھا۔

لیمون کا اچار عموماً خوش ذائقہ ہوتا ہے۔ خواہ وہ کیسا ہی بنے۔ قدرتی طور
اس میں ایک خوشگوار ذائقہ ہے۔ اور اچار کے لئے لیمون روز ازل سے موزوں ہے۔
مگر یہ نارنج کا اچار اس سے بڑا ہو ان میں تو گھٹا ہوا بھی نہیں۔ اور وہ خوبیان اس میں
موجود ہیں جو لیمون کے اچار میں ہوا کرتی ہیں۔

سبحان اللہ یہ بھی صفراوی طبیعت کے لئے طرفہ معجون ہے۔ خصوصاً مجھ جیسے
صفراوی مزاج کے لئے کہ جب دیکھو صفراء کا ٹمپیر کچھ بڑا ہوا۔ جب تک سکنجبین یا اور کوئی
ترش معجون وغیرہ نوش جان نہ تو طبیعت سنہلے ہی نہیں۔

کیونکہ انہو بات یہ ہے کہ طفلی سے میں شیرازی پسند ہوں۔ بغیر میٹھا و سترخان پر ہونیکے
نوالہ حلق سے نہیں اُترتا۔

اگر مسد تناسخ صحیح ہے تو شاید میں ہی کو کہن ہوں کہ شیریں جزیرہ جان دیا ہوں ۵

| | |
|-----------------------------------|----------------------------------|
| دستار خوان کو ہوئی زینت دو چند آج | بہیجا جو تنے شاد کو تحفہ اچار کا |
| ہر دم تمہارے حضرت عباسؑ ہوں مبین | دامِ گرم رہے شہِ دلدل سوار کا |

شاد و عینی عنہ

۲۹۶ مہربان تارا پر شا و صفا

آپ کا خط پہونچا مسرور ہوا۔ سامی جی مہالاج نے جو تبرک عنایت فرمایا تھا وہ سونے کے توذین رک کر بر خور دار راجہ محبوب پر شا و طالعمرہ کے گلے میں ڈال دیا۔ بھلا اللہ و بفضل خدا یہاں سب خیریت سے ہیں۔ چونکہ آج کل عینِ یم لاف ہوں انشاء اللہ تعالیٰ وقت فرصت سامی جی کو علیحدہ خط لکھوں گا فقط

شاد و عینی عنہ

۲۹۷ دوست روحانی بابو موہن سنگھ صاحب

| |
|--|
| کمان وہ باتین کدیر وہ الفت کمان ہر رسم مودت آمیز |
| جواب خط ہونے کچھ پیارے فلک نے کیسا یہ رنگ بدلا |

شاد

لکھے مزاج شریف؟ عنوان کا شعر میرے جوشِ دلی کا فولٹا اچھی طرح سے کینچا کر کے ضمیر پر منکس ہو گیا ہو گا۔ اب زیادہ قلم فرسائی طول اہل کا موجب ہو گا۔ کیون صاحب وہ اگلی باتیں۔ اور وہ اگلے شکر و شکایات۔ فرقت کی بیباکی۔ ملاقات کی تمنا۔ کیا خزان اُٹا لے گئی ۵

| | |
|--|-------------------|
| <p>ان نمون تیل ہی نہ نہا گویا آپ سے تیل ہی نہ نہا گویا</p> | |
| <p>مہربان سچ تو یہ ہے کہ اس رکاوٹ کا عقدہ نہ گھٹا۔ حیران ہوں ع</p> | |
| <p>یا اٹھی یہ ماجرا کیا ہے</p> | |
| <p>مہربان من۔ طرفین سے دوستی کا دم بہرتے ہیں۔ اس لئے بے تکلفی اور سادگی پسند ہوں۔ بارشاطر ہوں۔ نہ بار خاطر چونکہ نامہ و پیام کے ذریعہ سے میں وقتاً فوقتاً اپنے بزرگوں کے ارادات خاطر کا اظہار کرتا رہا۔ اگر وہ موجب دلشکنی ہوا تو مجھ سے نامہ و پیام کا ترک کرنا کیا وجہ۔ آپ نے اپنی دختر نیک اختر کی شادی کی کیفیت لکھی تھی۔ اور یہ وعدہ کیا تھا کہ بعد شادی کے خط لکھوں گا۔ چنانچہ اسی بنا پر بذریعہ تار برقی اس امر کی کیفیت دریافت کی تھی کہ آپ کا رینک سے فارغ ہوئے کہ نہیں۔ اس جواب پر بھی پانی پھر گیا جب تو میں نے یہ یقین کر لیا۔</p> | |
| <p>بارہاد کی ہیں انکی بخشین ابکی پر کچھ سرگرا نی اور ہے</p> | <p>غالب</p> |
| <p>اس تھوڑے سے کلمے کو زیادہ سمجھئے۔ اگر بار خاطر نہ تو کبھی کبھی پیارے سلامے۔ ورنہ خیر۔ جہاں رہتے خوش رہتے۔ میں بھی یہ سمجھ کر دل کڑا کر لوں گا۔</p> | |
| <p>ایک جا حرف و فالکھتا وہ بھی مل گیا</p> | <p>لب خا۔</p> |

والسلام فقط

برنجیت کو دعا پہونچے۔ پندت جی سلام کہتے ہیں فقط شاد و عفی عنہ

۲۹۸ میرے دوست گیانی پرشاد صاحب

آپ کا نامہ پہونچا۔ رنج و مسرت و دونوں بہم ہوئیں۔ مسرت اس بات کی ہوئی۔ کہ بہت دنوں کے بعد خط پایا۔ رنج اسل مرکا کہ نصیب اعدا آپکی بی بی کا مزاج مباح اور در دوسرے علیل ہے۔

مہربان من زیادہ تردد کی بات نہیں۔ یہ موسم ہی ایسا ہے۔ میرے علاقہ کا جو شفا خانہ ہے وہاں تب و لرزہ اور پیش کے زیادہ مریض آرہے ہیں۔ خدا فضل کر دیا آپ کے حسب الطلب نسخہ لکھ دیا جو منسک ہذا ہے۔ شفا خانہ میں محمد مصطفیٰ جان ڈر لیسر کے ہاں بھیج دیجئے۔ وہ برابر دو دفعہ دعا پہونچا یا کرے گا۔ ہاں میں ایک جزو نسخہ میں لکھنا بھول گیا۔ تین ماشہ اسطوخودوس بڑا دینے کے لئے مصطفیٰ خان سے آپ کمدین وہ بڑا دیگا منضج اور سہل پینے کے بعد ایک معجون تیار کر کے جو ضعف و باغ کے لئے نہایت مجرب ہے روانہ کرونگا۔ باقی اور کیا لکھوں بہت جلد صحت و عافیت کی کیفیت سے اطلاع دیجئے فقط شاد و عفی عنہ

۲۹۹

مہربان دوستان میر شیر علی خان صاحب

تلوار پہونچی۔ مین تو ارغمان سمجھاتا۔ مگر خط کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ ابھی مول انہیں لی گئی۔ صرف میرے امتحان اور پسند کے لئے بھیجی ہے۔ اس قدر دانی کا شکریہ۔ مین اس قابل تو نہیں ہوں کہ پرکھوں۔ مگر حضرت عباسؑ کی قسم عمدہ عباسی ہے۔ جو ہر دار۔ قوت بازو سے سپہ سالار۔ ایسی شان ہے فتح و ظفر اسکا دم بہرتی ہیں۔ تعریف تو یہ ہے کہ دشمن بھی جان دیتے ہیں۔ اور اسپر مرتے ہیں۔ اور یہ انکے خون کی پیاسی۔ واہ رمی عباسی۔ آبداری مین گوہر آبدار۔ لولو سے شاہوار جب عدو کے نخل ہستی کو اپنی آبداری سے سینچا جڑ تک سوکھ کر کاٹا۔ گویا خزان کے جو نکون سے نیست و نابود ویران اور تباہ ہو گیا۔ بارہ ہے کہ سمندر کی دہار ہے۔ خم خم ابرو سے کم نہیں۔ قبضہ بھی عمدہ ہاتھ آیا۔ اچھے پر قبضہ پایا۔ تہنی شاہی کام ہے۔ شاہوں کے قبضہ قدرت مین رہنے کا سام ہو۔ اللہ مبارک کرے فقط

شاہ و عفی عنہ

۳۰۰
قہربان مین میر عثمان علی صاحب

کل ٹیک نو بجے غریب شاہ صاحب کا خط پہونچا۔ مین اسکو پڑھ کر بہت ہنسا۔ مجھے

انہوں نے اپنے خط مین متواتر لکھا ہے کہ طرز اور روش سے مین مسلمان معلوم ہوتا ہوں سوال یہ ہے کہ مین مسلمان کیون نہیں ہوتا۔ مین حیران ہوں کہ انہیں میرے مسلمان ہونے کا کیونکر یقین آیا۔

بخدا کہتا ہوں کہ زنگے مین رکھتا ہوں بیچ بوجھو تو بقول مرزا غالب ہادی

آدھا ہندو اور آدھا مسلمان ہوں۔ کیونکہ نہ گائے کھاتا ہوں نہ خنزیر۔
مجھے اب تک کسی نے اصل میں پہچانا نہیں کہ میں کون ہوں اور کیا ہوں۔ میں ایک پکا صوفی
اور موجد ہوں۔ میرے نانا راجہ نراندرا اور جد اعلیٰ مہا ارجہ چندو لعل
ان دونوں کا بھی مشرب اور یہی مسلک تھا۔

خدا کی قسم اچھا مسلک ہے۔ عمدہ مشرب ہے۔ جو اس سے پہلے ملحد۔ جو اس کو
بُرا کہے کا فر۔ اگر کوئی مجھے کافر کہے تو تسلیم۔ میں اور میرا خدا راضی۔ ایسا مسلمان جو سہرا پا
تقص کا پتلا ہو اُس سے میری کافری اچھی۔ مگر کافر عشق ہوں ۵

کافر عشقِ مسلمانی مرادِ کارِ نیست
ہر گمنانِ گشتہ حاجتِ زنا نیست

خسرو

بہر حال خدا کا بندہ ہوں۔ اُسکی ودیکتا ہوں۔ اُسکی ودھونڈتا ہوں۔ اُسکی
پاتا ہوں۔

میرا محرابِ خدا پرستی ابرو سے منم ہی۔ غوغا سے ناقوسِ کشتی صدا سے لبیکِ حرم ہے۔
اور سچا میرا یہ دہرم ہے ۵

ہم موجد ہیں ہمارا کیش ہے ترکِ رسوم
ملتین جب مٹ گئیں اجزائے ایمان ہو گئے

غالب

اگر وہ بھی آپ سے ملین تو میرا خط ضرور پڑھا دینا اور اس سے کہہ دینا کہ واہ مولانا۔
گا دسالہ ما پیر شد و گا و نش۔

ہاے افسوس اپنے کو صوفی کہتے ہیں اور کفر و دین کا جگر اول میں باقی۔ اسنے کد بجے
کہ میان میں مصو صفت باش جان بدہ جانان راز دست مدہ۔ خدا حافظ پہر کسی روز
ملین گے فقط شاد و عفی عنہ

۳۰۱ مہربان علی شاہ صاحب ناصر

آپ کا معروفہ مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۰۶ء وصول اور ملاحظہ ہوا۔ اگرچہ کتاب معلومہ
کے لئے ریورنڈ رجب علی صاحب۔ ایچ۔ ایم فیٹر۔ ایم۔ اے سی۔ کو کہا گیا
ہوگا لیکن افسوس ہے کہ وہ نہ رہے۔ انتقال کر گئے۔ لہذا اسوقت ایسی درخواست جو
بعد از وقت ہی منظور نہیں ہو سکتی فقط شاد و عفی عنہ

۳۰۲

مشفق و مہربان من محمد اکرم اللہ خان صاحب ام لطفہ
آپ کا رقمہ مورخہ امروزہ پہونچا۔ اور کیفیت سے اطلاع ہوئی۔ چونکہ منہور ٹکٹ
مطلوبہ طبع ہو کر نہیں آئے ہیں لہذا ابلاغ نہیں ہوئے جسوقت طبع ہو کر آئینگے۔
اسوقت ٹکٹ مطلوبہ روانہ کئے جائینگے فقط شاد و عفی عنہ

۳۰۳

مرآۃ طلسم اتحاد میر صدیق علی خان خانہ آبا و دولت زیاد
۲۶ ماہ حال کو ایک رجسٹری اور ایک پارسل پہونچا۔ محفوظ اور مسرور ہوا اللہ کا

شکر ہے کہ آپ کو فرصت ہوئی۔ اور میرے خط کے جواب دینے کا خیال رہا۔ خط اور پائل کے کھولنے سے معلوم ہوا کہ ایک آئینہ آپ نے برخوردارِ خوشنمِ راجہ چند اپشا و بہا طومرہ و زاد علمہ کے لئے اپنے محبت سے ازخان پہنچا ہے اسکا بھی شکریہ۔

آئینہ دلکش اسبکومر آہ جہان نما کئے تومی زید۔ صفائی میں صوفیون کے قلب سے مصفا تر۔ آب و تاب میں گوہر آبدار سے بڑھ کر۔ جام جم اسکے روبرو جل۔ آئینہ سکندر اسکو دیکھ کر حیران۔ منفعل۔ باطن میں مثل ارباب صفا۔ ظاہر میں بسان ارباب وفا۔ رخسار میں جبینان کہون۔ یا ماہ تابان شیشہ کہون تو درد و کدورت نہیں۔ عکس رخ یار کہون تو برعکس ہوتا ہے شمع جمال مہ رویان کہون تو قلم اشک بہاتا ہے۔ حیران ہوں کہ کیا لکھوں۔ شمسِ درہون کہ کیا تعریف کروں۔ بحر اس کے کہ یہ کہون ۵

شاد

یہ آئینہ آئینہ حق نما ہے
نظر آتا جس میں ظہور خدا ہے

میرے دوست کی آئین محبت اور طرز الفت کا نقشہ اسل رمغان سے مثل آئینہ صاف نظر آتا ہے۔ خداوند عالم آپ کو آئینہ خزانہ وحدت کا آئینہ بردار کرے۔ اور مرآۃ روئے محمدی کے دیکھنے والوں میں نمبر اول بنجئے۔

میری طرف سے آپ کے چھوٹے چھوٹے ننھے ننھے بچوں کو دعا ہے خیر ہو بچے فقط
شاد و عفی عنہ

مولوی محمد علی صاحب

مجھے افسوس ہے کہ اب تک فارم طبع ہو کر نہیں آئے۔ میں نے سنا کہ آپ نے یہ کہا کہ
 مطبع انگریزی ایک ہی ہے۔ سبحان اللہ! کیوں ایسا کس نے باور کرایا۔
 اجمی صاحب صرف اللہ کی ذات وحدہ لا شریک ہے وہ تو ماشا اللہ تثلیث
 کے قائل ہیں۔ ان کے ہاں مطبع ایک ہونا حیرت و حیرت ہے۔ بہر حال جلد فارم طبع کر کے
 آج ہی داخل کیجئے فقط شائع و عفی عنہ

۳۰۵

سعادت نشان بہوانی واس

آپ کا خط ۱۵ مارچ ۱۳۱۶ء میں پہنچا۔ مزایہ کہ جب خط میرا دیکھو گے تو اس کا جواب
 ضرور یہ دو گے کہ مجھے چار روز ہوئے جواب لکھ کر۔ کیون ہی کہو گے نا۔ ضرور کہو گے۔
 یہ بتاؤ کہ انہیں جو ٹا کون سیج یہ ہو کہ نہ آپ جو ٹے اور نہ میں جو ٹا۔ ۲۹ ربیعہ ۱۳۱۵ء کو
 آپ نے لکھا۔ چوتھی محرم ۱۳۱۶ء کو میں نے پایا۔ اللہ کا شکر ہے کہ نیا سال شروع ہوا
 محرم بہت دہوم و ہام سے آنے کو تھا۔ مگر جب معلوم ہوا کہ پیر و مرشد حضور شاہ و کن خلد اللہ علیہ
 شکار کے لئے رونق افروز ہوئے ہیں پس بچا رے کی کمر ٹوٹ گئی۔ کیا پوچھتے ہو۔ چوطرف
 سناٹا۔ نہ میلا برابر جیتا ہے۔ اور نہ دلون پر فرحت ہے۔ تماشا دیکھنے کو بالکل جی نہیں
 چاہتا۔ لنگر تو البتہ دیکھ لیا۔ کیون نہیں۔ یہ لنگر حضور کی سلامتی کا ہے۔ باقی تو دیکھا
 اور نہیں بھی دیکھا۔ وہ یہ کہ آنکھوں کے روبرو جو چیز آگئی دیکھ لی۔ نہیں دیکھا کہ یہ معنی
 کہ ہر کوئی شے چاہ اور غور سے نہیں دیکھی۔ ہاں خوب یاد آیا۔ اسکے قبل آپ نے کسی خط میں

ن لکھا تھا کہ جو کوئی رباعی یا قطعہ یا غزل لکھوں تو ضرور آپ کو لکھ بھیجوں۔ آجکل طبیعت ہی موزوں نہیں مگر ہاں پیر و مرشد کی عدم رونق افزیزی کی نسبت دو قطعہ ہوئے ہیں جنکی نقل درج ذیل ہے۔

قطعہ فارسی

| | |
|-----------------------------------|---------------------------------------|
| محرم آمد و در بلدہ ظل سبحان نیست | بہ طبع ذوق تماشاے این چراغان نیست |
| ہمہ برائے حضورست و ادب و عید اسال | شاد چہ چارہ شاو کہ ترک سوّم آسان نیست |

قطعہ اردو

| | |
|--------------------------------------|------------------------------------|
| عشرت کا سارا اٹھا مٹتا ہے شہر میں | اور روشنی سے عقد ثریا بھی مات ہے |
| پر لطف کیا ہر شاو کہ شہ میں شکار میں | دولہا کے دم کے ساتھ یہ ساری براتیں |

یقین ہی کہ یہ دونوں قطعہ آپ کو پسند آئیں گے۔ آج دسویں تاریخ ہی حضرت امام حسینؑ کی شہادت کا دن۔ انوہ نام شہادت پر کلیجا منہ کو آتا ہے۔ شفی ظالمون نے آل رسولؐ کے ساتھ کس قدر گستاخی کی۔ افسوس ان بے پیرون کو رحم ذرا بھی نہ آیا۔ اب دس روز کم ایک سال محرم کو باقی رہا۔ ابکی آپ نے محرم کہاں دیکھا۔

والسلام فقط

طالب جو اب شاد عفی عنہ

۳۰۵

میرے عزیز دیومی داس

کیون صاحب یہ اُستادی اور شاگردی پر کیا پانی پہر گیا۔ کیا آپ سے

میں نے کوئی دولت مانگی تھی۔ یاد میں لاکھ کا قرضہ طلب کیا تھا۔ یا جاگیر منصب لو انیکے
 متقاضی تھا۔ انہیں سے کوئی شے مانگتا۔ اور آپ نہ دیتے تو البتہ درست تھا لکن
 دوسرا تنبا کو خوشخبر دینے کی فرمائش کی۔ دوسرے ہوئے ۱۵۳۱ء سدھارے۔
 ۱۵۳۲ء ہراجمان ہوئے ہیں۔ اب تک پناہ نہیں۔ دمناک میں آگیا۔ طلب سے حال
 بڑا ہوا جاتا ہے۔ اگر اس خوشخبر کو آپ نے ارمان سمجھا ہے تو میں باز آیا۔ گویا میرا
 اعتبار نہیں۔ اور یہ سمجھتے ہیں کہ میں اس طرز سے مانگتا ہوں۔ لیکن اچھا شاگردی اور
 استاد کی کانا نا بنا ہا۔ واللہ باللہ میں آپ سے ارمان نہیں مانگتا۔ چنانچہ آپ
 شوقین ہیں۔ اور عمدہ سے عمدہ تنبا کو پیا کرتے ہیں۔ اور آپ نے وعدہ بھی کیا تھا۔
 اور قسم دے گئے تھے۔ کہ لکنو سے کوئی شے بدون آپ کے ذریعہ کے طلب نہ کروں
 اسلئے آپ کو لکھا اور تکلیف دی۔ اگر اسکی رقم نہ بھیجوں تو آپ کا قرضدار۔ اور اسپر بھی
 اگر آپ نہ بھیجیں تو آپ کو صد آفرین فقط

منظر جواب طالب تنبا کو شاد و عفی عنہ

۳۰۶

عزیز دیوی داس

آپکی بیوی جو خست کو سدھارین خوب ہوا۔ روز کے دُکڑے سے بچے۔
 دائم المرض نہیں۔ ہزار ہارو پیہ آپکا برباد ہو گیا۔ مگر اسکی بیماری میں فرق نہ آیا۔
 مسیحا بھی ہوتے تو وہ اچتی نہو تین۔ اللہ بچاری کو غریقِ رحمت کرے۔ آپنی جو اپنے
 زہد و ورع کی کیفیت بیان کی ہے مجھے ہنسی آتی ہے۔

عزیز من۔ آپکی عمر کیا ہے۔ خدا خدا کر کے چالیسویں سال میں قدم رکھ کر دو ہینکا
عرصہ ہوتا ہے۔ یوسم اور زہد پرستی۔ اللہ اللہ عشق پرستی میں بہت مزا ہے۔
مگر فسق و فجور سے مطلب نہو۔

جی میں ہنسی ہے عشق کرین ایک حور سے
آتا ہے ننگ یاروں کو فسق و فجور سے

شاو

آدم بر سر مطلب بہ جو کچھ گزری اسکو غنیمت جان لو۔ اس بیچاری کے مزید کا غم نہ کرو۔
مگر ہاں اسکی اطاعت اور فرمان برداری آپکو یاد آتی ہوگی۔ خیر دعا کرو کہ خدا مغفرت کرے۔
اگر آپ جنت میں جائیں تو وہی حور پیکر ہو کر آپکو نصیب ہوں۔

میرے عزیز۔ آپنے جس پہلو میں اپنے زہد و ورع کا ذکر کیا۔ اس سے میں نارگیا۔
یعنی آپکا مطلب یہ ہے کہ آزادی نہو بلکہ پابندی ہو۔ اور کسی شریف خاندان میں پائین
کیونکہ عقد میں لائیں۔ یہ سب صحیح۔ مگر پہلے یہ دیکھو کہ جسی آپ چاہتے ہیں وہی آپکو
ملے گی کہ نہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہرگز نہ ملے گی۔ اتنے اوصاف کس میں جمع ہونگے۔
فارسی۔ اردو۔ انگریزی پڑھی ہوں۔ حسین ہوں۔ شریف ہوں۔ متمول ہوں
شاعر بھی ہوں۔ یہ تو وہ بات ہے۔ نہ تو میں تیل ہو گا نہ راہا نا چین گی۔

حیدر آباد میں ایسی تعلیم یافتہ شریف زادیان بہت کم کیا مغنے عیقا کہنا چاہئے۔
ہاں ہندوستان میں سنتے ہیں کہ ایسی ہیں۔ مگر انکے رویہ پر اعتماد نہیں۔ غیر تلاش کیجئے
کہ جست و نیافت۔ اللہ اللہ خیر صلاح فقط شاو عفی عنہ

۳۰۷ میر اکبر علی خان صاحبِ علم

لکھنؤ کا حقہ اور تنباکو پہونچا بیچ تو یہ ہے کہ حقہ تنہائی کا رفیق۔ اور شفیق۔ بہم
 و دمساز ہے۔ قفل میناے خموشی کمون تومی زبید۔ اس احسان کے عوض اگر نین آپکا
 دم نہ بہرون تو محبت کا گلا گونٹنا اور اسکو جلا کر اسکا دہوان اُڑانا ہے۔ ہر کش پر لاکھ تنبا
 اور ہزار دعا۔ بے زبان ہی مگر باتیں کرتا ہے۔ بیل ہزار داستان کہئے تومی شاید۔
 اچھا خاصا باجہری بے کوئی کے راگ مالاہری۔

ایک نقل اس حقہ پر یاد آئی۔ کہ لکھنؤ کے کوئی رئیس بیگماتی گڑ گڑھی لئے ہوئے
 محل خانہ سے برآمد ہوئے بیگماتی گڑ گڑھی نواب صاحب کے ہاتھ میں دیکھ کر
 لوگوں کو تعجب ہوا۔ نواب صاحب نے ایک شاعر سے اس قطع اور برزخ پر کوئی مصرع
 جلد ہزون کر نیکی فرمائش کی۔ اُس حاضر جواب نے فوراً یہ مصرع جب یہ حسبِ حال کما حقہ

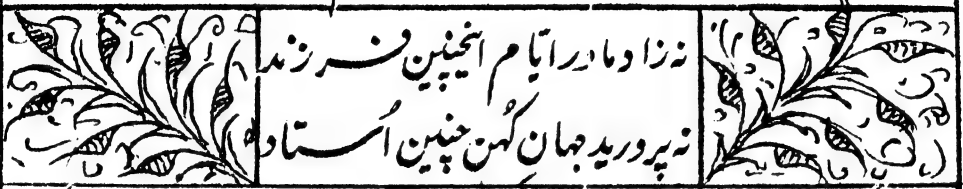
بیجان بولتا ہی مسیحا کے ہاتھ میں

الغرض اس حقہ کا پیر نو سالہ بھی جو گرم و سرد زمانہ چشیدہ ہو وہ بھی اسکا دم بہتا ہوا
 تنبا کو کیا ہی طبلہ عطار ہی۔ جہاں ایک کش کہینچا تمام مکان خوشبودار ہو گیا۔ لکھنؤ کے
 اعظم علی محمد علی تنبا کو والو لکھنؤ اللہ تعالیٰ تب تک اچھا رکھے جب تک تنبا کو دنیا
 ہم لوگوں کے دماغ کو مغنہ کرتا ہی۔ عود جلانے کی ضرورت نہیں۔ اگر برکی کے دہون
 کی حاجت نہیں۔ یہ سب درگاہوں خانقاہوں مسجدوں میں جلتی ہیں۔ ہمارے ہاں
 تنبا کو خوشبودار دہوان دہار اُڑتا ہی۔ پیارے مرزا صدیق کو سلام فقط عفی عنہ
 دعا گو شاہ عفی عنہ

۳۰۸ میر صفدر حسین صاحب زندہ باش

ابھی ابھی صبح کے آٹھ بجے ہیں۔ ٹہناٹن۔ اداسے وظائف سے فارغ ہو کر نہا رمی کمانے کے لئے جا رہا تھا کہ آدمی نے شفق پہنچا یا یعقوب علیؑ جو ہر کے انتقال کی اسکے ساتھ ہی خبر دی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ بس وہک سے رہ گیا۔ سراسیمہ ہو کر رقعہ چاک کیا۔ دیکھا اور بار بار بغور و تعمق پڑھا۔ آپکے غم آلود الفاظ نے میرے دل کے ساتھ وہ کام کیا۔ جو دردِ جگر کے اور نمک زخم کے ساتھ کرتا ہے۔ واللہ اسپن شک نہیں کہ مرحوم کی ذات با صفات بہت غنیمت تھی۔ اگرچہ وہ آپ کے تو عم تھے ہی مگر اُنکے یارانہ اور برتاؤ دوستانہ ایسا کہ کسی سے بے ناتانگائے نہ رہے۔ کوئی مامون پکارتا تھا۔ کوئی خالو۔ کوئی ناننا۔ کوئی واوا۔ میں بھی انہیں اُستاد پکارتا تھا۔ اُسے تیر اندازی سیکھی تھی اور لطف یہ کہ وہ مجھے اُستاد کہا کرتے تھے۔ اسلئے کہ حال میں انہیں نظم کا شوق ہوا تھا۔ کچھ لکھا کرتے تھے۔ اور مجھ سے مشورہ لیا کرتے تھے۔ وہ بہت پرانے فیشن اور وضع کے آدمی تھے۔ بہادری انکی رگ و پے میں کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ غصہ انکی گسٹی میں پڑا تھا۔ وضع داری کے خلاف عمر بھر کوئی کام نہیں کیا اہل آبرو کے خلاف کوئی بات تک نہیں کی۔ سب کے ساتھ دوستی۔ سب سے یارانہ۔ یگانہ ہو یا بیگانہ۔ تمام جہان کے یار و غمخوار۔ کل حیدر آبا و کوائے ساتھ یارانہ۔ انکی تعریف کرنے کے لئے ایک دفتر چاہئے۔ بیشک ایسا آدمی پیدا ہونا

دشوار ہے۔ اس پیر فلک نے بھی ایسا با وضع بوڑھا نہ دیکھا ہوگا جگت آشنا
اور نہ پیر زال مامک ویرنیہ روز دنیاے دنی نے ایسا کوئی پیدا کیا ہوگا۔
ہاے انکے مرنے پر زمین اور فلک انے ماتا سمک سبکو غم ہوتا ہوگا



عمر انکی بیاسی برس کی تھی۔ اب اس سے زیادہ اور زندہ رہ کر کیا قیامت کے
بورے بھڑکتے۔ بینائی کا یہ حال کہ دن میں اونٹ بھائی نہیں دیتا تھا۔ باصرہ تو
گو یا مری چکا تھا۔ سامعہ بھی ضعیف ہو گیا تھا۔ وہ ہونسا بچتا تو کچھ سُنائی دیتا تھا۔
جبتی قوتیں تھیں سب مضمحل۔ اربعہ عناصر میں ایسا نہیں۔ پھوٹ پڑی ہوئی تھی۔ سب
جواب دے چکے تھے۔ جو اس سرسخت مل۔ بلا اجازت ففرو۔ حافظہ کا یہ حال
کہ اپنے والد بزرگوار نہ پاک پروردگار کا نام پاؤں بہر حال قبلہ پیری و صد عیب کے
مصدق ہو گئے تھے۔ بس صبر کرو۔ رنج کرنے کا مقام نہیں ہے۔ کچھ والد نے
پینتیس^{۳۵} برس کی عمر میں انتقال کیا۔ نو جوان۔ یہ اگر بیاسی میں مریں۔ تو کچھ غم نہیں۔
مگر غم اسی بات کا ہے۔ کہ ایسا آدمی پیدا ہونا مشکل ہے۔ خدا بخشے۔ اور غریقِ رحمت
کرے فقط شاد عفی عنہ

آہم کا اچار پہونچا۔ یہ بھی اپنے ذائقہ میں مثل دوسرے اچاروں کے عام نہیں بلکہ خاص ہے۔

اب آپکا مزاج کیسا ہی مطلع کیجئے۔ بہت روز سے ملاقات نہیں ہوئی۔ تحفے کا

شکر یہ قبول ہو فقط شاہد عفی عنہ



تقاریظ و قطعات اختتام رقعات

تقریظ تصویر غم در ماتم وزند و لبند راجہ چند ایرشا و مرحوم مولف
رقعات شاد و آرا طبع گہ بار مشہور و یاد و امتضا ناشر بمیشال شاعر
شیرین مقال فضل و ران اکمل مان عالیجناب جہ راجایان جہ شیرین
مہا اچہ بادیشکار وزیر افواج آصفی ملیہ حضرت آصف خلد اللہ ملکہ

صدناک خشک گشت و شرابے ندکیں
غیر از دل گداختہ آبے ندیکس

صد گل بیاد رفت و گلابے ندیکس
باتشنگی بساز کہ در ساغ سپہ

ہاے ایو فلک کج رفتار تو نے یہ کیا غضب ڈھایا کہ مجھ ستم رسیدہ دل طہیدہ کے
خرمن ہستی کو ابدی غم جدائی نور بصر کے برق جنبدہ سے خاکستر اور میرے شیرازہ امید کو
ترتیر کر دیا۔ واسے جہان گلہاے نوحہ کا انبار تھا وہاں راکھ کا ڈھیر جو آگہی یہ کیا نہ سیر
افسوس تجھے اوس سنگدل ذرا بھی میری دردناک حالت پر رحم نہ آیا۔ اور کچھ بھی غم نہ لٹا
کہ کند پھری سے گلاریت دیا اور خاک پر لٹا دیا نیم بھل سا ترپا دیا۔ آہ نہ گردن تن سے
جدا ہوتی ہی نہ روح قالب سے پرواز کرتی ہی۔

ساری خدائی جانتی ہی کہ تو کس قدر سفاک ہو مگر یہ نہیں معلوم کہ تیرا سنگین دل کس دن کا

بوم ہر ہے۔ پتھر بھی شاید پیچھے مگر تو نہ پیچھا۔

تو ہی ہے آپس میں ایک دوسرے کو جدا کرنے والا بچوں کو یتیم۔ خوتون کو بیوہ کرنیوالا عاشقون کو معشوقون سے بچھڑانے والا۔ دوست کو دوست سے چھڑانے والا۔ والدین کو غم اولاد کا داغ دینے والا ہی۔ اسی کی بناء پر جفا پیشہ ستم شعار۔ کب میں تیرے ظلم کے ہاتھوں سے بچا رہا۔ اور تو نے کب آتش غم سے میرا دل نہیں جلایا۔ او بانی ستم کیا کیا ستم نہیں ڈھایا تم کہ اب رہی ہو کسرخالی۔

سانس دیکھی تن سبل میں جو آتے جاتے
اور جلا دے چرکا دیا جاتے جاتے

اے خاندان برانداز غارتگر باغ امید میں اپنے گلشن شادمانی کے سات پہلوئوں کے داغ تیرے دست برد و خزان کے ہاتھوں کلیجے پر کہا بے میاں تھا۔ کہ تو نے پہر داغ داغ دیا۔ داغ بھی ایسا داغ دیا کہ ہستی فنا ہو جائیگی۔ مگر پیکر روح سے اسکا اثر زائل نہ ہوگا۔ زمانہ محشر کی فتنہ خیز چال سے پامال جفا ہوگا مگر میرا غم نقش قدم کی طرح جمانے لگا۔ کیسی ہی ہوا چلے۔ صور نہنکے۔ آندھیاں آئیں بگولے اٹھیں۔ صرصر آئے یہ نقش نہ ٹیٹکا

باشد اے کاش عمر کوتاہ مرا
دائم تا مرگ بہت ہمراہ مرا

دارم دروے کہست جانگاہ مرا
ہر چند نیست ملک ابن دروے

حیف۔ ایک دن وہ تاک میں اپنی آنکھوں کے نور دل کے سرور اپنے دریا میں امید گوہر آبدار۔ لولوے شاہوار کے مذاق علمی اور لیاقت اور اس کم سنی میں جو ہر شجاعت و سخاوت کا حال آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سُنکا پہلوئوں میں نہین سماتا تھا

ہزار جان سے فدا ہوتا تھا۔ اور خداوند تعالیٰ جلتانہ کا شکر ادا کرتا تھا کہ مجھے بھی یہ دن دیکھنا نصیب ہوا کہ کئی تمنائیں خاک میں ملنے کے اور سات پہول کھلانے اور مرجھانے اور بسان لالہ زار دل غُٹھانیکے بعد اپنے باغ کے اس پہول کو اس چھپاتے زنگ اور اس میں مکتا ہوا دیکھتا ہوں۔ مگر بد نصیبی نے میرے اس خیال کو حرف غلط کی طرح مٹا دیا۔ افسوس ہے کہ اس امید نے ابھی جن خاطر میں نشوونما نہیں پائی تھی کہ شاخ تناسو کا کبیر شکست پہولنے پہلنے نہ پایا تھا کہ خزان کے بیوقت جنوں کوں نے اس گل خوبی طرہ لیاقت کو جو ابھی پورا کھلا بھی نہ تھا ایسا پامال کر دیا کہ جسکے ماتم مفارقت میں تا دم زیست بلبل شوریدہ کی طرح رور و کرابی غم تمام کر دینا۔ اور بلبل شوریدہ بھی کون وہ جو عین نوبہار میں صیبا کے پائے پر بیٹھتا ہے

ہاے صبا و جفا پیشہ نے کیا گل کترے

دور لچا کے چمن سے پر بلبل کترے

اللہ اللہ۔ میرا مرجاہ و جلال بلکہ تیرا عظم فلک اقبال چند و لال میرے بنا کا ماری بدع کا ایک نئے رن نو دیدہ پہول میرے گھر کے روشن کر نیوالی شمعوں میں ایک برقی قوت منور شمع۔ میری زندگی کے دولت کا ایک بڑا حصہ۔ میری روح کو تازہ اور میری آنکھوں کو روشن کرنے والا۔ میری حیات کا بڑھانے والا۔ میری گور پر مٹی دینے والا۔ میرے ماتم میں سو گوار بننے والا۔ میرے نام پر فاتحہ پڑھنے والا۔ اور میری روح کو ثواب پہونچانے والا۔ میرا سخت جگر۔ میرا نور نظر۔ کہ جو میرا سرمایہ ناز تھا آخر جس نے میری ہزاروں لاکھوں امیدوں کو خاک میں ملا کر مجھے زندہ در گور کر کے اپنی پیاری ماں مٹھ موٹھ کے اپنے چھوٹے بھائی اور

بہنوں کو داغ مفارقت و یکہریت الما و کی راہ ملی اور ہکود و رنج غم کی آگ میں جلنے کے لئے لکھا

بسنگ رخنہ شد از بس گر لستم بے تو
ز سنگ سخت تر م من کہ ز بستم بے تو

ہاے کیا کہن آج وہی اک دن ہے کہ ابھی صفحہات رقعاتِ شام و کمل بھی نہ ہوئے
کہ صفحہ روزگار سے اپنی پیاری تصویر کو آنکھوں سے اوٹیل کر گیا اور مجھ کو نقش قدم کی طرح
مٹا دیا۔

ابھی کل ہی کی بات ہے کہ تدوینِ رقعاتِ شاد کی نسبت وہ لچپی اور خوشی کا اظہار تھا
آج وہی دن ہے کہ لیاقت کے رنگ بوکے پھول برسیا نہ والا غنچہ نہا مراد کی طرح پژمرده ہو کر
ہمیشہ کے لئے خیر باد کہہ گیا۔ اور اس قعات کے طبع و اشاعت کی آخری آرزو کو اپنی سنا
لے گیا۔ ابھی میری آنکھوں کے سامنے وہ تصویر پہرتی ہے کہ اس لئے منگنی کا دولہا
بنکر شادی کی شنائیوں کے ساتھ بڑی دھوم دھام اور ططراق سے برات نکلی تھی۔ ہاے
ایک دن وہ نصیب ہوا کہ ابھی شادی کی انگین دل کی دل ہی مین رہیں اور سائندہ
امیدیں بیل منڈوے چڑھنے کی تہیں کہ تالوت کا سوار۔ نازکی گو دوں کا پالا
آغوشِ عروس لحد میں محو خواب عدم ہے۔ ناظرین کو کیا باور ہو سکتا ہے کہ
یہ مجموعہ اوراق چند یعنی رقعاتِ شام و مولف کے بعد بوسیدہ صفحات
ناکامی پر طبع ہو کر شیوع پائے۔ مگر افسوس صد افسوس کیا کہ دن کہ اُس سرمایہ نازکی
یادگار کے لئے اسکے امید بہرے ہاتھوں کی ابتدا کو انصرام کرنا اور اسکو پینک کے

اس مرحوم کی یادگار چھوڑنا ضروری خیال کیا۔

خدا بخشنے ایک یادگار اور بھی وہ اپنے بعد دنیا میں باقی اور عاقبت میں کام آنے والی چھوڑ گیا ہے جو رفات شاد سے میرے نزدیک کین برتر اور بہتر ہے یعنی شہر پیر میں ایک مسجد حضرت چندا شاہ صاحب محل الجنتہ مشو کی خانقاہ شریف کے پہلو میں مرحوم کی ہی بنوائی ہوئی ہے جو رفات شاد کے یادگار سے اشرف ہے۔ اور اسکو اشرفیت اور افضلیت اسوجہ سے ہے کہ یہ یادگار رفات دینوی یادگار کی ڈہلی پرتی جہاد ہے اور وہ صراط المستقیم کا زاد آخرت کا توشہ خلد برین کی زائر بزم عیش بقا کی منور شمع ہے الغرض کہ میں ستم رسیدہ و کسب را اس امر پر اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہوا کہ مرحوم کی اس یادگار کو جو ضروری ہے قائم رکھوں تاکہ حسرت زدہ تصویر کا خاکہ رنگ قبول کی بدولت بین الناس لبنا ظہار شاہد مرآة غزبت کا گرہ کشا بنار ہے۔ اور میں اس طلسم کو دیکھ دیکھ کر دست صبر سے دامان اختیار کی دہجیان اُڑاؤں اور رو کر یہ کہتا جاؤں۔

نصیب ما زباغِ آفرینش میوہ غم شد
نہالے را کہ پروردیم آخر نخلِ ماتم شد

آہ عمر کا پندرہواں سال ابھی پورا نہوا تھا کہ جیسے یہ کتاب اسکی زندگی میں تمام رہی اسکا شوق اور میری امیدیں بھی ناکام رہ گئیں

بیدل ہر شب کہ سیر گلشن گرد د
عالم تاریک چون دل من گرد د

| | |
|-------------------------|--------------------------|
| صد آہ برآورم ز آئینہ دل | کاینبہ دل ز آہ روشن گردو |
|-------------------------|--------------------------|

چونکہ اب میرا قلم خود آئینہ آئینہ آنسو رو رہا ہے۔ اور وامن قرطاس کو اشک غمین
 دہور ہا ہی اسلئے بن اپنے پیارے فرزند کے یادگار کو جو دستار خوبی کا طرہ اور
 بختاوری کے فلک کا چمکدار ستارہ تھا۔ ناظرین کے روبرو پیش کرتا ہوں کہ دعا
 خیر سے یاد کریں۔

| | |
|-------------------------------------|-----------------------------------|
| و سچے پیدا کن اے صحرا کہ اکثر دشمنش | شکر آہ من از دل خیمہ بیرون می زند |
|-------------------------------------|-----------------------------------|

اب اے خاک وہ خاک جہان اسکا کالبد خاکی ناز و ن کا پالا چشم زدن میں
 نیست و نابود ہو گیا تیری طرف خطاب کر کے یہ شہر محسرت و حرمان پڑتا ہوں۔

| | |
|-------------------------------|---------------------------------|
| اے خاک تیرہ خاطر جہان نگاہدار | کین تو چشم ہماست کہ در بر گرفتہ |
|-------------------------------|---------------------------------|

۱ نالک و ۱ تا آئینہ مرا جعون

تقریظ کی تازہ حرکہ سخندانہ شمع و دودمان شیریں فی المومنی نور الضیاء الہی ضیا
 فرید الہی سپاس کہ در درویشی نفاس طیب نفاس سبعاں بحر عمان سرسبز
 سج مشانی کہ بار احصاء عجائب و غرائب کنون آتش خافض جناح ملک و معجز متفسان
 و محض نسیم بھمک و نقاد لک و بر بیعانہ گوہر نظر گئی تاب عالم تابان رہین صواب و تامل و در

معالے روحانیان قدس که جو ابرزد و اهرزوات و نفوس سایه نشینان فلکی بسان قوس قزح
از پرتوان با کمال آب رنگ در فضاے وادی امین مبادی بر بالاسے طور سواطع بر بان
شهرت و علم بالقلم علم و علم الانسان صالم العلم برفرشته اساس معموره قیاس را چنان منتکس
فاس نیزگی حواس می گذاشند که تلخی ناس سحری چشم خواب آلودگان بجزی کار کحل الجواهر میگردد
بخدا بر برق بیش بهار ان هم رنگ لیان کر یک شب تاب و در روشنی چراغ و چراغانی ماهیت
نثار جلوه شایه یک حبیب خود را بکمال جامعیت صورت و معنی آراسته بر کرسی اصطفا نشاند
و بجلعت فاخره خطاب و مآذیت اذر میت و لکن الله رمی مسک ختمش را غار
روے نیاز سبوحیان ملا اعلی میگردد و انید

صفت های خدائی جمله با اوست
و لے گفتن نمی شاید خدا اوست

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صحابه صلوة دائمة مدامت الافلاك مخلعة بمخلعة النور
والکوکب مجله بتشریف التلاوم منشور تیریک ریاض مسامع سرخوشان صباے انتشار منکس
رشحات لکه سیمایی آوار بر عقایست که آنرا مصداق دان من البیاب سبحان تصویریدن بر وجود
سحر حلال و تحت انواع حسن مقال بسان نفق کلی طبعی فی الخارج و ضمن افرادان صورت
ججت تازه پیدا میکند و مفاد و قیقه سخی قضایاے خیالی را که بسان عرض لازم علاقه
اختصاص بذات حاصل من البشعر لحکمة تیدار و چشم حقیقت اذعان معرفت
راه و رسم حصول هم رنگ و هم سنگ حاصل عکس شکل رابع هویدا میکند اعنی غلغله مکاتب

اغرامر مغر الفقر اخذ یوم حسن معانی سر حلقه اعلام خوش بیانی بد زانوار کمال سر صدر
مخترعان بدائع مقال - سرخیل طلایه شعرا - مقدمه الجیش فصیح سبیل تمامه سخن - سبجان خطبه
امیر امراء الکلام وزیر افواج نظام عالی انتساب راجه راجایان
مبارا جہ کشن پرشاد و المتخلص شاد احسن الله الیه وکان له لاعلیه که از
عرضه دراز بگوش نیاز متنا و طلب بسان غمزه چشم نیم باز و شکر خنده در زیر لب و
هنوز نشاط صبا متوانست که یک گره از سج سنابل آن شاهد زهره جبین بر کشاید که و غانی
از قمر چاه بابل قضا بر خاست و طفل غنچه مقصود را که هنوزش یارای و شکفتن نبود از بالاک
مدد عافیت بجاک انداخت - دلیل داغ جگر خورده بعد بے نوائی رخت از گلشن کشیده
و در فضا بے جهات اربعه بنا لبای و سوز اندک بسمی برد - و میکه هجوم یاس غم کثرت
و اندوه الم شدت مضائقه پیش آمد - رو بے اندیشه را بسوے استرجاع می نمود -
کشاف رموز عالم اسباب ملهم راه حق و صواب که بجز ان کسے رفیق و دمساز غربت ندگا
نیست باین بیت باز دلش را آماده رجوع الی البیت می نمود -

مزن چین چین وقت نزول درد و غم صائب
که عیب است از کربیان و بر بروی یهمن بستان

الحاصل چون مفتاح رضا بالقضاء که عبارت از مصبر علی البلاست بوسیله رفیق
شفیق بدست آورد قفل از در گنجینه اسرار سمعنا و اطعنا غفرلک و یناک الیک المصیر
بر کشاد - و جایز از ان فیضیاب گردانید - چنانکه باز سلسله طبع مکاتیب که از نفوس

جامع آن قطع شده بود با هم آورده در یادش پیغمبر می جنبانید۔ الان کس تو فقی این دستن
 کا طبع کمال گشت و متن کس انجام پذیرفت مشک آنست که خود بگوید نکه عطار بگوید۔ بر ما هر
 غوامض فن ادب جامعیت این نسخه و پذیر و لطافت این تحفه بے نظیر که عبارت از مجموعی
 رقعات شاد است پوشیده نیست کیسه اندک با نشان ذاق طبعی داشته باشد
 میدانست که چقدر لطیف الوضع شریف الوقع قریب الفهم سهل التناول تالیف است۔
 موجز البیان مطنب البیان مملو از نفائس اشعار تازه و شیون بمطالع بے اندازه جائے آ
 که حرف حرفش راز آب زر نویسد و پیکته اش را بجان برابر گیرند۔

نظم

| | |
|----------------------------|----------------------------|
| نگار مشک خط خوش عبارت | بته سیمین عذار خوش اشارت |
| غروب سے دلریا دشا ہد بکرہ | جمارش خامہ و مشاط اش فکر |
| گلستانے درو صد گونه گل جمع | شبستانے درو ہر گوشہ صد شمع |
| کتابے نہ محیطے پر ز گوہر | تو گفتی چو سپہرے پر ز اختر |
| سطور شراحت افزا چون خدیار | حروفش مشک سا چون خط و لدار |
| معانی را حروفش گشت مفتاح | بدایع را سطورش کرد ایضاح |
| بیان را لفظ پاکش کردہ بیان | تلخیصش فوائد گشتہ خشان |
| باطوطی کہ در منطق شکر خاست | ازین آئینہ مصقول گویاست |
| خردمیران و ران خط و عبارت | جهان اندر جهان رمز و اشارت |

علاج کهنه بیداران عشقه
 نیسمے چون دم عیسیٰ روان بخش
 نگویم نسخه کز سر و دس باغ
 بصورت رونق بستان خوبے
 ریاض فکر داناے سخن شاد
 امیرے جامع معنی و صورت
 چو خاص و عام مردم عیب جو نید
 بہر صورت ضیاع حق جانب دست
 چو لطف حق بود یار و نگهبان
 منو طبعش از نور رضا ائل
 دہانش در سخن چون لب کشاید
 بیان او گلستان نکو نیست
 گہ را در لطافت آب برودہ
 چو کردی کلک او سحر آشکارا
 خوش الحان بلبیلہ دستان سر آ
 دیانہ طوطی شکر متالے
 یقین آنا کہ صاحب اختیار اند

و داد نو دل افکاران عشقه
 شفا ما اللہ ز سہ بیمار جان بخش
 شب ایسہ در روشن چراغ
 بمعنی جسون ایوان خوبے
 غلام خامہ او سرد آزاد
 ہری از عیب و خالی از کدورت
 در بیننے کہ من گفتم چہ گویند
 خرد محکوم فکر صائب دست
 چہ باک از موج شور انگیز طوفان
 مزین رایش از حسن خصائل
 رموز سر عیسے و امناید
 بدائع را از ان رو سرخ روئیت
 شکر را در جلالت خردہ کردہ
 بدعوے برزدی نقش خطارا
 بہر بابے رسیدہ زو لوئے
 ازو ہر لحظہ دل دروہد و حالے
 متاع قیمتی در بند دارند

بہترین لب کشادہ نامہ از اینست کہ انکار فضیلت کارمانست

تقریظ ریختہ قام فراست رقم ناظم نازک خیال نثار جاد و مقال
حاجی سید محمد رضا قادر می متخلص بہ عقیل ہمت تقسیم تنخواہ جمعیّت مان غنیمت
بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمداً و فصلی

بے مانگی استعدادم۔ نہ سرے دارد کہ فرازش دہم۔ و بے استعدادی مانگیم۔ نہ دے
دارد کہ فروزش۔ من آنم کہ بے طے مراحل تقریظ گامی زدن ندانم۔ و دانم کہ سبیل
زاد این سواد کردن نتوانم۔ کج مج زبانی را حکم تقریظ۔ از انعی کار بصرد خواستن
ماناست۔ و از اصم بجای سمع داشتن چہیاست۔ منم کہ در حرف و خرف رنگ
ایمانی نتوانم بخت۔ تا بہ سر انجام این مہم غارہ ہمت بر رخسارہ نارسا حوصلہ بچہ صوت
توانم کشید۔ و در سبد و صبد صورت اطلاعی۔ و در گل و گل چہرہ انواعی نتوانم آرا
تا بہ گل چینی حدیقہ معانی با این مایہ نارسا تشریفی کہ از دامن مانگریان تار و پودی
ندارد۔ گل سرسبدی را بچہ ہدیت توانم چید۔ گرانش اجاب بآرایش اسباب داند۔
کہ معذورم مجبورم کرد۔ و توقیع اعتراف بفتح این باب شناسد کہ مجبورم معذورم
نگزاشت۔ بر گذر امتثال امری گویم۔ و نیندانم کہ چہ توانم گفت و بنیاطرسلک این

گو بخت نه ارادات درست می کنم - و نیکویم که چه خواهم سفت - رقصات شاد
 بدستی محاوره چهره آرایان شاد اُرد و راغازه ایست دستور العمل پیرهن و بچستی
 مضامین روشندان طبع و قادر التوقیع است هدین آئین خرمن - مداوش را فشاره
 طره زلف مرغوله مویان گویم رواست - سوادش را سوادے فقط قلوب خال زیبا
 می بینان دانه سزاست - اغالبش را تراشه زرباشان ناصیه عروسان معانی چون ندانم -
 حروفش را ریزه جواهر تیزین نگین شادان سخندانی چون نخواهم - هر لفظش را دل آرا
 رعنائی چون ندانم که معنی بهر اوردل شیدای اوست - و معنی اش را هوش رباط نازی
 چراندانم که لفظش برابطه اتحادی بهر ارجان مبتلاے او - هر مضمونش بجلالت خوبی طریقه
 پاست - و هر عبارتش بشوکت حسن و احسرت افزاے طغرا - فصاحت باقتساب
 خامه و تاج عبرت بر سر است - و بلاغت بالبناس نامه و پالمنگ اطاعت در کمر -
 زمینی را که گاهی سمند ارادت او دست رنج قطره زنی به سهوه هم نه پذیرفته بود - رتبه آسمانی
 بخشید - زبانی را که با فواه فنوم به اُرد و موسوم با پنچنان خوبی و خوش اسلوبی نوک ریز
 زبان قلم شیوا رقم نمود که چه به بندش چیست - و چه به محاوره درست - و چه به مضامین
 عالی - و چه بتلاش نازک خیالی - از یکم تا زان میا دین این فن نه فقط گوے سبقت
 ربود - بلکه بلفظین زبان را بتکییل جلال فضائل حله سلیمانی پوشانید - ایجا زیجاے خود
 نهایت موجز - متوازی بحل خود و بنایت تمنازی - متوازن - چنانکه شاید مستحسن ابهام
 روسے آلائش ندیده - ایهام سوسے آرایش نگردیده - هر صفحه چون مطلع خورشید

از فاعله سحاب منتغات صاف است - بهیل بمن بسهولت تلاش اوق برافق سما سهل متنع
منت پذیر اعتراف - اگر نیکه در حیات است - نوگوی نگارین چنستان نیست که ریاض
برواح نخت فیه منی روحی ابواب طراوت و تازگی بروی هستی تهمنان کشاده - و گر
انیقه بموت است نو دانی اندوگین مختا نیست که بیاضش بهموم -

برای قطره زنان جاده زندگی موهوم - یاد از آخبر منزل داده - اگر در تنهیت است
چمن چمن بهار - و دریا دریا تار - و گر در تعزیت است - خرمن - خرمن شرار - و صحرا صحرا
عبار - مجموعه رقعات چیست - گلدسته ایست از گوناگون گلهاست همیشه بهار آراسته
گنجینه ایست از انواع جواهرند و اهر مصرع نثار پیرایه - دانی اینمه در رغر و فرد ریخته
سلک نشر نثار نشرین مقام و نظام نظامی احترامی است که فلک را بر عتبه معالی ربتاش
از بجه سائی نازش هست و زمین را بهرنگی پایه آستان همایون سایه اش دعوی فزایشها
طوی ایالت را ایاغ - انجمن امارت را چراغ - حدائق معانی را ناطور سینای سخرانی
را نور - خطایه عرض را دل و جگر - نوایر قوافی را روشنگر - سما و معدلت را قمر -
شب امید را سحر - گوهر مقاصد شرفا عالم را اغوش مراد - جوهر مراد و غرابه جهان
دامن و داد - راجه راجایان مہاراجہ بہا و کرشن پرشاد و شاد
صانہ اللہ عن الفتن والفساد معلوم کہ اینمه رقعات مثل زلف معشوق پریشان -
و بسان حواس عاشق منتشر بود - چه پرسی کہ این پاره پاره اوراق صحیفه معانی را شیرازہ
کہ ام است داین ریزہ ریزہ در منشور را گنجینہ پیوند کو - گلہاے پریشان را از بہر گوشہ

دکنار باین گونه گونه خوبی چید و به تشریف گدستی که نواحت ابدال گدای باغبانست
 و نفوذ منتشره فایغ از سره را باین گونه گونه خوش اسلوبی فراهم آورد و صورت گنجینه گنجینه
 احسان دست مزد گدای جوهر شناس عیار دان - نامش تا بزبان آوردن پناهی خون
 براسه بر چشمه عیون نظار گیان ساز کردن است و ابواب جزایع بر روسته دیده و دوزان
 یعنی چشم چراغ ظلمت کده عالم - قره بصارت بنی نوع آدم - راحت جان پدر - جگر پاره
 مصنف سوخته جگر چنبره پر شا وینو آبا دیست که این قطره قطره صبا مملو بسو کرده
 بر روسته باده نواشان بزمن سخن - بد و را آوردن میخواست که مینای زندگیش از سنگ اهل
 بر شکست - یعنی این مجموعه برشته جمیعت آورده را بشکسته طبع کشیدن آرزو داشت که
 رشته عمرش از شیرازه حیات در گشت - سوفا غم دل کافه منتسبان را برد و خست و خست
 پدر از شرار المش کبیر سوخت - این سه نوبت روز از افق سیر سی روز طبع بعروج طبعی
 یک ربع راسه هم گام نزوده بود که از نیمه راه پایه نردبان عمرش از گم گشت - و عرصه جهان
 بر روسته بهمان تنگ - و خاک مفارقت دائمی در دیده دیده و ران امید و خست
 جگر نتوان یافت که خبر این غم - زخمی که تا بمرگ صورت بهی نخواهد دید و نخورده باشد
 و دلی نتوان دید که از آتش این الم داعی که تا به گرمی روز نشور دل از التهاب نخواهد زد
 در پهلوانا سور نکرده باشد -

ابیات

| | |
|---------------------------------------|---------------------------------|
| صبر از دل و تابان جگر و جسم ز جان رفت | فرزند وزیر ابن وزیر همه دان رفت |
|---------------------------------------|---------------------------------|

| | |
|------------------------------------|--------------------------------------|
| دل رفت جگر رفت علم رفت نشان رفت | آؤخ کہ ز یک رفتش این رفت و ہم آن رفت |
| افسون حج ان رفت جوان رفت جوان رفت | این رفتن بیوقت چه گویم کہ چنان رفت |
| چون نر نہت و نکست نگلستان جہان رفت | بواز گل و کیف از مل و بلبل چہن شد |
| بگذاشت و آنسو بے جہان دروان رفت | اند ر غم ناشاد دل شاد بر بنجہ |
| آراست و خود از ادبستان جہان رفت | گنجینہ اُردو بے جواہر رستم شاد |

تالیف این مجموعہ یادگار اداست۔ و ترتیب این گنجینہ ایشارا و فقط

تقریظ چکی قلم جگر شک قانی و قانی عمید العیضات قانی منصبہ

| | |
|-----------------------------------|----------------------------------|
| کیا تم وزیر فوج کو پہچانتے نہیں | کتے ہیں جسکو شاہ اسے جانتے نہیں |
| شاعر ہے بلے نظیر تو نثار بلے عدیل | اہل سخن وہ کون ہیں جو مانتے نہیں |

اسوقت میں اپنے قدیم آقا جسکا میں موروثی جان نثار اور وابستہ و رد دولت ہوں
 لیئے راجہ راجایان مہاراجہ کشن پرشاد بہادر پیشکار و وزیر
 افواج آصفی تلمیذ حضرت آصف مدظلہ العالی کے رقعات کو جو سووم
 بہ رقعات شاد ہیں اسکے متعلق بلا کسی مصنوعی ملے کاری کے اپنے سچے خیال کو
 جو خوشامد یا جوئی تعریف سے سبھا اور معتر ہے پبلک کے روبرو ظاہر کرتا ہوں۔
 گو میرے علم اور استعداد کا پایہ وہ نہیں کہ گنگرہ عرش کے حقیقت کی خبر لانیوالوں میں

کھلاؤں نہ میرے مرغ فراست کے بازو میں اسقدر قوت پرواز ہے کہ ہما کے ہم باز ہو کر پراروں جہان کے بلند پروازی کی قابلیت ہی نہو۔

مگر اپنے موجودہ میار اور سرمایہ علم و فہم کے لحاظ سے میں اسقدر ضرور کہوں گا۔ کہ جو کچھ خیال اس کتاب کے متعلق ظاہر کرونگا اسکے بے ریب و ریا ہو نہیں کوئی شبہ نہیں ہے۔ میرا صرف یہی کام نہیں ہے کہ میں رقعات شاو کو ایک انمول کتاب سمجھ کر مانی رطب و یابس اسکی مدح میں قلم دوڑاؤں۔ بلکہ میرا یہ کام ہے کہ حسن و قبح دونوں پر نظر ڈالوں۔ کیونکہ میں نے ابتدا ہی میں جان نثار اور وہ بھی موردی جان نثار ہونیکا دعویٰ کیا ہے پس میرا کام یہی ہے کہ میں خیر خواہی کے مرکز سے قدم باہر نہ رکھوں اور راست گوئی کو عین خیر خواہی سمجھوں۔ بدین لحاظ میں ایک ایسا موقع کھینچ کر دکھاتا ہوں جو بظاہر اور باطن کے درمیان ایک ہی رتیبہ کا ہے اور ایک دوسرے کا عکس اپنے اصلی رخ زیبا دکھلانے میں قصور نہ کرے۔

رقعات شاو جسکے مصنف ہمارا راجہ ممدوح اور جسکے مولف ہمارا راجہ ممدوح کے چشم و چراغ راجہ چندر اپر شاو ہمارا خدا بخشے جسکا نام لیتے ہی کلیجہ سن سے پہلو سے نکل گیا۔ اور خدا جانے وہ کونسی شے تھی کہ ادھر دل کو ٹپس لگی اور آنکھوں سے اشک خونی روان ہو گئے۔ یہ وہی اور اسی مرحوم کے نشتر غم کی ٹپس ہے کہ جسکے کاری زخم سے ایک میرا ہی دل مجروح نہیں ہو بلکہ اک زمانہ کے دل زخم کھائے ہوئے ہیں۔ ع۔

کجا بود مرکب کجا تا ختم

مولف کتاب جنگی عمر چودہ سال کی تھی ایک ہونہار نوجوان باغ
چند و لال کا سرسبز اور شاداب پودہ تھا جسکی ابتدائی نشوونما سے یہ یقین ہوتا تھا
کہ آئندہ ایک سایہ دار بارور درخت ہوگا۔ جسکے برگ و بار سے ہزار ہا خلق خدا
یکگانہ و بیگانہ برخوردار ہوگی۔

اُس مرحوم مجموعہ خوبی نے جب اپنے معمولی متداولہ کتب کی تعلیم سے فراغت پائی
اور اپنے والد بزرگوار واجب التعلیم و الترتیب کے حکم کے موافق خاص نشاری کیٹر
توجہ کی تو مکتوبات کے جمع کرنے اور اسکے مطالعہ کا شوق ہوا۔

چنانچہ یہی بنا اسکے شوق کی رہنما ہوئی اور اپنے والد بزرگوار کے خطوط کو فراہم
کیونکہ درخواست پیش کی۔ ہمارا چہ بہا در مذللہ نے براہ شفقت پدری بطیب
اپنے نور نظر کی درخواست کو منظور فرمایا۔ اور اوراق رفعات جو مجموعہ خاطر کی طرح
پریشان تھے انکی شیرازہ بندی ہو کر قالب کتاب میں لانیکی ابتدا ہوئی ہنوز اس
کتاب نے باغ دنیا میں اپنے نشوونما کا پورا جو بن نہیں دکھلایا تھا کہ ایچ ۱۳۱۰ء
کو مولف کتاب نے بعارضہ سرسام۔ سرشام دنیا سے فانی سے جنت الماوا کی
راہ لی اور اپنے والدین کو خالہ الم دیا اور داغ مفارقت ابدی سے زندہ در گور گئی
و امصیبتا ابھی اس ہونہار کو جسکو گل تو کیا غنچہ نو دیدہ کہنا چاہئے اپنے
رنگ و بو کو مہستان فانی میں دکھایا نہ تھا کہ خزان کے نابارک ہاتھوں کا دستبرو ہو گیا

خزان کے ہاتھ سے گلشن میں خار تک نہ رہا
بہار کیسی نشان بہار تک نہ رہا

اور اپنے زندہ یادگار میں جو قیامت تک لبونہ زمانے کے صفحہ پر یادگار رہیگی
چھوڑ گیا۔ ایک مسجد جو شہر محمد آباد میں رہا۔ یہ محرم کی بنوائی ہوئی حضرت
چند شاہ صاحب فیس سر الغریز کے خانقاہ کے قریب ہے۔ اور ایک
رقعات شاہ و جنو ناظرین کے روبرو ہے یہ دونوں اس راہی جنت ساکن خلد عیش کے
یاد دلانے والے ہیں۔

اب میرے قلم کی کشش بہر مرکز پر پہنچی۔ یعنی وہ رقصات شاد جسکے متعلق میں اپنا خیال
بلک کے روبرو ظاہر کرتے کرتے لگیا تاہم کوئی معمولی کتاب نہیں ہے یہ رقصات شاد مدنیہ
ایک بازار وسیع ہے جسکی خوشنما اور شاندار دوکانوں اور کارخانوں میں امنول سامان سب
ہوئے ہیں۔ انشا پردازی۔ محاورہ۔ روزمرہ۔ قافیہ۔ سیج۔ شرمیجر۔ معاملہ بندی۔
در و عشق۔ سیاست۔ مدن۔ مذاق۔ نظم۔ مثنوی۔ رباعی۔ قطعہ۔ بیت۔ وغیرہ۔ یہ سامان

ہر دعوے لم قیمت خود گفتہ
نرخ بالا کن کہ ار زانی ہنوز

اگر نہیں ہی تو بیش قیمت تو ضرور ہے جسکا خریدار اور قدردان وہی ہوگا جسکا دماغ عالی
اور مذاق صافی ہو۔

اس سامان کی بے انتہا سٹول بچے ہوئے خوشنما جو بن نے دکنوڑ اور آنکھوں کو سرور

اسکا مزا اور اسکا نشہ مل میں کجا۔ اسکی بوباس اور بہار گل میں کجا یہ نغمہ زنی بلبل میں کمان۔
یہ نوا سنجی صاصل میں کمان۔

نمشاد سرو میں یہ خوش آواز یان کمان
طوبے اکھون میں قامت موزون یار کو

گمان یہ مکلف اور بیش بہا سامان جسکی قیمت پر کئے والے ہی جانتے ہیں یہ غلام فون
ڈباک دئے گئے ہیں کہ تا ناظرین اور اہل بصیرت اور قدر دانوں کے بچپن کر نیوالے دل
اور انکی اشتیاق بہری آنکھیں ویدار کو ترستی رہیں۔

مگر ناظرین کی خدمت میں التماس ہے کہ کیون پچیدہ ہوتے ہیں۔ آئے بسم اللہ لکھ اس سچے
ہوئے مکامن قدم رکھئے جہاں الماریاں خوبان طرہ دار کی طرح سچے سجائے آراستہ ہیں
ہم اپنا پیارہ دکاچھ جو ہر الماس و من و خوبی سے بہرہ ہوا ہے اسکے دکھانے کے مشتاق ہیں

گستا میں برق جو چکی تو یاد آئے امیر
ادا کیسکے وہ پردہ اٹھا کے آنے کی

اب تو ضرور آپکے دل پر ایک مقناطیسی اثر ہو گیا ہوگا اور جذبات شوق کہہ رہے ہونگے
کہ رقعات شاو کو پڑھیں۔ یہ رقعات صرف ایک کتاب ہی نہیں ہیں جسے ان آراستہ
و پیراستہ امور سے باین خوبیاں ہمیشہ اپنے قدر شناسوں کے ہاتھوں اور دلوں میں
جگہ پائی ہے۔ بلکہ یہ شاہوں کی میز کا گلہ رستہ اور شاہزادوں کی صحبت کا اتالیق اور بچو کھا
شفیق استاد اور جوانوں کا جیب لیب فیق اویب۔ اور بوڑھوں کا عصا پیری ہے۔

الغرض۔ اس امر پر سب کو اتفاق ہی کہ ہمارا جہ کشن پر شاو بہا و روز برافواج صغی
 تہ حضرت آصف جنکے شمشیر قلم کے لوہے کو حیدر آبا و تو کیا دور دور تک
 سیاہان عرصہ سخن مانتے ہیں اور انکی لیاقت خداداد اور علمیت اور طبیعت کا سکہ سب کے
 دل و پزیر ہوا ہی وہ ضرور میری اس اے سے اتفاق کریں گے کہ بدرقعات غالب
 جو اُردو کے معنی کے نام سے مشہور ہے اور جس کا جواب خود لا جواب ہے۔
 رقعات شاد کا نمبر ہے۔

اسکے وصف میں میں کوئی ویسے الفاظ نہیں پاتا جو بیان کردن۔ ہاں قدر دانوں کی
 قدر دانی اسکے حسن خداداد کے لئے غازہ کا کام کر گئی۔

میں اب اپنی اس تحریر کو اس عا پر ختم کرتا ہوں کہ یا خدا سے غرور جل یا مجیب الدعوات
 مصنف والا صفات عالی درجات کو صدوسی سال کی عمر عطا فرما۔ اور انکی لیاقت اور
 سخاوت اور شجاعت۔ اور مالک کی خیر خواہی۔ رعایا کی ہمدردی میں روز افزون ترقی
 اور ہمیشہ انکو مع اولاد و احفاد شادمان رکھ۔ اور جیسا کہ یگانہ روزگار رکھا ہے ویسا ہی
 کیا ہے روزگار فرما بحق محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اجمعین آمین ثم آمین

این دعا از من و از جملہ جهان آمین باد

تقریظ چکیدہ قلم شاعر بے عدل و سہیم رشاک سلم نشی لطیف احمد رضا
 متخلص بہ اختر خلف الصدق نشی امیر احمد رضا امیر نیانی مرحوم

نثر ہو یا نظم جب کسی خوش مذاق اور قابل شخص کے قلم سے نخلتی ہو تو اس میں ایک خاص بات ہوتی ہے۔ اور ارباب بصیرت پہچان لیتے ہیں کہ یہ کلام کس پایہ کا ہے۔

اردو سے علی کو دیکھئے جو مرزا غالب مرحوم کی عمدہ یادگار ہے اس میں کیا ہے۔ نہ کوئی رنگینی ہے نہ عبارت آرائی ہے نہ مضمون آفرینی ہے یہی معمولی جملے روزمرہ کے ہیں۔ بات فقط اتنی ہے کہ وہ الفاظ وہ فقرے ایک لایق شاعر با مذاق کی زبان کے ہیں جو اپنی بیساختگی پر دیکھنے والے کو ہرگز کا دیتے ہیں۔ اسی پر قیاس کر کے جو ہر سخن کے پرکھنے والے اسکا اندازہ کر لینگے کہ میں اس وقت جس کتاب پر ریلو کر رہا ہوں وہ کس قدر با وقعت اور قابل قدر ہے۔

خدا رکھے عالیجناب شاہ فیض بنیاد کی قابلیت و استعداد خدا داد کا پایہ مراتب جو باعتبار سخن آوری و سخن آفرینی کے ہے اس سے تمام دکن اور ہندوستان کے اہل کمال گاہ ہیں۔ آپکا نام نامی مہاراجہ کشن پرشا و بہادر اور آپکا خطا مستطاف مہاراجہ پیشکار بہادر اور آپکا نامور عمدہ وزارت افولج شاہی اور آپکو تلمذ کا شرف اعلیٰ حضرت قدر قدرت شاہ آصف خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ سے ہے اسجگنہ بحث فقط آپکے مراتب شاعری و نثاری سے کج جاتی ہے۔ نہ اور کمالات سے۔

ماشاء اللہ آپکی جودت طبع کا سکہ نزدیک و دور بیٹھا ہوا ہے خصوصاً دکن میں اس وقت بازار سخن جس قدر گرم ہے آپ ہی کی توجہ سے ہے۔ آپکی شان میں بہت ہی ٹھیک اور بہت ہی جامع بیصر ہے جو ایک بزرگ کامل مرتبہ شناس (امیر مینائی) بے تحلف

فرما گئے ہیں ع۔

گلزار دکن میں گل شا داب میں شا د

یہ جواہر زواہر جو نظر کے سامنے ہیں آپ ہی کی گوہر افشانی کا نمونہ ہیں۔ اور خبکو دیکھ کر ماننا پڑتا ہے کہ مثل نظم کے آپ کی نثر بھی بہت عالی مرتبہ رکھتی ہے۔
اسلِ نشا کا نام رقعاتِ شا د ہے اور انشا کا ہیکو ہے نثر نگاروں کے لیے اچھی خاصی آموزگار ہے جو تعلیم کرتی ہے کہ اُردو عبارت اطرع لکھنی چاہیے۔ الفاظ کی ایسی ہو یہ فقط مراتب کا لحاظ یوں رہے۔

اسمین وہی خطوط ہیں جو روسا و امرا اور معزز اجاب داعرہ کے نام لکھے جا چکے ہیں۔ سال گذشتہ میں صاحبزادہ مرحوم راجہ چندا پر شا د نے چاہتا کہ ان خوشنما ہیولن کا ایک باغ و بہار گلدستہ بنایا جائے۔ بڑی توجہ کو کام فرما کر متفرق رقعات سے نہایت انجام کے ساتھ مرتب کئے کہ وہ ایک محبوب کتاب ہو گئی۔ ایسا سمجھئے کہ کسی عشق کی بکھری ہوئی زلفیں چہرے اور شانوں پر بے قرینے پہلی ہوئی تین۔ اُنکو مشاطہ نے سمیٹ کر خوبصورت ہاتھوں سے سنوار دیا۔ یا یوں کہئے کہ حسینوں کی پری صورتیں جا بجا نظر آرہی تھیں کسی نے اُنکو اکٹھا کر کے حُسن کا مرقع بنا دیا۔ مگر افسوس ہے کہ ہنوز وہ بیل منڈ ہے نہ چڑھی تھی طبع کا اہتمام ہو ہی رہا تھا کہ ہونہار راجہ کا چمن حیات مذرصر خزان ہو گیا۔

حسرت اُن غنچوں پر ہے جو بے کہلی مر جا گئے

کھلے گل دو دن بہار اپنی صبا دکھلا گئے

یہ داغ ایسا نین جو دل سے بٹ جائے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے والدین اور اعزہ و احباب کو صبر عطا فرمائے۔ اب عالیجناب مصنف نے اس تصنیف لطیف کی طرف التفات فرمایا۔ اور محاسن مثنوی کے ساتھ حسن صورت بھی ملحوظ رکھا یعنی کتاب باہتمام مبلغ کے ساتھ عمدہ کاغذ خوشخط چھپوائی۔

ریو اوینگار اگر چاہے کہ کہیں کہیں سے کچھ عبارت نقل کر کے اپنے ریویو کی تائید پیش کرے تو یہ ہونین کتنا اسلئے کہ جبکہ سے جو ورق اٹا جاتا ہے جس صفحے پر نظر پڑتی جو خط دیکھا جاتا ہے جو فقرہ سامنے آتا ہے وہ بھی چاہتا ہے کہ ہموار انتخاب کیا جائے اس صورت پوری کتاب نقل ہوئی جاتی ہے ۵

زفرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم
کرشمہ امن دل میکشد کہ جا اینجاست

اس سے قبل عالیجناب مصنف کی کسی تصنیفین اشاعت پاکر ملک میں مقبول ہو چکی ہیں یہ نوٹیں کتاب ہی جو آج زیور طبع سے آراستہ ہو کر مشرق و مغرب کی نگاہ میں جلوہ گر ہوتی ہیں اسکے بعد ہی امید ہے کہ نظم گو ہر بار کی باری آئگی۔ بغضایت الہی اردو فارسی کلام استفادہ فراہم ہے کہ کئی دیوان ہو سکتے ہیں۔ خدا کرے جلد وہ گہراے ابد ار نظر افروز عالم ہو گا۔ آخر میں اپنی یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو خلعت قبول فرمائے اور تصنیف مصنف کو ابد الابد نقشبند و زنگار رکھے۔ ع۔

ابن دعا از من و از جملہ جهان آمین باد

تقریظ نتیجہ فکر مولوی نملور الدین احمد صاحب تلمیذ حضرت پیر

لکھی کیا رقعات شاد و ایشاد
 قلم کیا دے سکے وادِ معانی
 پیارے لفظ اور بندش کی چستی
 بیان کا سلسلہ زتار بردوش
 ادائے مطلب اور طرزِ ادا سے
 کہیں شوخی کو بے تابی کا دعویٰ
 کہیں خامہ ہے ہنرمیں ارسطو
 یہ رفعتیں کہ دُرہاے معانی
 جو کچھ لکھا کسی رشکِ ارم کو
 قصیدہ میں لکھے خامہ جو شبیب
 مضامین الم تیر جگر دوز
 فلک بھی جسکی بے تابی کا دماز
 سنہل اے قائل آشفقتِ خاطر
 یہ مانا وہ غمِ جانِ جاں بہر دم
 مگر کہنک یہ غم صبر و خرد سوز

ہے ترتیب سخن شوخی سے آباد
 کہاں منفستار سے ہو خوش بیانی
 برہمن بہو بوجھا صورت پرستی
 مضامین قشقہ خوریز پر جوش
 شکایت اور اندازِ وفا سے
 کہیں خوریزِ الزامِ مسیحا
 کہیں تجرید میں حکمت کے پہلو
 کہ آویزے بگوشِ نکتہ و ابی
 کیا آزاد شوخی نے قلم کو بے ہوش
 تو جوشِ طبع پر غالب ہو تہذیب
 غمِ نخت جگر عالم کا دسوز
 اجل بھی جسکی معانی کی ہر اد
 کہاں سے تو کہاں پہونچا چلکر
 برنگِ سایہ ہے ہر وقت ہدم
 یوں ہی ہم بھی گزر جائیں گے اگر دوز

| | |
|------------------------------|-----------------------------|
| دکن میں یہ زبان اور یہ سلاست | یہ اسلوبی یہ بندش یہ فصاحت |
| نصدق ہے یہ سب شاہ و دکن کا | کہ ہے فرمانروا ملک سخن کا |
| مضامین شوخ ہم آغوش تہذیب | بیان کا سلسلہ خوبی کی پازیب |

| | |
|--------------------------|--------------------------|
| یہی کہتا ہے قائل ہر کیو۔ | فسونِ رقعاتِ شاد و دیکو۔ |
|--------------------------|--------------------------|

چکیدہ قاصصت رقم جناب ابو طاهر سید اعظم اللہ حسین صاب
جاگیر وار سرن پٹی المتخلص بہ اطر تلمیذ حضرت بیدل

| | |
|------------------------|------------------------|
| سکڑ و برعد و کلام او | ہیبتش آچنجان بدل افتاد |
| دشمنی بے ادب زخوف بگفت | چاپ گردیدہ رقعات شاد |
| اطر خوش بیان بغور بگفت | بیم بر دشمنت مبارکب و |
| | ۱۵ ۱۳ |

قطعہ تاریخ چکیدہ قلم شاعر عدیل و سہیم رشک سلیم منشی لطیف احمد رضا
متخلص بہ اختر خلف الصدق منشی امیر احمد رضا امیر مینائی مرحوم

| | |
|-------------------------------------|-------------------------------------|
| اللہ اللہ یہ عبارت یہ فصاحت یہ بیان | طبع گوہر بار ہے دریا جناب شاد کی |
| بے تکلف مصرع تاریخ اختر نے کہا | دلنشین کیسی ہے یہ افتاب جناب شاد کی |
| | ۱۳ ۱۴ |

| | |
|---------------------------|----------------------------|
| توبہ توبہ کہاں کی توبہ | میکش کی ہر یا معان کی توبہ |
| ساتی نے سجا کے بزم وحدت | خلوت میں جلالی شمع کثرت |
| آثار صفات کو بتایا | کس کس پر دین کیا جتایا |
| موسیٰ سے رموز لن ترائی | معراج کی رات کی کہانی |
| ہین راز و نیاز کبریا کی | کیا شان ہر اتری خدا کی |
| انسانین کئے ہین جمع اضداد | ہر رنگ میں ہر اسی کی فریاد |
| ہر رقم کا طرز ہی جدا ہے | ہر فقرہ کا رنگ ہی نیا ہے |
| پر توبہ تلمذ شہی کا | ہر رنگ ہر اُس کے آگے پیکا |
| موتی یہ صدف کی کیوں نکلتی | یہ فکر کے چشمے کیوں اُبلتے |
| انشا جو ہوئی یہ جملوع آرا | نخست دل شاد کا ہی صدقہ |
| اے خامے دلائی یاد کسی | دلکو نہیں تاب سحر جس کی |
| دنیا نہیں جائے جاودانی | ہر زندگی موت کی کہانی |
| بیدل کی یہی عاہلی و شہا | ہم عمر حاضر ہو تیری اولاد |
| گھر پر ترے شاہ جلوہ گر ہو | اور سایہ نعل حق چتر ہو |

طبع مراد و شاعر نازک خیال رائے ٹھاکر پر شاہ صاحب بق

ہین شاہ کے رقعات نایاب . اندرے خوبی و بلا غمت

| | |
|--|---------------------|
| اے شوق لکوز و دوا نصاب | اچنا ہوا نسخہ فصاحت |
| تاریخ شمسوار مضامین و ذکا شاعر کی کتاب فی صاحب | ۱۳ ۱۴ |

| | |
|--|---|
| ای آنکہ ویدہ تو مکاتیب شاد را در نظم و نثر صاحب قدرت مبین کسے تلمش حدیثہ ایست ز کمت چنانکہ نثر دار و اگر چہ گلشن کشمیر آب رنگ حاصل کہ ہر دو چشم بہا بنیش کو رباد تا چرخ رفت غلغلہ فیض ہمتش انشائے او کہ بود پریشان چو زلف ببینے کہ چشم زخم بہ گلزار او رسید ہیبت خشک شد چمن صد سر و غلغلا تاریخ انطباع مکاتیب خواستند | دانی چہا است قدرت کلک کمال او گردین بیار بہ پیشم مثال او گویند گلشنیت ز سحر لال او لیکن نمی رسد بر یاض خیال او نفاس طینت است چہ بیند جمال او عالم گرفت تہرہ جود و نوال او شد جمع بعد مدد نسیم رنج و ملال او از بیج و بن نقاد یکا یک سنال او از حد گزشت صد مہ رنج و ملال او از ما کہ لازم است بما امتثال او |
|--|---|

مقبول عقل نقد مکاتیب شاد را
این مصرعہ و عایہ گفتم سال او



صحت نامہ رقعات شاد

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|------|-----|---------|---------|------|-----|---------|---------|
| ۱۵ | ۹ | والمندہ | والمندہ | ۳۳ | ۱۲ | Fancy | Fancy |
| ۱۸ | ۱۰ | مروجہ | مروجہ | ۳۵ | ۱۵ | ملاقات | ملاقات |
| ۱۸ | ۲ | شاد | شاد | ۳۸ | ۹ | مَع | مَع |
| ۱۹ | ۱۰ | لی | لی | ۳۹ | ۱۷ | یُفْضِع | یُفْضِع |
| ۲۰ | ۲ | فَتْحًا | فَتْحًا | ۴۱ | ۱۱ | آنت | آنت |
| ۲۱ | ۵ | مسخرات | مسخرات | ۴۴ | ۱۶ | مقتضار | مقتضار |
| ۲۳ | ۵ | دلی | دلی | ۴۹ | ۲ | شیر | شیر |
| ۲۴ | ۱۲ | کی | کی | ۵۱ | ۱۱ | ظلسجانی | ظلسجانی |
| ۲۵ | ۱۳ | وپانت | وپانت | ۵۳ | ۲ | نگار | نگار |
| ۲۶ | ۲ | گافی | گافی | ۵۴ | ۶ | ازین | ازین |
| ۲۷ | ۳ | مخض | مخض | ۵۵ | ۱۲ | ظلم | ظلم |
| ۲۸ | ۵ | وعدہ | وعدہ | ۵۸ | ۱۷ | علی | علی |
| ۲۹ | ۱۵ | مشکور | مشکور | ۶۲ | ۱۳ | حشر | حشر |
| ۳۰ | ۱۷ | پور | پور | ۶۹ | ۳ | گفت | گفت |
| ۳۱ | ۱ | بچھر | بچھر | ۷۱ | ۱۶ | پریرینٹ | پریرینٹ |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|------|-----|-----------|-----------|------|-----|-----------|-----------|
| ۷۰ | ۱۴ | پریرینٹ | پریرینٹ | ۱۱۶ | ۱۳ | دستان | داستان |
| ۷۱ | ۱۷ | نہند | نہند | ۱۲۰ | ۶ | فولہ | فولہ |
| ۷۴ | ۲ | کہ | کہ | ۱۲۱ | ۱۲ | آب | آب |
| ۷۷ | ۸ | پس | بس | ۱۳۱ | ۱۵ | غنمت | غنمت |
| ۹۵ | ۱۶ | ہون | ہو | ۱۳۵ | ۷ | نگویم | نگویند |
| ۹۹ | ۲ | جند | جند | ۱۳۹ | ۸ | بامعارن | بامعان |
| ۱۰۰ | ۳ | اور | اور | ۱۴۰ | ۲ | اولوالغزم | اولوالغزم |
| ۱۰۱ | ۱۴ | المکتوب | المکتوب | ۱۵۰ | ۸ | کا | گا |
| ۱۰۲ | ۲ | بجملہ | بجملہ | ۱۵۱ | ۷ | الرحم | ارحم |
| ۱۰۳ | ۱۵ | غیاسیان | عباسیان | ۱۵۳ | ۱۳ | بجملہ | بجملہ |
| ۱۰۵ | ۱۵ | پکے | پکے | ۱۵۸ | ۱۰ | اینک | اینک |
| ۱۰۶ | ۱۱ | جوانیا | جواب دینا | ۱۶۰ | ۸ | الفضل | الفضل |
| ۱۰۷ | ۱۳ | سمت | سمجنا | ۱۶۵ | ۱۷ | مینہ | سال |
| ۱۰۸ | ۱۲ | جولیا | جولیان | ۱۷۱ | ۱ | دفتر | دفتری |
| ۱۰۹ | ۱۳ | بر | ہر | ۱۷۲ | ۱۷ | مشکوک | مشکوکہ |
| ۱۱۰ | ۵ | اس شعر پر | اس شعر پر | ۱۷۲ | ۱ | مشکوک | مشکوکہ |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|------|-----|-----------------|-------------|------|-----|-----------|--------------|
| ۱۷۴ | ۵ | مشکورہ علاج کیا | مشکورہ کیا | ۲۸۲ | ۱۵ | پیشاد | پیشاد |
| ۱۸۷ | ۱۱ | حیدر آباد | حیدر آباد | ۲۸۵ | ۹ | لوقت | لوقت |
| ۱۸۹ | ۱۵ | بیج | بیج | ۲۸۷ | ۶ | بب | تب |
| ۲۰۶ | ۴ | دیوان | دیوان | ۲۸۸ | ۹ | تہنی | تہنی |
| ۲۰۸ | ۱۲ | حفظہ | حفظہ | ۲۹۲ | ۱۲ | ہست | ہست |
| ۲۱۰ | ۱۲ | ٹھرا | ٹھرا | ۲۹۳ | ۸ | بھی | بی |
| ۲۱۵ | ۱۲ | الزنجبیل | الزنجبیل | ۳۰۱ | ۴ | نچا | نچلا |
| ۲۳۱ | ۱۱ | ندیدیم و بنا | ندیدیم بہار | ۳۲۴ | ۱۱ | شاعر عدیل | شاعر بے عدیل |
| ۲۳۳ | ۲ | پرستی | پرستی | ۱۲ | ۱۲ | متخلص | متخلص |
| ۲۴۳ | ۱۶ | ہو رہی کہ | ہو رہی کہ | | | | |
| ۲۵۱ | ۱۱ | دہری | دہری | | | | |
| ۲۵۳ | ۱۰ | جڑ دینا | جڑ دینا | | | | |
| ۲۶۶ | ۹ | مدعی | مدعی | | | | |
| ۲۷۷ | ۷ | مطعون | مطعون | | | | |
| ۲۸۱ | ۱۰ | ۱۵ | ۱۵ | | | | |

